

Osmania University Library

Call No.

902.01
Y. S. S.

Accession No.

1006

Author

Title

عربی

This book should be returned on or before the date last marked below.

آئینہٴ تاریخِ نما
ÁINA-I-TÁRÍKHNUMÁ.

HISTORY OF INDIA,

IN THREE PARTS,

BY RÁJÁ ŚIVAPRASÁD, C.S.I.,

*Fellow of the University of Calcutta, and Inspector, 2nd
Circle, Department of Public Instruction, North-
Western Provinces and Oudh.*

تین حصوں میں
بموجب حکم جناب نواب آنریبل لفٹننٹ گورنر
بہار، ممالک شمال و مغرب و چیف کمشنر
اودھ

مؤلفہ

راجہ شوپرشاد ستارہ ہند ۳

پہلا حصہ

PART I.

(ظاہر ہو کہ ممالک شمال و مغرب و اودھ کے صاحب دائرِ کتر
آف پبلک انسٹرکشن بہار کے حکم بغیر قانون ۲۰ سنہ
۱۸۳۷ء کے مطابق کسی کو اختیار نہیں ہی کہ
اسکو یا اسکے مطلب کو چھاپے)

الہ آباد

سرکاری چھاپہ خانہ میں چھاپا گیا

سنہ ۱۸۷۸ء

"Our Schools and Universities are extending the idea of scientific method. Read carefully that extract from Rájá Śivaprasád's book I quoted in the *Contemporary* for September. That man, at least, has obviously got hold of the scientific view of history."

M. E. GRANT-DUFF.

The Contemporary Review, November, 1875.

Shitáb, Zambúr, Sardár, Koh, &c., have been used by our first Hindi author (as I at least regard him) Chand, the famous bard of Prithiráj ; and I think it is better for us to try our best to help the people in increasing their familiarity with the Court language, and in polishing their dialects, than to make them strangers to the Courts of the districts and ashamed when they talk before the higher classes.

BENARES :
The 1st January, 1864. }

ŚIVAPRASÁD.

was no such thing as an empire in existence ; that the country was divided between numerous chiefs always fighting with each other for temporary superiority ; that, notwithstanding the splendour attributed to Muhammadan dynasties, the country was sadly misgoverned, even during the reigns of the most powerful Emperors ; and that although the diamonds and pearls were weighed by “maunds” in the royal treasuries, the people in general were very poor and utterly miserable.

I may be pardoned for saying a few words here to those who always urge the exclusion of Persian words, even those which have become our household words, from our Hindi books, and use in their stead Sanskrit words, quite out of place and fashion, or those coarse expressions which can be tolerated only among a rustic population. The sister presidencies will sympathize with us when they remember that we are not blessed like them in having the same language and character for the Court and the community. Our Court language is Urdu, and the Court language has always been regarded by all nations as the most fashionable language of the day. Urdu is now becoming our mother tongue, and is spoken, more or less, and well or badly, by all in the North-Western Provinces. If we cannot make the Court character, which is unfortunately Persian, universally used to the exclusion of Devanágari, I do not see why we should attempt to create a new language. Persian words such as *Átish*, *Ma'rúf*,

assertion that "Akbar made the settlement with the cultivators *themselves*, to the exclusion of all mid-dlemen." Having thus no English book that would completely answer my purpose, I was obliged to have recourse to original Persian works. But Benares is not a place where Persian books can easily be procured, and there was no time to procure them from other quarters, so I was obliged to make the best of the means at my disposal. The difficulty of correcting Indian names written in Persian is rather greater than those written in English. Sunárgánv, for instance, is written Sitárgánv, Chaṭgánv (Chit-tagong), Jebgánv, and so on, in the lithographed copy of Farishta!

My plan is to divide my book into three parts. In the first I give an outline of the Hindu and Muhammadan periods; in the second I relate the rise and growth of the British Empire up to 1858; and in the third I treat of the changes in manners and customs from the earliest ages, when our ancestors were drinking the exhilarating soma juice on the banks of the Sarasvatí, and of the revolutions in laws and religions. I compare former Governments and the British rule, and the state of society, and the general prosperity of the country under both. My endeavour is in this part to prove to my countrymen that, notwithstanding their very strong antipathy to "change," they *have* changed, and *will* change; that, notwithstanding the many heroic actions ascribed to our ancient Hindu Rajas, there

PREFACE.

I WAS not fully aware of the difficulty of my task when I promised to prepare a little work on the History of India in Hindi and Urdu for the use of our village schools. I knew how imperfect and full of errors the so-called histories are which have hitherto been written in the Vernacular, but I had not imagined for a moment that even so cautious a writer as Elphinstone was liable to commit such mistakes as to say that Fíroz Tuglaḳ was nephew of the "late King" (Muhammad Tuglaḳ), when Dow calls him "his cousin;" or that Násir-ud-Dín Mahmúd was the grandson of "Altamsh" (correctly Altimash), when he was in fact his son; or that "Altamsh" was purchased for 50,000 pieces of *silver*, when only 50,000 chítals were paid for him, 50 of which make a ṭanka or rupee of that time. Or that a talented author like Mr. Marshman would forget the topography of the country so far as to write that "the greatest achievement of this (Fíroz Tuglaḳ's) reign was the canal from the *source of the Ganges* to the Sutlej, which still bears his name" (History of India, Serampore, 1863, page 65). He calls "Raja Jey Sing of Jeypore and Raja Jesswunt Sing of Joudhpore" "Mahratta Generals," and gives the name of Muhammad Sháh "Rustum Khan," instead of Roshan Akhtar! (pages 166 and 189 respectively). There is no room to disprove here his

اصطلاح

جو لفظ دیو ناگري حرفوں کے سبب ایتھاس تمر ناشک میں
دوسری طرح پر لکھے ہیں اُن کے اُردو لکیر کہ بیچ دی ہی اور فہرست
آگے لکھی ہے :—

ایتھاس تمر ناشک میں	آئینہ تاریخ نما میں
ایتھاس	تواریخ
راج دھانی	دارالسلطنت
سیناپتی	سپہ سالار
گرہہ	حمل
دکھ دائی	مضر
پرایہ دیویپ	جزیرہ نما
مایا	قدرت
دوار پال	دربان
کیا مہما ہی سر و شکتیمان جگدیشور	کیا قدرت ہی خالق برحق اور
کی	قادر مطلق کی
پرلے کا سا گند	قیامت کا سا ہنگامہ
اسار سنسار	نایاب دار دنیا
سنکشپ	اختصار
پاپ	گناہ
شرن	پناہ
شرناگت	پناہ گیر
دایوکون	گوشہ شمال و مغرب
ونیا	علم
ساکشات ایشور کا کوپ	ہو بہر تہر خدا
بھگوان	خدا
سام دان بھید دند	فائدہ نقصان ہلا برا
پیشہ و تر	رہس نشین
نراکار جگدیشور	بے چون و چرا خالق ارض و سما
دھتی - نننی	نواسی
پرلوک	انتقال
بدھاتا کا لیکھ	قضا کا حکم

آئینہ تاریخِ نما

پہلا حصہ

کیا ایسے بھی آدمی ہوں جو اپنے باپ دادا اور بزرگوں کا حال سنا نہ چاہیں + اور اُن کے زمانے میں لوگوں کا چال چلن بیوہار بنج بیویار اور راج دربار کس دھب برتا جاتا تھا اور دیس کی کیا دسا تھی کب کب کس کس طرح کون کون سے راجا بادشاہوں کے ہاتھ آیا کس کس نے کیا کیا کیسا ان پر زور ظلم جتایا اور کون کون سے زمانے کے پھر پھر کہان کہان انہیں جھیلنے پڑے کہ جنسے یہہ کچھہ کے کچھہ بن گئے ان سب باتوں کے جاننے کی خواہش نہ کریں * باپ دادا اور بزرگ تو کیا ہم اس تاریخ میں اُس وقت سے لیکر جس سے آگے کسی کو کچھہ معلوم نہیں آج تک اپنے دیس کا حال لکھنے کا منصوبہ رکھتے ہیں ذرا دل دو + اور کان دھر کر سنو *

वेवस्वत-

मनु।इक्ष्वाकु

इला।चन्द्र

बुध।पुरूर-

वा।प्रयाग

प्रतिष्ठानपुर

कुरुक्षेत्र

हस्तिनापुर

दुर्योधन

युधिष्ठिर

इन्द्रप्रस्थ

परोक्षित

جاننا چاہئے کہ ہندوستان میں سدا سے ہندو کا راج سورج بنسی اور چندر بنسی گھرانوں میں چلا آتا ہی پہلا سورج بنسی راجا بیوسوت منو کا بیٹا اکشواک تھا + دارالسلطنت اُس کی اجودھیا * اُس سے پچپن پڑھی بیچھے اُس بنس کے سرتاج رام چندر ہرئے + باپ کا حکم مان چودہ برس بن میں رہے * اکشواک کی بیٹی اِلا چندر کے بیٹے بدھہ کو بیاہی تھی اِسی کا بیٹا پروروا پریاک کے سامنے پر تشان پور میں جسے اب جھونسی کہتے ہیں پہلا چندر بنسی راجا ہوا + مہابھارت یعنی کر کشیتز کی بھابی لڑائی میں اپنے چچہ پیرے بھائی ہستنا پور کے راجا در جودھن کو مارنے پر جب مہاراج جودھشتر جو پرانوں کے مت بمو جب پروروا سے بیتالیسویں پڑھی میں پیدا ہوئے تھے اپنے بھائیوں کے ساتھ اِند پرستہ یعنی دلی کا راج چھوڑ کر ہالے کو چلے گئے اُن کے بھائی ارجن کا پوتا پر یکشت گدی پر بیٹھا اور پر یکشت سے لیکر چھبیس پڑھی تک اُسی کے

گھرانے میں راج رہا * چھ بیسویں پیڑھی میں راجا کشمیک ایسا غافل اور پست ہمت ہوا + کہ اُس کا منتہی یعنی وزیر اُسے مار کر آپ جدمشکو کی گدھی پر بیٹھ گیا * اُس کے گھرانے میں چودہ پیڑھی راج رہا + پھر جس طرح آیا تھا اُسی طرح دوسرے گھرانے میں چلا گیا اور سولہ پیڑھی پیچھے تیسرا گھرانہ ملکہ کا مالک ہوا * ندان اُس کی بھی نوین پیڑھی میں راجا راجپال نے اپنے گھمنڈ اور بدمزاجی سے رعیت اور سپاہ کو ناراض کیا + تب کماؤں کے راجا سکھونت نے آکر راجپال کو مار ڈالا اور اندرپرستہ لے لیا + لیکن مہاراج نکوم نے اُس کو بھٹی گئی سے اتارا + اور ملک پر اپنا قبضہ کیا * ادھر تو بے لوب ایک کے پیچھے ایک اپنے نام کا ڈنکا بجاتے گئے + اور ادھر مگدہ دیس میں جراسندھ کے پیچھے جسے کرشن کی مدد سے جدمشکو کے بھائی بھم نے اُس کی دارالسلطنت راجگرہ میں مارا تھا اُس کی اولاد کے راجا ہائیس پیڑھی تک راج کرتے رہے * آخری راجا رینجی کو اُس کے منتہی یعنی وزیر سونک نے مار کر سارا راج چھین لیا + اُس اگلے زمانے کی کوئی تاریخ ایسی معتبر نہیں ہے کہ جس سے اُس وقت کا حال مفصل اور سلسلہ وار معلوم ہو سکے اِس لیے اب ہم نے سکندر کے زمانے سے کچھ خبروں کا لٹھنا شروع کیا *

نیمک

راجپال

سکھونت

نیکم

مگدہ

جراسندھ

کرونا ہیم

راجگڑھ

رینجی

سکندر

پچھم والوں کی چڑھائیوں کا حال جو پتے وار ملتا ہے + وہ یہ ہے ہی * کہ سنہ عیسوی سے ۳۳۱ برس پہلے یونان کے بڑے بادشاہ سکندر نے ایران کے بادشاہ دارا کو جیت کر اِس ملک پر چڑھائی کی اُس وقت مگدہ دیس کا راج چار پیڑھی تک سونک کے گھرانے میں رہ کر تکشک یعنی ناگ بنس میں آ گیا تھا + اِن ناگ بنسی راجوں نے بس پیڑھی تک راج کیا آخری راجا اِس بنس کا مہمند تھا * اُس زمانے میں سارے ہندوستان کے درمیان بودھ متی پھیل گئے تھے + خالی کہیں کہیں کاشی کوچ ایسے شہروں کے رہنے والے بید کی ریت پر چلتے تھے * فارسی کتابوں میں لکھا ہے کہ سکندر کوچ تک آیا تھا + لیکن یہ بات نری جھوٹ ہے اور بے اصل ہے اُسی کے ساتھ ہی نے اپنی یونانی کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ سلج کے کنارے سے آگے

تاک

مہاند

بودھ متی

تاک

پور

نہیں بڑھا * سکندر ایک لاکھ بیس ہزار فوج کے ساتھ سندھ نہی
 پر پل باندھ کر پار اُترا تھا + لیکن جہلم کے اس پار کُل گیارہ ہزار
 سوار لایا * کوہستان اور سندھ ساگر دواب کے سب راجاؤں نے اُس
 کی اطاعت قبول کی لیکن پنجاب کا راجا جو شاید پورو یا پرو کے ہنس میں
 تھا کیونکہ یونانی اس کا نام پورس لکھتے ہیں اس سے لڑنے کو طیار ہوا +
 اور جہلم کے اس پار تیس ہزار پیدل چار ہزار سوار اور بہت سے
 ہاتھی لیکر سکندر سے لڑا * جن پہر تک بڑی لڑائی رہی +
 آخر راجا کی فوج شکست کھا کر بھاگی * لیکن راجا تب بھی نہیں
 ہٹا + اپنے ہاتھی پر میدان میں قُترا رہا * سکندر اُس کی بہکری دیکھ
 کر بڑے اچھے میں آیا + اور کہلا بیچا * کہ اگر اب بھی ہمارے
 پاس چلا آوے + تو تیری جان بخشی جاوے اور عزت حرمت میں
 فرق نہ پڑے پڑوے راجا نے اس بات کو سنکر قبول کیا + اور ندر
 سکندر کے پاس چلا آیا * سکندر نے اس سے پوچھا کہ تم تمہارے ساتھ
 کیوں کر پیش آؤں راجا نے جواب دیا کہ جیسے بادشاہ بادشاہوں سے
 پیش آتے ہیں سکندر اُس کا یہ دال اور دھیری دیکھ کر بہت خوش
 ہوا اور تمام ملک اُس کا اُسی کو بخشا + بلکہ کچھ تھوڑا سا اور
 بھی اپنی طرف سے دیا * اس کے بعد سکندر سملج کے کنارے پر
 آیا + لیکن فوج بہت تھک گئی تھی برسات کا موسم آجانے کے
 سبب سپاہیوں نے اُسے بڑھنے سے انکار کیا * تب ناچار سکندر وہاں سے اُلٹا
 پھر گیا + کہتے ہیں کہ اُس وقت مگدھ دیس کے ناک بنسی
 بڑے نامی راجا مہنڈ کے پاس چھ لاکھ پیدلے بیس ہزار سوار اور نو
 ہزار ہاتھی تھے کیا جانیں انہیں کا بدبہ سکندر کو یہاں سے پندرہ
 گیا * ندان مہاند اپنے منتروی یعنی وزیر کے ہاتھ سے مارا گیا + اس کے
 آٹھ بیٹوں نے مل کے بارہ برس راج کیا * تب نویں چندرگپت نے
 جو ناین کے بیٹ سے پیدا ہوا تھا چانک برہمن کی مدد سے اپنے سب
 بھائیوں کو مار مارا راج اپنے قبضے میں کر لیا + اور بڑا اقبال مند
 ہوا اس نے ہارپل کے یون بادشاہ سلوکس † کی بیٹی سے بیاہ کیا *

چندرگپت

شاہک

† سلوکس سکندر کے سب سے سالاروں میں سے تھا سکندر کے مرنے پر بابل سے

اس طرف سندھ نہی تک سارا ملک دبا بیٹھا تھا *

دس پیمہ تک وہ راج اُسی کے گھرانے میں رہا + ہندوؤں کے شاستر میں لکھا ہی کہ ہندوستان میں اندھرو یعنی بودھ مت پھیلا ہوا دینہ کر برہمنوں نے اربدگو پر جسے آبو کا پہاڑ کہتے ہیں ایک اگن گند یعنی آتشکدہ رچا اور وہاں دیوتاؤں نے آپ آکر چار مورتیاں اُس گند میں ڈال دیں اُن سے اگن گل کے چار چھتری یعنی پرمو خواہ پرمار جنہیں پنوار بھی کہتے ہیں چوہان سہنکی اور پورہار پیدا ہوئے اِس بت سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید اُن برہمنوں نے چار آندھروں کو شاستر کے سنسکاروں سے دو جنا کیا تھا یعنی اُن کا نیا جنم مان کر اُنہیں اصالی چھتری بنا لیا تھا * اُن میں سے پرمو گوتو والے یعنی پنوار بہت بڑے + اور ایک زمانے میں سارے ہندوستان کے راجا ہو گئے * اِن اگن گلوں نے بودھ مت والوں کو مار مار کر نکلنا شروع کیا + اور برہمنوں کا مت پھر پھیلا دیا * اِسی پرمو بنس میں سنہ ۴ عیسوی سے ستاون برس پہلے راجا بکرم اُجین کی راج گڈی پر بیٹھا اِسے پیر بکرمادت بھی کہتے ہیں + اور شک لوگوں کو جو تاتار کی طرف سے چڑھ آئے تھے شکست دینے کے سبب اُسے شکار بھی پکارتے ہیں *

اگرچہ وہ ایسا بلند اقبال اور اتنے بڑے ملک کا مالک مہاراجا دھراج تھا کہ آج تک اُس کا سمبت چلا جاتا ہی + اور وہ پوجن گکھ بھنجن یعنی دوسروں کا گکھ دور کرنے والا کہلاتا ہی * تو بھی نت چٹائی پر سوتا + اور اپنے ہاتھ چھپرا ندی سے پانی کا تونبا بھر لاتا *

اِس میں شک نہیں کہ اُجین کے راجا بکرمادت کے وقت سے لوکر مسلمانوں کی پہلی چڑھائی تک اکثر نامی ہوتے چلے آئے + لیکن اندھربنس کے راجا جن کی دارالسلطنت مگدھ دیس میں پاتلی پتر یعنی پٹنا تھی بہت بڑے گئے تھے * روم والوں نے اُن کی بہت بڑی لکھی ہی اِس اندھربنس کو ایک شوہر نے اپنے ماک کن بنس کے آخری یعنی چوتھے راجا کو جو چندر گپت کا بنس ناس ہونے پر سنگ بنسی دس راجاؤں کے بعد ہوا مار کر قلم کیا تھا + کہتے ہیں کہ راجا مہاکرن اِسی گھرانے میں ہوا * اُس کی ہمت اور سخاوت کی شہرت آج تک

شاस्त्र
अर्बुद गर
अग्निकुंड
प्रमर
चाहान
सोलंकी
परिहार
संस्कार
द्विजन्मा
प्रमरगोत्र
वीर विक्र-
मा दित्य
शकारि

अंधापाट-
ली पुत्र
शूद्र । कन्न
सुंग
महाकर्ष

پولیم چلی جاتی ہی + دیپ دیپ میں اُس کی بڑائی گائی جاتی ہی *
اندھ بکس کے آخری راجا کا نام پلوم تھا + یہہ پلوم ہی ہندوستان کا
بڑا نامی راجا ہوا * اور اُس کے راج کا چرچا چین تک پہنچا +
آخری وقت میں وہ آپ سے آپ کنگا میں قوب مرا * پھر اُس کا

رامدھ سیفایتی یعنی سپہ سالار رام دیو گنگی پر بیٹھا + سمندر کے کنارے سے
کشمیر تک سب راجا اُس کے تابع تھے جب وہ مرا تو اُس کا بھی
سپہ سالار پرتاپ چندر راجا ہوا * اُسی کے زمانے میں ایران کے بادشاہ
نوشیروان کا لشکر ہندوستان پر چڑھا تھا اور جتنا خراج اُس ملک کا
باقی پڑا تھا سب پرتاپ چندر سے دام دام بھر لے گیا + نوشیروان جس کا
عدل انصاف آج تک مشہور ہی سنہ ۵۳۱ عیسوی میں تخت پر
بیٹھا تھا * پرتاپ چندر کے مرنے بعد اُس کے سارے سپہ سالار اپنے اپنے صوبے

پرتاپ چندر دہ بلیتھے + اور جیسے ناک کی برات میں جنے جنے تھاکر جدا جدا
راجا ہو گئے * ان سیناپتوں کے یعنی سپہ سالاروں کے راج کو اندھ
بھرتوں کا یعنی اندھ کے نوکروں کا راج کہتے ہیں + اُس زمانے
میں چھتریوں سے راج بالکل جاتا رہا تھا برہمنوں سے لیکر شودر اہیور

آندھ بھرت پہاڑی اور جنگلوں تک مکدھہ پر پاک متھرا کاشی کٹوج وغیرہ میں
خون، خنار ہو کر راج کرنے لگے تھے نوشیروان کے لشکر نے اُدیپور کے راجاؤں
کی پہلی دارالسلطنت بلہی پور یا بلہی + کو ناش کر ڈالا اور راجا کے
بکس میں کسی کو جیتا نہ چھوڑا بے راجا اپنے تئیں رام چندر کے بیٹے کو
کی اولاد میں بناتے ہیں * خلی ایک رانی شیشاوتی وہاں سے بچ کر
بھگتی + اور مایاگر کی کسی کھوہ میں جا کر چھپ رہی * رانی کو
حمل تھا + وہاں اُس کے ایک لڑکا پیدا ہوا نام اُس کا گوہ رکھا * وہی
لڑکا ایدہ کو جو بلہی اور اُدیپور کے بیچ میں ہی اپنے قبضے میں لاکر
وہاں کا راجا ہوا + اور کہتے ہیں کہ نوشیروان کی پوتی + سے پیدا کیا *

+ گجرات میں بھنگر سے ۲۰ میل پچھم جہاں اب بلی بسا ہی *
+ معصرا امرا اور بساط الغنائم دونوں تواریخوں میں لکھا ہی کہ جب ایران کا
آخری آریہ (آریہ) اور اگنی ہوتو (آریہ) یعنی آتش پرست بادشاہ
یزدگرد عرب والوں سے شکست کھا کر مارا گیا اُس کی بڑی بیٹی ماہ بانو بھگ کر
ہندوستان میں چلی آئی اُسی کی اولاد میں اُدیپور کے رانا ہیں یزدگرد نوشیروان
کے پوتے کا پوتا تھا لیکن نوشیروان کا پوتا خسرو پرزیز بھی نوشیروان کھلایا اور اُس
نے روم کے عیسائی قیصر مارس کی بیٹی مریم سے بیاہ کیا تھا *

لہ

پوشا بکتی

گاہ

گوتہ کے بعد آٹھ راجا رندر کی گڈی پر بیٹھے آٹھویں راجا کا چھوٹا لڑکا جس کا نام بابا تھا اپنے باپ کے مارے جانے پر بہانہ دینے میں بھگ گیا + اور وہاں گڈیوں میں پل کر سنہ ۷۰۰ ع کے لگ بھگ چتوڑ کو چلا آیا اور وہیں رہنے لگا * اسی زمانے میں مسلمانوں کے پیغمبر محمد ﷺ کے مرنے کے بعد دوسرے خلیفہ عمر نے ایران فتح کر کے کچھہ فرج ہندوستان کی طرف بھیجی لیکن اُس کا سپہ سالار پہلی ہی لڑائی میں مارا گیا + پھر خلیفہ علی نے لشکر بھیج کر سندھ فدی کے کڈاے کا کچھہ ملک فتح کیا لیکن علی کے مارے جانے پر وہ لشکر اُس ملک کو آپ ہی چھوڑ کر چلا گیا *

बापा

سنہ ۷۰۰ ع

سنہ ۷۱۱ ع میں جب کہ ولید خلیفہ تھا مسلمانوں کے لشکر نے بڑی آفت مچائی سا سندھ اپنے قبضے میں کر لیا + اور بہت راجاؤں سے خراج وصول کیا * اسی لشکر کے سپہ سالار قاسم کا بیٹا محمد تین برس بعد پھر ہندوستان پر چڑھا اور گجرات فتح کر کے چتوڑ کی طرف چھکا + لیکن بابا سے شکست کھا کر بھاگنا پڑا * بابا نے کھنبھات کے حاکم سلیم کی لڑکی سے بیاہ کیا اور چتوڑ کے پہلے راجا کو نکال کر آپ وہاں کا راجا بن گیا + پھر تھوڑے ہی دن پیچھے اپنا ملک اور مت چھوڑ کر خراسان کی طرف چلا گیا * سنہ ۸۱۲ ع میں خلیفہ ہارون الرشید کے بیٹے مامون الرشید خراسان کے حاکم نے ایک بڑے لشکر کے ساتھ ہندوستان میں آکر چتوڑ پر چڑھائی کی اُس وقت چتوڑ میں بابا کے پوتے کا بیٹا راج پر تھا نام اُس کا اچا کھمان تھا + اُس سے اور مامون سے چوبیس لڑائیوں ہوئیں لیکن آخر مامون شکست کھاکر ہندوستان سے بھاگ گیا * اِس کے بعد سنہ ۹۷۰ ع میں خراسان کے بادشاہ ابو ناصر الدین سبکتگین نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور پنجاب کی سرحد کے کئی قلعے فتح کر لیئے یہ خبر سنکر لاہور کا راجا جیپال ایسا بگڑا کہ اپنی فوج سندھ پار لے جا کر خراسان پر چڑھ دوزا + وہاں عجب ماجرا ہوا کہ سبکتگین سے راجا نے شکست کھا کر اُسے خراج دینا

سنہ ۷۱۱ ع

سنہ ۸۱۲ ع

खमान

سنہ ۹۷۰ ع

जयपाल

† محمد سنہ ۵۱۹ ع میں پیدا ہوئے تھے اور مکے سے مدینہ گئے تب ہی سے سن

ہجری جاری ہوا *

قبول کیا لیکن جب وہاں سے چھوڑ کر لاہور میں آیا تو اُس نے بادشاہ کو وہ خراج نہیں بھیجا * اِس لئے سبکتگین نے پھر پنجاب پر چڑھائی کی + راجا جہپال بھی دلی اجمیر کالنجر اور گدوچ کے راجوں کی کمک لے کر سندھ پار اترا اور لغمان کے پاس جاتے سبکتگین سے لڑا ندان بھر بھی اُسی کی فوج نے مسلمانوں کے لشکر سے شکست کھائی *

اُس وقت اُجین اور پٹلی پتر کے راج کو بترے بہت دن ہو چکے تھے اور نئے نئے راجا ہندوستان کے جدا جدا ملک میں راج کرتے تھے * جب سے مہاراج بکرم نے راج کے راجا کو دور کیا + تب سے وہ راج پانچ سو برس سے اُویڑ بنا راجا پڑا رہا * یہاں تک کہ زمانے کے پھر سے دلی کو تومر راجوں نے اپنی دارالسلطنت بنائی + اننگ پال تک اِس گھرانے کے اِکس راجا دلی کی راج گدی پر بیٹھے تھے اننگ پال نے اپنے نانی † پڑتھی راج چوہان اجمیر والے کو گرد لیا * گدوچ کے راج پڑ: رائہوروں کا قبضہ تھا + میواز گولوتوں کے ہاتھ میں تھا * گجرات میں سولنکی راج کرتے تھے + سوائے اِن کے اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے راجا تھے اپنے ذیرہ چاول کی کھجڑی جدا ہی پکاتے تھے * اِیس کی بھوت سے مسلمانوں کو یہاں چلے آنا سہج ہو گیا + اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا ملک دبا لیا *

سلطان محمود غزنوی

جب سبکتگین مرا + تو اُس کے بیٹے محمود کو تیسواں برس تھا * سات مہینے کے اندر اپنے بھائی اسماعیل کو جو تخت پر بیٹھ گیا تھا قید کر کے آپ بادشاہ ہوا اور سلطان اپنا لقب رکھا + سلطان عربی زبان میں بادشاہ کو کہتے ہیں اُس سے پہلے یہ لقب کسی بادشاہ نے نہیں اختیار کیا تھا *

سنہ ۹۹۷ء

اُس وقت فارس وغیرہ پیچھم دیس کی مسلمانی سلطنتیں ایسی کم زور پڑ گئی تھیں + اور اِیس میں لڑائی جھگڑا رکھتی تھیں * کہ جو

† بیٹی کا بیٹا یعنی دھیتا *

محمود اُدھر کو اپنے لشکر کی باگ اُٹھاتا + سمندر تک اُسے کُڑی روکنے والا نہ تھا * پر ہندوستان کی دولت اور زر خیزی ایسی مشہور تھی + اور دوسرے مذہب والوں کو زبردستی • سلمان بنا لینا بہت اُس مذہب والوں کے نزدیک اُن دنوں فام پیدا کرنے کے لیے ایسی ایک بڑی بات تھی * کہ محمود سا حوصلے والا اِس عجیب پرِ نظیر • ملک کو چھوڑ کر کب کسی دوسرے پر دل چلاتا + بھلا امرت پھل چھوڑ کر وہ کب اندرائیں گھاتا *

ایران میں مسلمانوں کا دخل ہونے سے کچھ اُوپر ۳۵۰ برس بعد محمود نے دس ہزار چنے ہوئے سوار لے کر اپنی دارالسلطنت غزنین سے ہندوستان کی طرف کوچ کیا + پہلا مقابلہ پشاور کے پاس اُس کے باپ کے پرانے دشمن لاہور کے راجا جیپال سے ہوا • بادشاہ نے فتح پائی راجا قید میں آ گیا * پھر محمود نے سملج پار ہر کر بتندے کے قلعے پر ہلا کیا + اور لے کر اُسے خوب لوٹا * تب تک بتندا بہت آباد اور نامی مقام تھا + لاہور کا راجا وہاں آکر اکثر رہا کرتا تھا *

سنہ ۱۰۰۱ع

بیتنڈا

محمود نے غزنین پہنچنے پر جیپال سے خراج دینے کا پھر نیا قول قرار لیکر اُسے قید سے خلاص کیا اور اُس کے ساتھ اور بھی بہت سے ہندوؤں کو چھوڑتی لے لیکر بند سے چھوڑ دیا + لیکن جیپال کے جی میں اُس مسلمان کے قید کی کچھ ایسی غیرت سی آگئی کہ چھوڑتے ہی راج پنت اپنے لوگے اندیال کو دے آپ شانل یعنی پھوس کی آگ میں جل مرا *

سنہ ۱۰۰۳ع

اندیال اپنے باپ کے قول قرار پر چلا گیا + اور محمود کو جو کچھ کہ خراج تھہرا تھا براہو دیتا رہا * لیکن اُس کے ذیل داروں میں سے بھٹنیر کے راجا نے اپنے حصے کا خراج ادا کرنے سے انکار کیا + اِس لیے محمود کو وہاں آنا پڑا * راجا سندھ ندی کے کنارے جنگلوں میں بھاگ گیا + اور پھر وہاں نا اُمیدی کے سبب اُس نے اپنے تئیں آپ ہی مار ڈالا *

تیسری بار محمود ملتان کے حاکم ابوالفتح لودی کو جو اُس سے پھر
 راجا انندیال سے مل گیا تھا زیر کرنے کو اِس طرف فوج لایا راجا
 نے اپنے میلی کی پیچھے کی + پر آخر ہار کر کشمیر بھاگنا پڑا ابوالفتح
 نے کچھ نذر نذرانہ دے کر محمود کو راضی کر لیا محمود کو بھی
 غزنین جلد لوٹنا منظور تھا کیونکہ اُدھر سے تاتار کے بادشاہ کے چڑھائی
 کی بہت گہم خبر آئی تھی *

محمود کے ساتھ پانچسو ہاتھی جنگی موجود تھے توپخانے کی
 تپ تک توٹی قدر نہ جانتا تھا + اور نہ اُس کی حکمتوں سے واقف
 تھا * ہاتھیوں کے سامنے تاتاریوں کے گھوڑے گاہے کو تھہر سکتے تھے بلخ کے
 پاس لڑائی ہوئی محمود نے فتح پائی + تاتاریوں نے پیٹھ دکھائی *

محمود سندھ کڈارے کے ضلعوں کو سکھ پال کے سپرد کر گیا تھا +
 یہ سکھ پال ہندو سے مسلمان بنا تھا * لیکن جب محمود بلخ کی
 طرف گیا + تو اُس نے پھر ہندو بن کر اُس کی اطاعت سے سر پھیرا *
 محمود نے بلخ سے لوٹ کر اُسے تو جنم بھر کے لیئے قلعے میں قید کر
 دیا + اور انندیال کو سزا دینے کے لیئے لشکر لکھا گیا *

انندیال بھی غافل نہ تھا دیس دیس کے راجاؤں سے دوت یعنی
 ایاچی بھیج بھیج کر کھلا بھیجا + کہ اِس محمود کا اُدھر بڑھنا
 ہم سب کے واسطے ایک سا مضر ہی اِس کے ہاتھ سے کسی کا بھی
 دھرم اور دھرتی اور دھن نہیں بچے گا اگر کچھ حوصلہ اور ہمت
 رکھتے ہو تو آؤ رن میں میرا ساتھ دو اب تک بھی کچھ نہیں بگاڑا
 ہی ندان اُجین — گوالیر — کاننجر — کنوج — اجمیر اور دلی
 کے راجا اپنی اپنی سینا سج کے انندیال کا ساتھ دینے کو پنجاب کی
 طرف سدھارے پشور کے پاس ہی لڑائی ہوئی اتفاق سے انندیال کا
 ہاتھی بھڑک گیا اور پیچھے کو بھاگ چلا + لشکر نے اپنے سیناپت یعنی
 سپہ سالار کو بھاگ سمجھ کر رن سے منہ موڑا * محمود نے پنجاب تک
 اُن کا پیچھا یا دے تو جدھر تھہر توں تیرا ہو گئے محمود نے میدان
 سوٹا پا کر نگر کوت یعنی کوت کانگڑا چالوٹا + سات لاکھ دینار سات سو

من † سونے چاندی کا اسباب دو سو من نرا سونا دو ہزار من چاندی
اور بیس من جواہر وہاں محکوم کے ہاتھ لگا *

سنہ ۱۰۱۰ع سنہ ۱۰۱۰ عیسوی میں محکوم ملتان سے ابوالفتح اردی کو
قید کر لے گیا اور پھر دوسرے سال آکر تہامسر لوٹا + اور جہاں تک
ہندو اُس کے ہاتھ لگے اونڈی غلام بنانے کو غزنین لے گیا * کہتے ہیں
کہ وہاں ایک مانڈک اُسے ساتھ تولے کا مالا + اس کے بعد اُسے دو
دفعہ کشمیر پر حملہ کیا *

سنہ ۱۰۱۷ع نرویں چڑھائی اُس کی ہندوستان پر بڑی تیاری کے ساتھ ہوئی
نوارینخ فرشتہ میں اُس کے لشکر کی تعداد ایک لاکھ سوار اور بیس
ہزار پیدل لکھی ہی وہ اپنے لشکر کو اس قہب اچاک کنوج کے سامنے
لے آیا کہ وہاں کے راجا کنور راے سے کچھ بھی نہ بن بڑا + ٹلے میں
دو پتہ قال کر بال بچوں سمیت معہود کے پاس چلا آیا * معہود نے
جو اپنی عمر میں تعریف کے لائق کوئی کام کیا + وہ یہی اس وقت
اپنی بڑائی کا دکھانا تھا * راجا کی بڑی خاطر داری کی + اور اُسے ہر
طرح سے تسلی دی * تین دن تک راجا کا مہمان رہا + چوتھے دن
کنوج سے غزنین کو لوٹا * † کتابوں میں اُس وقت والوں نے کنوج کی

† من ٹی مارح کا ہوتا ہی ہندوستان میں چالیس سیر کا گنا جاتا ہی
لیکن اُس میں بھی سیر کم زیادہ رہتا ہی تواریخ فرشتہ کے بموجب علاء الدین
خلجی کے زمانے میں جو سنہ ۱۲۹۵ع میں تغت پر بیٹھا تھا یہاں چوبیس ترم
کا سیر تھا کہ اس حساب سے جب کا من اب کا بارہ ہی سیر کا ہوا تیر بیڑی من
سازھے پانچ سیر کا ہوتا ہی اور عرب کا من کل دو سیر کا پر معہود کے ساتھ
والوں نے اگر سیر کا بھی من مانا ہو تو بھی بہت ہوتا ہی *

† لیکن تارینخ یمینی میں لکھا ہی کہ راجا گنگا پار بھاگ گیا بادشاہ نے
ایک ہی روز میں ساتوں قلعے جو الگ الگ گنگا کنارے بنے ہوئے تھے فتح کر لینے
دس ہزار کے لگ بھگ وہاں مندر تھے بادشاہ نے اپنے سپاہیوں کو لوٹنے اور
قیدی لینے کی اجازت دی ” لوگ اپنی گرنگی بڑی مورتوں “ کا بہت حال دیکھ کر
مارے دہرے جھڑ راہ پائی نکل گئے سب ” بیرہ اور یتیموں کی طرح “ پریشان ہوئے
جو نکل نہ جا سکے قتل کیئے گئے *

ہوئی ہڑائیوں لکھی ہیں + کوئی اُس کی شہر پناہ کا گھبرا پندرہ کوس کا
 لکھتا ہی کوئی اُس میں تیس ہزار تمبولیوں کی دوکان ہمتا ہی کوئی
 وہاں کے راجا کی فوج میں پانچ لاکھ پیادے گنتا ہی کوئی اُس میں
 تیس ہزار سوار اور اسی ہزار زرہ پوش اور ہڑاتا ہی پر اب تو نرا
 ایک قصبہ سا بانی رہ گیا ہی ٹوٹی پھوٹی عمارت البتہ دور دور تک
 اُس کے گرد نظر پڑتی ہیں *

محمود رستے میں متھرا کو تباہ کرتا گیا بیس دن تک اُسے لوٹا +
 اور مورتوں کو توڑوا کے مندروں میں بڑا بڑا کام کیا * سو اُنت نری
 توڑی ہوئی چاندی کی مورتوں سے بھر کے لے گیا + پانچ خالی
 سرنے کی تھیں اُن میں ایک کا وزن ہمارے اب کے چار من سے اُدپر
 تھا * مہابن کو قتل کیا راجا اپنے بال بچوں کو مار کر آپ بھی مر
 رہا + اِس بار محمود یہاں سے پانچ ہزار تین سو آدمیوں کو غزنین
 مکر لے گیا *

دسویں بار محمود کو کنوج کے راجا کی مدد کے واسطے آنا پڑا +
 پر کالنجر کے راجا نے اُسے محمود کے پہنچنے سے پہلے ہی کات ڈالا تھا *
 اور گیارہویں بار وہ کالنجر کے راجا سے لڑنے کو آیا + لاہور کے راجا
 اندپال کے بیٹے نے کنوج کے آنے میں محمود کا مقابلہ کیا تھا اِس
 لیے محمود نے اُس کا راج چھین کر غزنین میں ملا لیا *

اع

سنہ ۱۰۲۳ء

بارہواں حملہ محمود کا یثبن سومناتھ پر ہوا + اب تو یہاں
 والے اُس کا نام تک بھی بھول گئے پر اُس وقت وہ اِس دیس کے بڑے
 تیرتھوں میں گنا جاتا تھا * گجرات کے جزیرو نما کے دکن سمندر
 کے کنارے سومناتھ مہادیو کا نامی مندر بنا تھا + چھین کھنبہ
 اُس میں جواہر جڑے ہوئے لگے تھے اور دو سو من بھاری سونے کی
 زنجیر سے گھنٹا لگتا تھا * دو ہزار گانو اُس کے خرچ کے واسطے
 معاف تھے + اور دو ہزار پندے وہاں کے پجاری گنے جاتے تھے *
 تیرتھ کی جگہ سمجھ کے اُس پاس کے بہترے راجہ اُس کے
 بچانے کو اکٹھا ہو گئے + پر محمود کب چھوڑتا تھا تین دن تک
 لڑائی ہوتی رہی پانچ ہزار سے اُدپر رجہوت کھوت رہے باقی ناؤں پر

اع

سوار ہو کر نکل گئے * محمود جب مندر میں گیا برہمن بہت
 گر گزائے اور عرض کیا کہ آپ مورت کو نہ چھویں تو جتنا روپیہ کہیں
 ہم دند بھریں بادشاہ نے کہا کہ میں بت شکن ہوں بت فروش نہیں
 بنا چاہتا + یعنی مورتوں کا توڑنے والا ہوں بیچنے والا نہیں بنونگا * اور
 یہ کہہ کے ایک گرز اُس بیچ گزی مورت میں ایسا مارا کہ وہ ٹکڑے
 ٹکڑے ہو گئی پر دیکھو اُس مالک کی قدرت کہ اُس کے بھیتر سے اتنے
 ہیرے مورتی اور چراہر نکلے چنکا۔ مول اُس دند سے جو برہمن دینا
 قبول کرتے تھے کہیں بڑھ کر تھا + محمود نے اُس مورت کے دو
 ٹکڑے تو مکے مدینے بھجوا دیئے اور دو غزنین میں اپنی کھیری اور
 مسجد کی سیڑھیوں میں جڑوا دیئے کہتے ہیں کہ اُس حملے میں
 کم سے کم دس کروڑ کا مال محمود کے ہاتھ لگا * † غزنین پہنچ کر
 تبت ہی محمود کو ایک بار ملتان تک پھر آنا پڑا + وہاں اُن
 جاتوں کو جنہوں نے سوماتھہ سے لوٹتے وقت اُس کے سپاہیوں کے ساتھ
 کچھ چھوڑ چھاڑ کی تھی سزا دینا بہت ضرور تھا * لیکن پھر
 ہندوستان پر کوئی چڑھائی نہیں کی ادران تدران ہی کی مہموں
 میں پھنسا رہا + یہاں تک کہ سنہ ۱۰۳۰ع میں بیمار ہو کر اُس
 دنیا سے اُٹھ گیا * ‡ مرنے سے کچھ دیر پہلے اُس نے خزانے سے منگوا کر
 سونے چاندی اور جواہرات کا اپنے آنکھوں کے سامنے ڈھیر لگوا دیا اور
 پھر دیر تک اُنہیں دیکھ دیکھ کر رویا کیا + یہہ نہیں معلوم کہ
 وہ اُن ظالم اور زیادتیوں کو سوچ کر روتا تھا کہ جن سے وہ ہتھ
 لگے یا اِس بات کو کہ اب اُنہیں ساتھ نہ لے جاسکتا تھا *

سنہ ۱۰۳۰ع

ندان سنہ ۱۱۸۶ع تک غزنین کی سلطنت اسی محمود کے گھرانے
 میں رہی پر ہندوستان پر ایسا کسی نے دل نہیں چلایا + ہاں
 پنجاب کو جسے محمود نے غزنین کی سلطنت میں ملا لیا تھا البتہ
 اپنے تحت میں رکھا * اُس کے پر پوتے دوسرے مسعود کے وقت میں

سنہ ۱۰۹۸ع

† وہ چنن کے کراڑ جو سرکاری فوج سنہ ۱۸۴۲ع میں غزنین سے اُٹھاڑ لائی تھی
 اور اب آکے نے قلعے میں رکھے ہیں اسی سوماتھہ کے بتلاتے ہیں *

‡ تاریخ وفات مسعود غزنوی شاہ بازار جنان سنہ ۲۲۰ ہجری *
 مئے عشرت سے کوئی جام جو پھر لیتا ہی آسمان اُس کا وہیں کاسہ سر لیتا ہی

کچھ فوج گنما کے ہار تک آکر لوٹ مار کرتی ہوئی پھر لاہور کو مُڑ گئی تھی سنہ ۱۱۸۶ع میں محمود کے پڑپوتے کے پڑپوتے خسرو ملک کو شہاب الدین محمود غوری لاہور سے قید کر لے گیا + اور اُسی کے ساتھ وہ غزنین کا گھرانہ تمام ہوا *

شہاب الدین محمود غوری

قندھار سے سات آٹھ منزل آگے غور ایک جگہ ہی مدت سے وہاں کے حاکم الگ ہوتے آئے تھے محمود غزنوی نے اپنے تابع کو لیا تھا + اور اُس کے جانشینوں میں سے بہرام نے اپنی لڑکی کا بیٹا بھی وہاں کے حاکم قطب الدین محمود کے ساتھ کر دیا تھا * پر پھر آپس میں جو تکرار پڑ گئی تو وہ یہاں تک بڑھی + کہ بہرام نے اپنے داماد کی جان ہی لے ڈالی اور اُس کے بھائی سیف الدین کی بھی بڑی نوبت کی * منہ کالا کر کے بیل پر شہر میں گھمایا + اور پھر سر کٹوا کے ایران کے بادشاہ کے پاس بھیج دیا * انہیں اپنے دونوں بھائیوں کا بدلا لینے کو علاء الدین غوری نے جسے تواریخ والوں نے جہاں سوز خطاب دیا ہے غزنین پر چڑھائی کی سات دن کی لوٹ مار میں شہر کو تو پھونک پھانک کر بالکل نیست نابود کر دیا اور شہر والوں کو جو اُس کے ساتھیوں کی تلوار سے بچے بہتوں کو پکڑ کر غور لے گیا + اور وہاں اپنے مکانوں کے لیئے اُن کے لوہو سے گارا سنوایا * ندان اسی علاء الدین کے بھتیجے شہاب الدین محمود غوری کی قید میں جیسا کہ ابھی اُدھر لکھ آئے ہیں بہرام کا پوتا خسرو ملک جو محمود کے گھرانے میں آخری بادشاہ ہوا جان سے گیا + اور غزنین کا سارا راج غور میں ملا *

اع

اع

ہندوستان میں مسلمانوں کی بادشاہی کی جز جمانے والا اسی شہاب الدین کو سمجھنا چاہیئے سنہ ۱۱۷۶ع میں اُس نے اُچ لیا تھا اور در برس بعد گجرات پر چڑھائی کی + لیکن وہاں اُس نے شکست کھائی * پھر کچھ دنوں پیچھے سندھ کو لوٹا + اور سنہ ۱۱۹۱ع میں دہلی کی طرف فوج لایا *

سنہ ۱۱۹۱ع

اِس پہلی لڑائی میں جو تھامیسر اور کرنال کے بیچ تلوار کے میدان میں ہوئی شہاب الدین نے پرتھی راج سے شکست کھائی * پر سنہ

سنہ ۱۱۹۳ ع

۱۱۹۳ ع میں وہ بڑی بھاری فوج لے کر آیا + جی چند رائٹور کنوج والے کو اپنے موسیروے بھائی پرتھی راج کا اننگ پال کی گود بیٹھنا اور دای او۔ اجمہر کا راج ایک ہو کر اُس کا بڑھنا بہت برا لگا تھا * راج سوچک اور اپنی بیٹی کے سویمبر † میں اُسے نہ بلا کر اُس کی مورت سرنے کی بنا کر دربانوں کی جگہ رکھا دیا پرتھی راج یہہ حال سن کر بڑے غصے میں آیا + اور چنے ہوئے سرداروں کے ساتھ دھاوا مار کر جی چند کی بیٹی کو ہر یعنی اُٹھا لے گیا اس میں پرتھی راج کے اچھے اچھے آدمی کام آئے + یعنی ایک سو آٹھ سرداروں میں سے چوستھ کھیت رہے * اور یہی آپس کا بھر برودھ اس دیس میں مسلمانوں کے غالب ہو جانے کا اصلی سبب ہوا + پرتھی راج کو اس نازک وقت میں جی چند کی مدد کا کچھ بھی بہرہ نہ تھا * بلکہ دشمن سے سازش رکھنے کا کھٹکا تھا + تو بھی گھمنڈ کے نشے میں چور تھا اپنے زور کے آگے دشمن کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا تھا * تین ہزار ہاتھی اور تین لاکھ سواروں کا لشکر اکٹھا کر لیا تھا + پیدلوں کا کچھ شمار نہ تھا * قیڑہ سو سے اوپر اس کے لشکر میں راجا گئے جاتے تھے شہاب الدین جیسے دودھ کا چلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پھتا ہی بڑی خبرداری سے لڑتا تھا + لڑائی کے وقت دھوکا دینے کے لیے یکبارگی اپنے لشکر کی باگ پیچھے موڑ دی ہندوؤں نے سمجھا کہ مسلمانوں کے ہاتھوں اکھڑے پیٹھے دکھا کر بھاگے جاتے ہیں آگ پیچھا کچھ نہ بچاڑا جدھر جس کا جی چاہا دشمن کا پیچھا کرنے کو قدم اُٹھایا * شہاب الدین نے جب دیکھا کہ ہندو بکھر گئے بارہ ہزار چنے ہوئے زرہ پوش سواروں کے ساتھ چھٹ آ راجا کو دھر دیا + بہتیرے سوار اور سارنٹ اُس جگہ کام آئے چاور کا راجا سمرسی بڑی بہادری کے ساتھ مارا گیا * پرتھی راج کو شہاب الدین نے جیتا پکڑ لیا + اور پھر اُس کے گلے پر چھرا چلوا یا * ‡ سچ ہی فتح اور شکست بالکل اُس مالک

† یہہ جگہ اور سویمبر (यज्ञ और स्वयम्बर) اس دیس میں آخر

ہوا پھر کبھی کسی نے اس کا حوصلہ نکیا *

‡ پرتھی راج کا سب حال اُس کے بھات چند کبیشور نے پرتھی راج دایے میں بہت اچھی طرح لکھا ہے *

کے ہاتھ ہی اچھوڑ میں اُس نے ہزاروں کو قتل کیا + اور ہزاروں کو لونڈی غلام بنایا * اور تب پر تھی راج کے کسی رشتہ دار کو بھاری خراج دینے کے قرار پر وہاں کا راج دے کر اور اپنے غلام قطب الدین ایبک کو ہندوستان میں چھوڑ کر آپ غزنین کو لوٹ گیا + قطب الدین نے دای اور کوہل پر اپنا قبضہ کیا *

یہودت کا یہی پہل ہی کہ دونوں ہر یک ہوں پس کنوج کا راجا سنہ ۱۱۹۴ع جی چند رائہور بھی کب بچنے پاتا تھا + دوسرے سال شہاب الدین نے اُس پر چڑھائی کی اور اُتارے کے اُتر اُسے شکست دے کر بنارس نکال اپنے قبضے میں کر لیا گویا بنگلے کا دروازہ مسلمانوں کے لیے کھول دیا جی چند اُس لڑائی میں قطب الدین کے تیر سے مرا * اُس کے گھر بار کے لوگ انگریز چھوڑ کر مارواڑ کو چلے گئے + کہتے ہیں کہ شہاب الدین نے بنارس میں کم سے کم ایک ہزار مندر توڑوائے *

سنہ ۱۱۹۵ع میں شہاب الدین پھر ہندوستان میں آیا اور بیان لے کر گوالیر کا محاصرہ کیا + لیکن اُسی عرصے میں کسی ضرورت کے سبب اُسے اپنے ملک کی طرف لوٹ جانا پڑا * سنہ ۱۲۰۶ع میں ایک دن جب اُس کا دیرہ ہوا کے واسطے عین سندھ ندی نے کنارے پر پڑا تھا + آدھی رات کے وقت کئی ایک بدمعاش جن کے رشتہ دار اُس کی لڑائیوں میں مارے گئے تھے دریا میں تیر کر دیرے کے اندر گھس اُٹے اور تلواروں سے اُس کا قیما کر ڈالا * † خزانہ اُس نے پاس بہت تھا + تواریخ فرشتہ کے بموجب پانچ من تو اُس میں نرا ہیرا تھا * غزنین میں تخت پر اُس کا بھتیجا محمود غوری بیٹھا + لیکن ہندوستان پر قطب الدین ایبک کا قبضہ رہا * مالوہ اور اُس کے اُس پاس کے ضلعوں کے سواے بالکل دخل میں آگیا تھا + سندھ اور بنگالہ بھی فتح ہوا جانا ہوا * گجرات کی دارالسلطنت انہل واڑے پر مسلمانوں کا جھنڈا پھیراتا تھا + اور چوراجارہ گئے تھے انہوں نے خراج دینا قبول کر لیا تھا * محمود غوری نے تخت پر بیٹھتے ہی قطب الدین ایبک کو بادشاہی کا خلعت اور خطاب بھجوا دیا + اور پھر تب سے یہی قطب الدین ایبک ہندوستان کا بادشاہ کہلایا *

قطب الدین ایبک †

قطب الدین ایبک کو بچپن میں کسی دولت مند نے نیشاپور کے درمیان غلامی میں مول لیا تھا اور اسی نے اسے فارسی عربی پڑھایا + اس کے مرنے پر وہ ایک سوداگر کے ہاتھ بکا اور اس سوداگر نے اسے شہاب الدین محمد غوری کو نذر کیا * شہاب الدین کی اس پر ایسی مہربانی ہوئی کہ ہوتے ہوتے وہ ہندوستان کا بادشاہ ہو گیا + کیا قدرت ہی خالق برحق اور قادر مطلق کی کہ جس نے لڑکپن میں نیشاپور کے سوہاگروں کی غلامی کی وہ بڑھاپے میں ہندوستان کے تخت پر مرا † اور اس دیس میں مسلمانوں کے راج کی جو جمانے والا ہوا *

آرام شاہ

سنہ ۱۲۱۰ ع

چوگان کھیلنے گھوڑے سے گر کر قطب الدین ایبک کے مرنے پر اس کا بیٹا آرام شاہ برس بھر بھی تخت پر نہ بیٹھنے پایا تھا + کہ اس کے بہنوئی شمس الدین التمش نے تاج بادشاہی کا اپنے سر پر رکھا *

شمس الدین التمش

قطب الدین ایبک نے اسے ایک ہزار روپے پر مول لیا تھا + جس دن اس نے آرام شاہ سے تخت چھینا یہ بہار کا صوبہ دار تھا * اسی

† ایبک ترکی میں اُسے کہتے ہیں جس کے ہاتھ کی چھوٹی انگلی ٹوٹی ہو * ‡ تاریخ وفات قطب الدین ایبک سلطنت پناہ سنہ ۶۰۷ ہجری *

۹ رسالہ ترکی والہ التمش کے معنی فوج لکھتا ہے جو میان ہراول و سردار ہو اور تواریکوں میں اس کا یہ نام پڑنے کا باعث یوں لکھا ہے کہ وہ پردز خسوف متولد ہوا بہر کیف قاضی منہاج السراج جرجانی کے اشعار ذیل سے میم مکرر اور مشدد معلوم ہوتا ہے اگر تشدید جائز نہ رکھیں (ت) کے کسرۃ کو پڑھا کر خواہ (ت) کو (ی) کے ساتھ ملا کر پڑھنا پڑیگا *

آن خداوندے کہ حاتم بذل و رستم کوشش اسے

ناصر دنیا و دین محمود بن التمش اسے

ز فر ناصر الدین شاہ محمود ابن التمش

ملک زندہ دعا خواندہ فلک پیشش زمین گشتہ

اور اس تاریخ کے شعر سے سائن

چو شش صد سی و سہ از سال ہجری گذشت و پست روز از ماہ شعبان

پست سلطان شمس الدین التمش بسوے جنت المار احرمان

عرصے میں چنگیز خان † مغلوں کا سردار بے شمار فوجیں لے کر تاتار سے باہر نکلا تھا + اور سندھ پار کے دیسوں میں قیامت کا سا ہنگامہ مچا رکھا تھا * کہتے ہیں کہ ملکوں کی تباہی ایسی آج تک دیہی کسی نے نہیں کی + جیسی اس مغل کے ہاتھ سے مالک کو منظور ہوئی * جنہیں جاتا تھا سوائے کاٹنے مارنے ڈھانے جلانے لوٹنے دو بانے کے اور کچھ بھی اُسے کام نہ تھا + گویا اس ساری دنیا کو اُس نے بے آدمی کر ڈالنا بچھا تھا * جب خوارزم کا بادشاہ جلال الدین جان بچانے کے لیئے گھوڑا تیرا کر سندھ اس پار بھاگ آیا تو مغلوں کی کچھ فوج اس کا پیچھا کرتی ہوئی ملتان اور سندھ کے علاقے تک پہنچی تھی + پر شمس الدین التمش نہایت عقلمند تھا چونکہ جلال الدین نے اس ملک میں کچھ دن ٹھہرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو اُسے کہلا بھیجا کہ یہاں کی آب و ہوا آپ کے مزاج مبارک کے موافق نہ آویگی * جلال الدین سمجھ گیا + سندھ سے ایران کی طرف چلتا ہوا * اس لیئے مغلوں کی فوج بھی لوٹ گئی * پر نمونہ اپنے ظلم کا اُتے ہی میں دکھلائی گئی * یعنی دس ہزار ہندو جو غلم بننے کے واسطے پکڑ لیئے تھے + جب لشکر میں رسد کی کمی ہوئی تلواروں سے کات ڈالے * بیچارے ان بیگناہوں میں سے چھوڑا ایک کو بھی نہیں چنگیز خان اور اُس کے ساتھ کے مغل مسلمان نہ تھے + بلکہ ایک طرح کے بودھے تھے وہ مورتوں کو پوجتے تھے اور بید اور قرآن دونوں کو ایک سا سمجھتے تھے *

:۱۲

شمس الدین التمش نے اپنا دبدبہ سارے ہندوستان پر چمایا سندھ اور بنگالہ بھی بخوبی فتح کر لیا + رنتھنبھور جسے رنتھنبھور بھی کہتے ہیں اور ماندو کے مشہور قلعوں کو سر کیا * اُجین میں مہاکال کا سو گڑ اُونچا نامی مندر توڑا + اور گوالیار کو دو بار اپنے قبضے میں لایا * بغداد کے خلیفہ نے اُسے پادشاہی کا خلعت بھیجا + اور وہ اُونچا مندر قطب مینار بھی دلی میں اُسی بادشاہ نے بنوایا * ندان سنہ ۱۲۳۶ع میں شمس الدین التمش اُس دنیا کو سدھارا + اور رکن الدین اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا *

† امیر خسرو اپنی تاریخی علائی میں چنگیز خان کو سب جگہ ملعون لکھتا

ہی *

رکن الدین فیروز شاہ

اسے رات دن بھانڈ اور کسبیوں سے کام تھا + نشہ اور تماش بینی
بھی شغل آتھوں جام تھا * سلطنت ما کے بھروسے چھوڑ دی تھی +
خزانہ بالکل واہیات میں لٹاتا تھا ما بھی اُس کی بڑی ظالم تھی *
سات ہی مہینے میں تخت سے اُتار گیا + اور اُس کی جگہ لوگوں
نے اُس کی بہن رضیہ کو بٹھایا *

رضیہ بیگم

سنہ ۱۲۳۶ ع یہ بیگم بڑی ہوشیار تھی + اگرچہ بہت پڑھی لکھی نہ تھی تو بھی
ترآن اچھی طرح پڑھ لیتی تھی * نر بادشاہوں کی طرح قبا ورتاج
پہنکو تخت پر دربار کرتی تھی + نقاب منہ پر کبھی نہیں ڈالتی تھی اور
بڑے عدل انصاف کے ساتھ لوگوں کی نالیش فوریانہ سزائی تھی * بڑے ایک
ہی چوک اُس سے ایسی بنی + کہ جس سے آخر اُس کی جان گئی *
اُس کے اصطبل کا داروغہ ایک حبشی غلام تھا + وہی اُس کو بغل میں
ہاتھ دیکر گھوڑے پر سوار کرانا تھا * اُس پر ایسی مہربان ہوئی کہ
اُسے اور اسرا کا خطاب دیا + اس سبب سب کا دل اُس سے پھر گیا
اور بڑا دنغا بھڑوا ہوا * نتیجہ اس کا یہ نکلا + کہ حبشی اور بیگم دونوں
مارے گئے + اور ملک اُس کے بھائی معز الدین بہرام کے ہاتھ آیا *

سنہ ۱۲۳۹ ع

معز الدین بہرام

لیکن دو برس دو مہینے سلطنت کر کے وہ بھی باواؤیوں کی قید میں
جان سے گیا + اُس نے بالکل اختیار اپنے مہتمم فراش کو دے رکھا تھا اور
اُسی کی صلاح پر چلتا تھا اُسی سبب بلوا ہوا اور علاء الدین مسعود
جو رکن الدین کے لڑکوں میں سے تھا تخت پر بیٹھا *

سنہ ۱۲۴۱ ع

+ رضیہ مردانی پر شاہ میں بھاگی تھی راستے میں سو گئی کسی کسان نے
اُس کی پوشاک کے تلے زری اور موتی لٹکی انگیا دیکھ لی جانا کہ عورت ہی مارکو
گھوڑے اُتار ایٹم لاش زمیں میں گاڑ دی *

علامہ الدین مسعود

کچھ اُپر چارھی برس کا عرصہ گذرا ہوگا + علامہ الدین مسعود بھی مارا گیا * اِس کے وقت میں مغلوں نے تبت کی راہ بنکالے پر چڑھائی کی + پر شکست کھٹی *

ناصر الدین محمود

یہ شمس الدین التمش کا بیٹا تھا + جب بادشاہ ہوا سلطنت کا بالکل کام اپنے بہنوئی وزیر غیاث الدین ہنن کے بھروسے پر چھوڑ دیا اپنا شوق خالی کتاب سے رکھا * نام کو بادشاہ تھا + پر سچ پر چھو تو درویشی کرتا تھا * کتاب نقل کر کے اپنا پیت بھرتا + اپنی بیگم سے نہانا پکوانا لوندی یا مزدو نی ایک بھی اُس کے پاس نہ رہنے دیتا * جو کچھ غریب محتاجوں کے نہانے میں آتا ہی وہی آپ بھی کھاتا + نکاح ایک ہی کیا تھا دو - ۷۰ کا کبھی خیال بھی جی میں نہ لاتا * وزیر بہت ہوشیار تھا + شمس الدین التمش کا غلام اور داماد تھا * پہلے بادشاہوں کی غفلت سے جو خرابیاں اور بے انتظامیاں ملک میں پڑ گئی تھیں اُن کے گور کرنے کی کوشش کرتا + اُدھر غزنین فتح کی اُدھر کالنجر تک دہدہ جمایا *

نور کا قلعہ لیا + چندیری کو بھی جانا دیا * سنہ ۱۲۵۸ء میں جب چنگیز خان کے پوتے ہلاکو کا ایلچی آیا + تو دہزار ہاتھیوں کے ساتھ پنجاس ہزار سوار اور دو لاکھ پداے لیکر دلی کے باہر اُس کا استقبال کیا * سنہ ۱۲۶۶ء میں اِس نیک بادشاہ نے اِس دنیا سے کوچ کیا +

سنہ ۱۲۶۶ء میں اِس کی نیکی یہاں تک بیان کرتے ہیں کہ کسی دن ایک کتاب جو اپنے ہاتھ سے نقل کی تھی اپنے نسی امیر کو دکھلا رہا تھا اُس امیر نے کئی جگہ غلطی بتلائی بادشاہ نے درست کر دیا * لیکن جب وہ امیر چلا گیا + تو بھر ویسا ہی بنا دیا جیسا پہلے تھا * لوگوں نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ مجھ کو بیشتر سے معلوم تھا کہ کتاب غلط نہیں تھی + لیکن ایک خیر خواہ صلاح دینے والے کا دل گھٹانے سے یہ محنت اپنے اُپر لینی میں نے بہت مناسب سمجھی *

غیاث الدین بلبن

ہم دو بادشاہی کا یہہ ناصر الدین محمود ہی کے وقت سے کرتا تھا + لیکن اب اُس کے مرنے پر پورا بادشاہ ہو گیا * سنہ ۱۲۶۶ء میں میواتیوں نے سر اٹھایا + پہ جیسا کیا ویسا ہی پھل پایا * کچھہ کم زیادہ ایک لاکھ آدمی اُن کے مارے گئے سنہ ۱۲۷۹ء میں بنگالے کا صوبہ دار تغزل بگڑا اور دعویٰ بادشاہی کا کیا + لیکن جلد ہی اُس کا سر کاٹا گیا * دلی اِس زمانے میں بڑی رونق پر تھی سوائے اُن بادشاہ اور بادشاہزادوں کے جو مغلوں کے در سے اپنے مالک چھوڑ چھوڑ کر پہلے سے یہاں اُپسے تھے اور پچیس سے کم نہ تھے پندرہ اِس بادشاہ کے وقت میں آئے + یہہ سب کی خاطر داری اور پرورش کرتا اور وہ سب خوشی سے اِس کے تخت کے گرد ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے * شہر میں ہر ایک کے ملک کے نام سے محلے بس گئے تھے + اور سمرقندی - گاشغری ختائی - رومی - غوری - خوارزمی وغیرہ پکارتے جاتے تھے * یہہ بادشاہ اپنا دبدبہ جمانے اور شان شوکت دکھلانے میں جیسی کوشش کرتا + ویسی ہی عدل انصاف میں مستعدی رکھتا * اودھ کے صوبہ دار ہیبت خان نے شراب کے نشے میں کسی غریب کو مار ڈالا تھا اُس کی عورت نے نالش کی + بادشاہ نے ہیبت خان کو پانچ سو کوڑے لکھ کر اُس عورت کے حوالے کیا اور کہہ دیا کہ آج تک ہمارا غلام تھا اب تیرا ہوا ہیبت خان جی نے بڑی سفارشوں سے بیس ہزار روپیہ دے کر اُس عورت کی غلامی سے آزادی پائی * کہتے ہیں کہ جب سے وہ بادشاہ ہو شراب پینا بالکل چھوڑ دیا + نماز اور روزہ اختیار کیا * ماتم پرسی کے لیے اپنے امیروں کے گھر جاتا + جمعہ کے دن مسجد سے لوگتے وقت عالم فاضلوں کے مکان پر اُن سے ملاقات کرتا * اِس دھوم سے سواری نکلتی تھی کہ پانچ سو آدمی ننگی تلوار لے کر ارنٹلی میں چلتے تو بھی راستے میں جہاں دیکھتے کہ وعظ کی مجلس ہی اُتر کر سننا اور اکثر رونے لگ جاتا + بے وضو کبھی نہ رہتا بے موزے اور تڑپی کبھی کسی خدمت گار نے بھی اُسے نہ دیکھا پر سزا بہت سخت دیتا اور سلطنت کی پائداری کے لیے ناحق بھی بہتوں کی جان لے ڈالتا *

آخری وقت میں اس بادشاہ کو پنجاب کی طرف لڑائی میں مغلوں کے ہاتھ سے اپنے بڑے بیٹے محمد کے مارے جانے کا بڑا رنج ہوا + امیر خسرو مشہور شعر اسی شاہزادے محمد کے پاس رہتا تھا جب شاہزادہ مارا گیا امیر خسرو دشمنوں کی قید میں پڑ گیا لیکن پھر چھوٹ آیا * ندان غیاث الدین بلبن اسی برس کی عمر میں اس دار نایاں دار سے کوچ کر گیا + اور جب اُس کے بیٹے + قراخان نے سلطنت سے انکار کیا وزیروں نے اُس کے پوتے کیقباد کو تخت پر بٹھایا *
سنہ ۱۲۸۶ع

معزالدین کیقباد

اس لی عمر اٹھارہ برس کی تھی ایک باگي عیش میں قوی گیا + پہلے اپنے چچا امیر خسرو کو قتل کیا اور پھر اُس بھی بہت سے امیروں کا سر کٹوایا * مسجد اور مندروں میں بھی واہیات اور تماشا بینی ہونے لگی + ساری دلی بھانڈ بھنٹے ڈھاری کتھک کسبی بھڑے اسی قسم کے آدمیوں سے بھر گئی * جب اُس کا باپ قراخان بندالے کا صوبہ دار سمجھانے اور نیک نصیحت دینے کو آیا + یہ اُس سے لڑنے کے ارادہ پر فوج لے کر نکلا * اور پھر جب وہ اُس کے دربار میں حاضر ہوا + یہ پتھر کی طرح تخت پر بیٹھا رہا اور اپنے باپ کو تین تین بار زمین چومتے اور آداب بدعا لاتے دیکھ کر ذرا بھی نہ ہلا * آخر جب چوہدار پکارا ، قراخان نگہ رو برو جہاں پناہ سلامت“ قراخان سے نہ رہا گیا + ڈاڑھ مار کر رونے لگا * تب تو کیقباد کے دل پر غیرت نے اثر کیا + تخت سے اُتر کر باپ کے قدسوں پر گر پڑا اور ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھایا * قراخان نے سمجھانے اور نصیحت کرنے کا فائدہ نہ دیکھ کر اُلٹے پاؤں اپنے صوبے کا راستہ لیا + اور بیٹے کو اُس کی قسمت کے حوالے کیا * † کیقباد تھوڑے ہی دنوں میں اپنے سرداروں کے ہاتھ سے مارا گیا + بیمار تو تھا ہی ایک کمبل میں
سنہ ۱۲۸۸ع

† اصلی نام اُس کا بغراخان ہی بغرا ترکي میں شیر کو کہتے ہیں (غ)

(ق) سے بدل جاتا ہی بقرا ہوا اختصار کے لیئے قراخان پکارنے لگے *

‡ امیر خسرو نے اسی ملاقات کے حال میں قرآن السعدین لکھی ہی *

اہمیت کو لات اور لاتیوں سے بھرتا کر ڈالا * جب دم نکل گیا کھڑکی کی راہ چمنا میں پھینک دیا + اور اُس کی جگہ سمانے کا زئب ناظم جلال الدین فیروز خلجی تخت پر بیٹھا * ندان غوری بدشاہوں کے غلاموں کی سلطنت کی قید تک رہی + جلال الدین سے خلجیوں کے گھرانے میں آئی *

جلال الدین فیروز خلجی

خلجی افغانستان کی سرحد پر پہاڑیوں کی ایک قوم ہی جلال الدین فیروز جب تخت پر بیٹھا ستر برس کا تھا + مزاج اُس کا سادہ اور رحم دل پرلے سرے کا * سنہ ۱۲۹۳ع میں اُس کے بھتیجے علاء الدین نے آٹھ ہزار سواروں کے ساتھ دکن میں دیوگدھہ † کے راجا رام دیو کو جا گھیرا + اور بہت سا ‡ سونا چاندی اور جواہرات لے کر تب اُس کا پند چھوڑا * یہ مسلمانوں کی دکن میں پہلی چڑھائی تھی علاء الدین نے یہ بڑا بھاری عذاب کا کیا + کہ سلطنت کے لالچ سے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بوجھ چچا کو دھوکھا دے کر مروا ڈالا

علاء الدین خلجی

سنہ ۱۲۹۷ع اُس نے تخت پر بیٹھتے ہی پہلے تو جلال الدین کے دو لڑکوں کو قتل کیا + پھر جب گجرات فتح کر کے اپنی سلطنت میں لایا تو فوج سے لوٹ کا مال مانگا فوج نے بلوہ کیا * بہت آدمی مارے گئے + جو بھاگے بدشاہ نے اُن کے بل بچے اور گھر کے لوگ کٹوا ڈالے * اُن کی عورتوں کو خراب کرنے کے لئے نوٹروں کے حوالے کیا + اُن کے دودھ پیتے بچوں کو اُن کی ما اور بہنوں کے سر پر پٹکوا پٹکوا کر بھرتا کر ڈالا * علاء الدین کے وقت میں مغلوں نے اِس ملک پر نئی

† جسے درگاہ آباد کہتے ہیں *

‡ تورینج فرشتہ میں لکھا ہے کہ ہزار من چاندی چھ سو من سونا سات من موتی اور دو من ہیرا پنا اور مانک لیا *

بار چڑھائی کی + اور بڑی ہاے ہوی مچائی * لیکن شکست ہمیشہ کھاتے رہے + جو گرفتار ہوئے ہاتھوں کے پوروں سے پسوائے گئے یا اُن نے گلوں پر چھوڑے چلوا دیئے * ایک دفع نو ہزار مغل اسی طرح مارے گئے + ان کے بچے اور عورتوں کی بھی جان نہیں بخشے تھے * سال بھر کے محاصرے میں رنتھنپور کا قلعہ فتح ہوا ہمیر وہاں کا راجا بڑی بہادری سے لڑا + اُس کے مارے جانے پر سارا رنواس بے عزتی کے در سے آگ میں جل مرا * باقی جتنے آدمی اُس قلعے میں رہے + کیا مرد کیا عورت اور کیا بچے سب کے سب قتل کیئے گئے * کہتے ہیں کوئی باغی میر محمد شاہ ہمیر کی پناہ میں چلا گیا تھا جب بادشاہ نے طلب کیا ہمیر نے کہلا بھیجا کہ چاہے سورج پچھم میں کیوں نہ نکلے اور چاہے سُمیر دھرتی سے کیوں نہ مل جائے میں اپنے یزداگیر کو ہرگز تمہارے حوالے نہ کروں گا + جب تک دم ہی اُسے بچاؤں گا * اسی پر بادشاہ نے خفا ہو کر چڑھائی کی قلعہ فتح ہونے پر بادشاہ نے دیکھا کہ میر محمد میدان میں ٹھٹھل پڑا ہی پوچھا کہ اگر علاج کرا کے چنگا کریں ہمارے ساتھ کیا سلوک کریگا + جواب دیا کہ تجھے مار کر بہہ میر محمد ہمیر کے بیٹے کو بادشاہ بناویگا بادشاہ نے غصے میں آکر اُسے ہتھی کے پوروں سے پسوا دالا *

تین برس بعد چتور کا مشہور قلعہ فتح ہوا + راجا رتن سین † سنہ ۱۳۰۳ع مارا گیا * اُس کی پدمنی رانی جس کا نام پدموتی تھا اپنی سب سکھی سہیلیوں کے ساتھ چتا پر بیٹھ کر جل گئی + اسی رانی کے روپ کی بڑائی سننے پر بادشاہ نے دھوکھا دیکر راجا کو قید کر لیا تھا اور حکم دے دیا کہ جب تک رانی نہ منگادے رھائی نہ پاوے رانی نے چالاکی کی کہلا بھیجا کہ میں آتی ہوں میری سکھی سہیلی اور باندیوں کے لئے تولیوں بھیجو اور پھر سات سو تولیوں میں اِس ڈھب ہتھیار بند سیاہی چھپا لائی کہ آپ بھی سلامت نکل گئی اور اپنے راجا کو بھی بنسی خانے سے

نکال لے گئی * اُس وقت تو بادشاہ سے کچھ نہ بن پڑا + لاگ کی آگ سے اپنی ہی چھاتی جلاتا رہا * لیکن فتح پانے پر جب قلعے کے اندر گیا + اور چنھا کہ اُس سے اپنا جی تھنڈھا کرے اُس کے بدلے وہاں اُس کا مکان اُس کی چتا کے دھڑکیں سے بھرا ہوا پایا + *

سنہ ۱۳۰۶ع دیوگدھ کے راجا رام دیو نے معمولی نذرانہ بھیجنے میں کچھ

عذر کیا تھا اِس لئے دکھن کو فوج بھیجی گئی راجا نے مقابلے کی طاقت نہ دیکھی دلی میں آکر حاضر ہوا + اور بہت سا نذر نذرانہ دے کر بادشاہ کو راضی کر لیا * لیکن فوج جب دیوگدھ کو جاتی تھی اُس کے افسر نے گجرات کے بھاگے ہوئے راجا کی رانی کا دیہی کو پکڑ کے بادشاہ کے حضور میں بھیج دیا + یہ رانی ایسی خوبصورت تھی کہ بادشاہ نے اُسے دم اُسے اپنی بیگم بنا لیا * رانی نے عرض کی کہ جہان پناہ میری لڑکی مجھ سے بھی بڑھ کر خوبصورت ہی وہ بھی راجا سے مذکور لی جاوے لڑکی اُس کی دیولدیہی اُنہیں دنوں میں دیوگدھ کے راجا کے لڑکے سے بیاہی گئی تھی + وداع ہو کر باپ کے یہاں سے دیوگدھ جاتی تھی * بادشاہ کا حکم ہوتا ہے راسے سے پکڑی آئی + بادشاہ نے اپنے لڑکے خضرخان کو دے دی * امیر خسرو نے اپنی ایک کتاب میں اِسی دیولدیہی اور خضرخان کا حال لکھا ہے + وہ اِس بادشاہ کے وقت میں ہزار روپیہ سال تنخواہ پاتا تھا + سنہ ۱۳۱۰ع میں پھر دکھن کو فوج بھیجی گئی کرناٹک نے راجا بلال دیو کو قید کر لیا * اُس کا دارالسلطنت دوار سمدر شری رنگ پٹن سے سو میل گوشہ شمال و مغرب میں اب تک آج پڑا ہی بادشاہی فوج

+ اِس کا حال ملک معتمد جیسی نے شیرشاہ کے زمانے میں اپنی کتاب پدماوت میں کہانی کے طور پر دھڑے چڑھائیوں میں بہت اچھا لکھا ہے جہاں ستی ہر ٹی لکھتا ہے

لاگی کتھہ آگ دے ہو ری — چہار بھٹی جر انگ نہ موری

+ امیر خسرو لکھتے ہیں کہ علاء الدین کے بعد ملک کانور نے خضرخان کو اٹھایا کر کے کوالیر کے قلعے میں قید کیا تھا دیولدیہی اُس کے ساتھ تھی مبارک شاہ نے جب خضرخان کی قتل کے لئے جلاں بھیجے اپنی گئی ہاتھ کٹا چہرہ گھائل ہوا پر اپنے خاوند کو نہ چھوڑا اُس کے ساتھ قتل ہوئی *

پہنچی + اور وہاں بھی مسجد بنادی * سنہ ۱۳۱۱ء میں بادشاہ نے سنہ ۱۳۱۱ء مسلمان مغلوں کو جو نوکر ہو گئے تھے یک قلم موقوف کر دیا + اور جب انہوں نے دنگا کیا تو بالکل پندرہ ہزار کو قتل کر کے اُن کے بال بچوں کو لونڈی غلام بنا کے بیچ ڈالا *

علاءالدین کو پڑھنا لکھنا کچھ نہیں آتا تھا + بادشاہ ہرنے کے بعد پڑھنا سیکھنا شروع کیا پر تو بھی گھمنڈی اتنا کہ اپنے تئیں ساری دنیا سے بڑھ کر پڑھا لکھا اور عقلمند سمجھتا تھا * مقدور کیا کہ کوئی اُس کی بات گھرا سکے کبھی نہ! مذہب چلانا چاہتا کبھی ساری دنیا کو اپنے تحت میں لانے کا منصوبہ باندھتا + بنا اُس کی پروانگی نہ کوئی سردار اپنے بیٹا بیٹی کا بیاہ کو سکتا نہ دس پانچ بھائی بند یا دوست آشناؤں کو اپنے گھر بلا سکتا * مالکداری پڑھائی گئی + زمین کی پیداوار میں آدھوں آدھ بٹائی ہونے لگی گوتے اور بلاھر کے ایسے بھی ایک کوزی نہ چھوڑی * مقرر تعداد سے زیادہ زمین گائے بول بکری رکھنے کی منافی تھی + جب بادشاہ نے فوج کی تنخواہ گھٹانی چاہی سپاہیوں کی خاطر جنس سستی کو دی * سب چیز کا نرخ اُس سرکار سے مقرر ہو گیا + جو مال ایک روپیہ کو بکتا تھا وہ اب آٹھ ہی آنے کا باقی رہا * اِس بادشاہ کی فوج میں پونے پانچ لاکھ سوار گئے جاتے تھے + گھوڑے دانے ہوئے سرکار سے اور تنخواہ میں دو سو چوتیس روپے سال پاتے تھے * جب مغلوں نے آکر دہلی کا شہر گھیر لیا تھا + تین لاکھ سوار اور ستائیس سو ہاتھی لے کر اُن کے مقابلے کو نکلا تھا * سنہ ہزار اِس کے یہاں شاگرد پدیشے تھے + اُن میں سات ہزار معمار بیلدار اور گل کار نوکر تھے * بڑی سے بڑی عمارت دو ہفتے میں تیار کرا سکتا تھا + اب کی طرح ٹھیکے میں کم مضبوط کام نہیں بنواتا تھا * وہ اپنے تئیں دوسرا سکندر بتلاتا تھا + بلکہ یہ لقب سکے میں بھی گھدوا دیا تھا * بیشک یہ بادشاہ بڑا زبردست ہو گذرا نظام الدین احمد

+ تواریخ فرشتہ میں لکھا ہی کہ اُس وقت دہلی میں اب کے حساب سے ایک روپے کا دو من گہیوں بکتا تھا اور رونے چار من جو ساڑھے سات سیر کی مصری تھی اور تیس سیر کا گھی روپے کی چالیس گز گھٹیا گزی ملتی تھی اور دو سو روپے سے پانچ روپے تک غلام اور لونڈی *

نکال لے گئی * اُس وقت تو بادشاہ سے کچھ نہ بن پڑا + لاگ کی آگ سے اپنی ہی چھاتی جلاتا رہا * لیکن فتح پانے پر جب قلعے کے اندر گیا + اور چنھا کہ اُس سے اپنا جی تھنڈھا کرے اُس کے بدلے وہاں اُس کا مکان اُس کی چتا کے دھڑکیں سے بھرا ہوا پایا + *

سنہ ۱۳۰۶ع دیوگدھ کے راجا رام دیو نے معمولی نذرانہ بھیجنے میں کچھ

عذر کیا تھا اِس لیئے دکھن کو فوج بھیجی گئی راجا نے مقابلے کی طاقت نہ دیکھی دلی میں آکر حاضر ہوا + اور بہت سا نذر نذرانہ دے کر بادشاہ کو راضی کر لیا * لیکن فوج جب دیوگدھ کو جاتی تھی اُس کے افسر نے گجرات کے بھاگے ہوئے راجا کی رانی کا دیہی کو پکڑ کے بادشاہ کے حضور میں بھیج دیا + یہ رانی ایسی خوبصورت تھی کہ بادشاہ نے اُسی دم اُسے اپنی بیگم بنا لیا * رانی نے عرض کی کہ جہان پناہ میری لڑکی مجھ سے بھی بڑھ کر خوبصورت ہی وہ بھی راجا سے مذکور لی جاوے لڑکی اُس کی دیولدیہی اُنہیں دنوں میں دیوگدھ کے راجا کے لڑکے سے بیاہی گئی تھی + وداع ہو کر باپ کے یہاں سے دیوگدھ جاتی تھی * بادشاہ کا حکم ہوتا ہے راتوں سے پکڑی آئی + بادشاہ نے اپنے لڑکے خضرخان کو دے دی * امیر خسرو نے اپنی ایک کتاب میں اِسی دیولدیہی اور خضرخان کا حال لکھا ہے † وہ اِس بادشاہ کے وقت میں ہزار روپیہ سال تنخواہ پاتا تھا +

سنہ ۱۳۱۰ع میں پھر دکھن کو فوج بھیجی گئی کرناٹک نے راجا بلال دیو کو قید کر لیا * اُس کا دارالسلطنت دوار سمد شری رنگ پٹن سے سو میل گوشہ شمال و مغرب میں اب تک آجاء پڑا ہی بادشاہی فوج

† اِس کا حال ملک محمد جاسی نے شیرشاہ کے زمانے میں اپنی کتاب پدمارات میں کہانی کے طرز پر دوہے چوڑکیوں میں بہت اچھا لکھا ہے جہاں ستی ہرٹی لکھتا ہے

لاگی کٹھہ آگ دے ہو ری — چہار بھٹی جر انگ نہ موری

‡ امیر خسرو لکھتے ہیں کہ علاء الدین کے بعد ملک کانور نے خضرخان کو اٹھایا کر کے کوالیر کے قلعے میں قید کیا تھا دیولدیہی اُس کے ساتھ تھی مبارک شاہ نے جب خضرخان کی قتل کے لیئے جلاں بھیجے اپنی گئی ہاتھ کٹا چہرہ گھائل عوا پر اپنے خاوند کو نہ چھوڑا اُس کے ساتھ قتل ہوئی *

پہنچی + اور وہاں بھی مسجد بنادی * سنہ ۱۳۱۱ع میں بادشاہ نے سنہ ۱۳۱۱ع مسلمان مغلوں کو جو نوکر ہو گئے تھے ایک قلم موقوف کر دیا + اور جب انہوں نے دنکا کیا تو بالکل پندرہ ہزار کو قتل کر کے اُن کے بال بچوں کو لونڈی غلام بنا کے بیچ ڈالا *

علامہ الدین کو پڑھنا لکھنا کچھ نہیں آتا تھا + بادشاہ ہونے کے بعد پڑھنا سیکھنا شروع کیا پر تو بھی گھمنڈی اتنا کہ اپنے تئیں ساری دنیا سے بڑھ کر پڑھا لکھا اور عقلمند سمجھتا تھا * مقدور کیا کہ کوئی اُس کی بات ڈھرا سکے کبھی نہ! مذہب چلانا چاہتا کبھی ساری دنیا کو اپنے تحت میں لانے کا منصوبہ باندھتا + بنا اُس کی پروانگی نہ کوئی سوار اپنے بیٹا بیٹی کا بیاہ کر سکتا نہ دس پانچ بھائی بند یا دوست آشناؤں کو اپنے گھر بلا سکتا * مالکداری پڑھائی گئی + زمین کی پیداوار میں آدھوں آدھ بٹائی ہونے لگی گوتے اور بلاھر کے ایسے بھی ایک کوزی نہ چھوڑی * مقرر تعداد سے زیادہ زمین گائے بھل بکری رکھنے کی منہائی تھی + جب بادشاہ نے فوج کی تنخواہ گھٹانی چاہی سپاہیوں کی خاطر جنس سستی کو دی * سب چیز کا نرخ + سرکار سے مقدر ہو گیا + جو مال ایک روپیہ کو بکتا تھا وہ اب آٹھ ہی آنے کا باقی رہا * اِس بادشاہ کی فوج میں پونے پانچ لاکھ سوار گئے جاتے تھے + گھوڑے دانے ہوئے سوکار سے اور تنخواہ میں دو سو چوتیس روپے سال پاتے تھے * جب مغلوں نے آئر دلی کا شہر گھیر لیا تھا + تین لاکھ سوار اور ستائیس سو ہاتھی لے کر اُن کے مقابلے کو نکلا تھا * ستر ہزار اِس کے یہاں شاگرد پیشے تھے + اُن میں سات ہزار معمار بیلدار اور گل کار نوکر تھے * بڑی سے بڑی عمارت دو ہفتے میں تیار کرا سکتا تھا + اب کی طرح ٹھیکے میں کم مضبوط کام نہیں بنواتا تھا * وہ اپنے تئیں دوسرا سکندر بتلاتا تھا + بلکہ یہ لقب سکے میں بھی گھدوا دیا تھا * بیشک یہ بادشاہ بڑا زبردست ہو گا! نظام الدین احمد

+ تواریخ نوشتہ میں لکھا ہی کہ اُس رقمہ دلی میں اب کے حساب سے ایک روپے کا دو من گہیوں بکتا تھا اور بونے چار من جو ساڑھے سات سیر کی مصری تھی اور تیس سیر کا گھی روپے کی چالیس گز گھٹیا گزی ملتی تھی اور دوسو روپے سے پانچ روپے تک غلام اور لونڈی *

اپنی کتاب طبقات اکبری میں لکھتا ہے کہ اس نے تمام وقف اور انعام اور ملک کے گانوں ضبط کر لیئے تھے + اور لوگ یہاں تک محتاج ہو گئے تھے کہ پیٹ بھر روٹی نہیں پاتے تھے * تو بھی مقدور کیا تھا کہ کسی طرح کی شکایت زبان پر لاسکتے + اتنے جاسوس مقرر تھے کہ شکایت کرنے کی تہمت میں پترے جانے کی دہشت سے لوگ آپس میں بات چیت بھی بہت کم کرتے تھے *

سنة ۱۳۱۶ع ندان اس نے بیس برس سے اوپر بادشاہی دی + آخری وقت میں ملک کے درمیان کچھ کچھ ہل چل پڑ گئی * رام دیو کے داماد ہرپال نے دکن سے بادشاہی عمل اُٹھا دیا + اور گجرات میں بھی بارہ ہو گیا *

قطب الدین مبارک شاہ

ملک کانور کو جسے علاء الدین نے خوجہ اور غلام سے پہلے درجہ کا امیر بنا دیا تھا اُس کے مرنے پر اب حوصلہ تخت و تاج لینے کا ہوا + علاء الدین کے دو بڑے لڑکوں کی تو آنکھیں نکلوا لیں لیکن تیسرے مبارک خان کی جب جان لینی چاہی بادشاہی سپاہیوں نے کانور ہی کو مار ڈالا * سنة ۱۳۱۷ع

مبارک نے تخت پر بیٹھا ہی اپنے چھوٹے بھائی شہاب الدین عمر کو جو نرا بچہ تھا اور نام کے لیئے ملک کانور کے کہنے سے تخت پر آ بیٹھا تھا اندھا کر دیا + گجرات میں فوج بھیجی دکن چاکر ہو پال کو قید کر لایا اور جیتے ہوئے کی کھال کھچوا کر بھس بھروا دیا * جب ملک میں بددبہ جما + بادشاہ بالکل عیش میں قوب لیا * رات دن نشے میں چور رہتا + زنانی پوشاک پہن کر امیروں کے گھر ناچنے کو جاتا * جن عیبوں کو آدمی چھپاتا ہی وہ اُن کو خوب ظاہر کرنے کی کوشش کرتا + کسبیوں کو ہار کر دربار میں اپنے بڑے بڑے امیروں کے برابر بٹھلاتا کہہ ہی کہہ ہی نکما مادر زاد باہر نکل آتا * ندان وہ ایسا بدنام ہوا + کہ آخر ہندو کے ایک چھوٹے خسرو خان † کے ہاتھ سے جسے اُس نے غلام سے وزیر بنایا تھا مارا سنة ۱۳۲۱ع

† اصل نام اس ہندو بچے کا کسی تواریخ میں نہیں ملتا ہی لیکن کام تو نیچ پر راری لکھا ہی اس کے ماموں کا نام رفتہ رول تھا *

ہی گیا * خسرو نے علامہ الدین کی اولاد میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑا + علامہ الدین کی بیگم کو حرم بنایا اور تاج سلطنت کا اپنے سر پر رکھا * چار مہینے تک دہلی میں سکھ خطبہ اس ہندو کے نام کا جاری رہا + اور زبدۃ التواریخ کے مطابق ہندوؤں نے مسلمانوں کو رکھ کر اور قرآن کی چوکی اور سیڑھی بنا کر مسجدوں میں اپنی مورتوں کا پوجن کیا * لیکن پنجاب کے صوبہ دار غازی خان تغلق نے جلد ہی اُس کا کام تمام کیا + اور خلیجوں کے خاندان میں کوئی لائق آدمی نہ ہونے کے سبب خلعت کی خواہش بموجب وہ آپ ہی تخت پر بیٹھا *

غیاث الدین تغلق

غازی خان نے اپنا نام غیاث الدین رکھا + یہ غیاث الدین بلبن کے غلام کا بیٹا تھا * ملک کا اچھا بندوبست کیا + دہلی میں پندرہ فتح ہوا * ورنگول کا راجا قید ہو کر دہلی آیا + دہلی میں تغلق آباد کا قلعہ اسی غیاث الدین نے بنایا * بنگلے کی طرف بادشاہ خود گیا + وہاں اب تک کیقباد کا باپ قراخان صوبہ دار تھا پھرتے وقت ترہٹ لے کر وہاں کے راجا کو پکڑ لایا * بادشاہ کے بڑے بیٹے نضر الدین جونہی نے جس کا خطاب الغ خان تھا دہلی سے نکل کر باپ سے ملنے اور جشن کرنے کے لیے تھے روز میں ایک گاتھ کا مکان بنایا + لیکن عین جشن میں وہ مکان گر پڑا اور بادشاہ پانچ آدمیوں کے ساتھ دب کر مر گیا * الغ خان اُس وقت موجود نہ تھا + اس لیے لوگ اُس پر یہ بھی شبہ کرتے ہیں کہ باپ کے مارنے ہی کے واسطے یہ مکان بنایا تھا *

محمد تغلق

الغ خان محمد تغلق کے نام سے تخت پر بیٹھا انعام اکرام میں خوب رویہ لٹایا + ہزار ستون کا محل بنایا * علم اسے اچھا تھا اور حوصلے والا بھی ہوا تھا شراب نہیں پیتا + اور شرع یعنی اپنے دھرم شاستر کو بہت مانتا * شروع سلطنت میں انتظام بھی ملک کا اچھا ہو گیا

تھا + دکن وغیرہ دور دور کے صوبوں کو بھی اس نے زیر کر لیا تھا * لیکن
 پھر ایسے بنگلہ پنے کے کام کیئے + کہ لوگ اسے جھٹکی اور بارلا سمجھنے
 لگے * پہلے تو اسنے ایران پر چڑھائی کرنے کا منصوبہ باندھا اور
 تین لاکھ ستر ہزار سواروں کا لشکر لکھا کیا + لیکن جب خدج
 بڑھنے سے خزانہ خالی ہو گیا تو ایک لاکھ سواروں کو نپال کے پہاڑوں
 کی راہ چوں لینے کے لئے روانہ کیا * تانبے کا روپیہ چلایا + اور
 رعیت پر محصول بے تھکانے بڑھایا * نتیجہ یہ نکلا + کہ لاکھ
 سواروں میں سے ایک بھی اُن ہمالے کے جنگل پہاڑوں میں جتنا
 نہ بچا * بیویاں بیوہاں بالکل بند ہو گیا رعیت پھر گئی صوبے اکثر
 ہاتھ سے نکل گئے + کھیت بنجر پڑے لوگ مری اور کال سے مرنے
 لگے * محمد نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ رعیت کا شکار کریں +
 شیر کے لئے جس طرح ہنکوا ہوتا ہی چاروں طرف سے گھیر گھیر کر
 ماریں اور سر اُن کے کات کات کر قلعہ کے کنگروں سے لٹکانے کے
 لئے بھیج دیں * آپ بھی رعیت کے شکار میں شریک تھا اور
 ہزاروں ہی آدمیوں کا سر کٹوایا + لیکن سب سے بڑھ کر پاگل پنے
 کا کام جو اُس نے کیا وہ یہ تھا کہ دلی اُچار کر دیوگدہ کو دولت آباد
 کے نام سے اپنا دارالسلطنت بنانا چاہا * کیا آنت گذری ہوگی
 دلی والوں کے دل پر جب اس پاگل بادشاہ نے حکم دیا کہ جو آدمی
 حکم سنتے ہی دلی چھوڑ کر دولت آباد نہ چلا جائیگا + بال بچوں
 سمیت قتل کیا جائیگا * ندان دولت آباد تو نہ بسا + لیکن دلی
 کا شہر البتہ دیوان ہو گیا * ۲۷ برس کی بادشاہی کے بعد تھتھے
 کے پاس بیمار پڑ کر مرا + اور یہاں والوں کا اُس کے ظلم سے گلا چھوٹا *

سنہ ۱۳۵۱ء

فیروز تغلق

محمد تغلق کے بعد فیروز تغلق اُس کا چچیرا بھائی تخت پر
 بیٹھا + سندھ گجرات اور بنگالے پر چڑھائیاں کیں پر اُن سے ایسا

† مرتے وقت اُس نے یہ شعر کہے تھے — بسیار درین جهان چمیدیم * بسیار
 نعیم و ناز دیدیم * اسپان بلند بر نشستیم * ترکان گران بہا خریدیم * کردیم
 بے نشاط و آخر * چون قامت ما بخر خریدیم *

کچھ فائدہ ہاتھ نہ لگا * بڑھاپے میں وزیر نے چاہا تھا کہ اُس کا سنہ ۱۳۸۵ ع
 جی بڑے بیٹے ناصرالدین محمد کی طرف سے گھٹا کر دے لیکن
 بیٹے نے چالاکی کی کسی تھب سے محصلوں میں جا کر اپنے باپ کے
 پیروں پر سر رکھ دیا + باپ نے وزیر کو اُس کے حوالے کیا اور سلطنت کا
 کام بھی سب اُسی کو سونپ دیا * لیکن ناصرالدین کو سلطنت کی
 عقل نہ تھی دو برس بھی نہیں گذرنے پائے کہ اُس کے دو بھائیوں نے
 مل کر بکھڑا کیا + ناصرالدین سرمور کے پہاڑوں کی طرف بھاگا *

اِس عرصے میں فیروز تغلق نوے برس کا ہو کر دنیا سے سدھرا + سنہ ۱۳۸۸ ع
 جن لوگوں نے بکھیرا کیا تھا اُنہیں لوگوں نے اُس کے پوتے غیاث الدین
 تغلق کو تخت پر بٹھایا *

فیروز شاہ تغلق دلی کے بہت نیک نام بادشاہوں میں تھا کہتے ہیں
 کہ اُس نے ۵۰ بندہ بندھائے ایک سو پچاس پُل طیار کرائے + چالیس
 مسجد اور سو سرائے بنوائیں اور تیس مدرسے اور سو شفاخانے یعنی اسپتال
 مقرر کیئے * سوائے اِس کے اُس نے یہ بھی ایک بڑا کام کیا + کہ جمن
 کی نہر کرنال ہو کر ہانسی حصار کو لایا * اُس کے پانی سے لاکھوں
 زمین سبستی ہی + اور ہزاروں آدمی کی روٹی چلتی ہی *

غیاث الدین تغلق دوسرا

غیاث الدین کی اُنہیں لوگوں سے تکرار ہوئی جنہوں نے اُسے تخت
 پر بٹھایا تھا + اور آخر پانچ ہی مہینے بعد اُن کے ہاتھ سے مارا گیا *

ابوبکر تغلق

یہ بھی فیروز شاہ کا پوتا تھا + سال بھر بھی بادشاہی نہ کرنے
 پایا کہ ناصرالدین نے پہاڑوں سے نکل کر اُسے قید کر لیا اور تخت پر
 آپ بیٹھا * لیکن انتظام ملک کا کچھ نہ بن پڑا + اِس کے مرنے پر
 اِس کا بڑا بیٹا ہمایون تغلق سکندرشاہ کے لقب سے بادشاہ ہوا * پر
 پینتالیس دن کے بعد جب وہ بھی مر گیا + تو اُس کے چھوٹے بیٹے
 محمود تغلق نے تاج سلطنت کا اپنے سر پر رکھا *

ناصر الدین محمود تعلق

بادشاہ لڑکا تھا + گجرات مالوہ کھاندیس بالکل دلی کے تحت سے نکل گیا تھا * جونپور وزیر دبا کر جدا ہی بادشاہ بن بیٹھا تھا + ملک میں ہر طرف بکھڑا پڑ گیا تھا * آپس میں ایک دوسرے سے لڑتا تھا + دربار میں بھی ایسا نہ تھا * کہ اسی عرصے میں سمرقند کے بادشاہ امیر تیمور نے جسے تملنگ اور صاحب قران اور گورکان + بھی کہتے ہیں اور جو اسی خاندان میں تھا جس میں چنگیز خان ہوا تاتاریوں کی فوج لے کر ہندوستان پر چڑھائی کی کابل سے بنو ہوتا ہوا بیڑوں کے پل پر سندھ پار اُترا + اور پھر تلمبا بھٹنیر اور سمانے کو لوٹتا پھونکتا قتل کرتا دلی کے سامنے آن پہنچا * راستے سے جن بیچاروں کو پکڑتا لایا تھا + یہاں اُس بے رحم سنگدل نے پندرہ برس تک کے لڑکوں کو غلامی کے لیئے بچا کر ایک لاکھ آدمیوں کا گلا کٹوایا * محمود گجرات کی طرف بھاگا + دلی میں تیمور کے نام کا خطبہ پڑھا گیا *

سنہ ۱۳۹۸ع

تیمور تو اُس فتح کی خوشیاں مناتا تھا اور بڑا بھاری جشن کر رہا تھا + اور اُس کی فوج کو لوٹ مار سے کام تھا * شہر میں آگ لگادی تھی شہر والے قتل ہوتے تھے + مڑدوں کے ڈھیر سے اکثر گلیوں کے راستے بند ہو گئے تھے * جب لوٹنے کو کچھ باقی نہ رہا اور اُس کی فوج بھی گھاس کی طرح آدمیوں کی گردن کاٹنے کاٹنے تھک گئی اور لونٹھی غلام بنانے کو لوگوں کی بہو بیٹیاں اور لڑکے بھی خواہش سے زیادہ ہاتھ آ گئے تیمور لنگ پندرہ دن دلی میں رہ کر میرٹھ قتل کرتا ہوا اور ہردوار اور جمبو ہوتا ہوا جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا + ہندوستان میں اپنے پیچھے کال اور مری اور ہر ایک بات کی بے بندوبستی چھوڑ گیا * ہماری سمجھ میں تو چنگیز خان

† گورکان شخصے کہ نسب سلطین رسد و نسب دادا دی ہم داشتہ
ماہد تاریخ ولادت تیمور مولد تیمور سنہ ۷۳۶ ہجری تاریخ وراثت تیمور تیمورقان
سنہ ۸۰۷ ہجری انگریزی تواریخوں میں تیمور کو ترک لکھا ہی اُس کے دادا
کا پردادا چنگیز خان کے بیٹے چغتائی خان کا امیر الامرا تھا *

اور تیمور لنگ اِن دونوں جلاّ کا نام دُنيا کا دشمن رکھنا چاہیئے + بلکہ اِن کو ہو بہو قہر خدا کہنا چاہیئے *

تیمور کے جانے کے پیچھے تھوڑے دنوں تو دَلّی اُجاز سی پڑی رہی آخر محمود گجرات سے آیا + اور پھر کچھ دن نام کی بلشاهی کر کے اِس جہان سے سدھارا * محمود کے مرنے پر پندره مہینے تک دولت خان لودي نے دَنکا سلطنت کا اپنے نام سے بجایا لیکن خضر خان سید پنجاب کے حاکم نے اِسے نکال باہر کیا + اور گام سلطنت کا تیمور کے نام سے اپنے ہاتھ میں لیا * سلطنت کا ہی کو خالی نام کو دَلّی رہ گئی تھی * چار پشت تک سیدوں نے حکومت کی + چوتھی پشت میں یعنی سید علاء الدین کے وقت میں دَلّی کی عملداری کل چھ کوس کے گھیرے میں آ رہی *

بہلول خان لودي اُس وقت پنجاب کا مالک بن بیٹھا تھا سید علاء الدین نے دَلّی اُس کے حوالے کر دی + اور آپ بدایوں کی راہ لپی *

بہلول لودي

بہلول کے تخت پر بیٹھنے سے پنجاب پھر دَلّی کے شامل ہو گیا + اور چھ اسی برس کی لڑائی میں بہلول نے جونپور بھی فتح کیا * جب بہلول مرا + تو دَلّی کی حد ہمالے سے لے کر بنارس تک پہنچ گئی تھی بلکہ جمنا پار بندیکھتہ بھی اِسی کے تابع تھا *

سکندر لودي

اصلی نام اِس کا نظام خان تھا + ایک سنارن سے پیدا ہوا تھا * اِس نے اپنے باپ بہلول کی سلطنت اُور بھی بڑھائی بہار فتح کیا ملک کا کسی قدر بندوبست باندھا + عالم فاضلوں کی قدر کی لیکن ہندوؤں پر بڑا ظلم روا رکھا * اِن کی تیرتھ جاترا سب اپنی عملداری پھر مں بند کر دیں + جو شہر قلعہ ہاتھ لگا مندر مورت اُس میں کی بالکل توڑ ڈالیں * ایک برہمن نے اِتنا ہی کہا تھا کہ ہندو مسلمان

دروں کا مت یعنی مذہب سچا ہی اسی پر اُس کی جان لی +
 متہرا میں ہندوں کی حجامت تک بند کر دی * تو بھی یہہ بادشاہ
 دلی کے اچھے بادشاہوں میں گنا جاتا ہی کبیر اسی کے وقت میں ہوا
 اور فرنگیوں کا پہلا جہاز یہاں اسی کے زمانے میں آیا + اٹھائیس برس
 سلطنت کر کے دنیا سے سدھارا † *

ابراہیم لودی

سکندر کے پیچھے اُس کا بیٹا ابراہیم لودی تخت پر بیٹھا + لیکن
 اِس میں اپنے باپ کے سے گُن نہ تھے جلد ہی اپنے شکی مزاج اور
 گھمنڈ سے سارے بھائی برادر اور سرداروں کو ناراض کر دیا ملک میں
 ہر طرف بکھیرا اُٹھنے لگا * صوبدار سرکش ہو گئے + بادشاہ سے
 مقابلہ کرنے لگے * پنجاب کے صوبدار دولت خان ‡ لودی نے اپنی
 مدد کے لیئے کابل سے بابر کو بلایا + بابر نے آتے ہی پہلے تو لاہور پھونکا

† تاریخِ دہلی سکندر لودی تاری شد سنہ ۹۱۰ ہجری *

تاریخِ دہلی میں لکھا ہی کہ سکندر لودی عصر کی نماز کے بعد ملا لڑکوں کے
 جلسے میں جاتا تھا اور پھر قرآن پڑھتا تھا اور تب مغرب کی نماز مسجد میں
 پڑھ کر وظیفے کے بعد گھنٹے بھر کے لیئے حرم سرا میں جاتا تھا تمام رات دیوان
 خاص میں بیٹھ کر سلطنت کا کام کرتا تھا سترہ اہلکار ہمیشہ حاضر رہتے تھے
 آدھی رات ڈھلنے پر کھانا مانگتا تھا اہلکار ہاتھ دھو کر سامنے بیٹھ جاتے تھے وہ
 دنک پر رہتا تھا اور کھانا ایک بڑی سی کرسی پر چٹا جاتا تھا اُن سترہ
 اہلکاروں کے آگے بھی رہا جاتا تھا لیکن وہ کھاتے نہ تھے اُنہا کو گھر لے جاتے
 تھے سالار مسعود غازی کے چھندے کا میلہ اور مقبروں میں عورتوں کا جانا
 وقوف کر دیا تھا جو لوگ بائیداری کی علت میں قید ہوتے تھے عید پر سب کو
 چھڑ دیتا تھا جب کسی کے لیئے کچھ مقرر ہو جاتا تھا پھر کبھی اُس میں کچھ
 فرق نہیں پڑتے پاتا تھا شیخ عبدالغنی جونپور سے گرمیوں میں آیا تھا اِس لیئے
 کھانے کے ساتھ چھ گھڑا شربت اُس کے پاس بھیجا گیا پھر جب وہ جازوں میں
 آیا تب بھی چھ گھڑا شربت اُسے پہنچتا رہا امیروں کے سب لڑکوں کو حکم تھا
 کہ کچھ کسب سیکھیں اور کارخانے جاری کریں *

‡ کہتے ہیں کہ یہہ دولت خان لودی اُسی دولت خان لودی کی اولاد میں
 تھا جو محمود تغلق کے مرنے پر کچھ دنوں دلی کا بادشاہ بن بیٹھا تھا *

اور پھر دیبال پور والوں کو قتل کرتا ہوا سرہند کے سامنے اُن پہنچا *
 اِس عرصے میں دولت خان بگڑ کر پہاڑوں کی طرف بھاگ گیا + اِسی سنہ ۱۵۲۲ع
 خیال سے بابر بھی کابل کو لوٹ گیا * لیکن جلد ہی بابر نے پھر اپنے
 گھوڑے کی باگ ہندوستان کی طرف موڑی لاہور سے پہاڑوں میں
 دولت خان کو سر کرتا ہوا روپڑ کی راہ جب پانی پت میں پہنچا + تو
 وہاں ابراہیم لودی کو ایک لاکھ سوار پیادے اور ہزار ہاتھی کے ساتھ
 مقابلے پر مستعد پایا * بابر کے ساتھ کل بارہ ہزار آدمیوں کی جمعیت
 تھی لیکن فتح شکست تو خدا کے ہاتھ ہی ابراہیم ۲۱ اپریل کو پندرہ
 سولہ ہزار آدمیوں کے ساتھ لڑائی میں مارا گیا + † اور دلی آکرہ بابر
 کے ہاتھ لگا *

بابر لکھتا ہے کہ اُس روز صبح سے تیسرے پھر تک لڑائی ہوتی
 رہی + اِس عرصہ میں کئی بار اُس کے توپ خانے سے بارہہ دغی *
 وہ اب تو انگریزی گولنداز ایک منت میں پانچ فیرو کرتے ہیں +
 گولے کیا اُڑے برساتے ہیں * بابر کو فتح اُس کے تیراندازوں کے سبب سے
 ملی + لیکن ہم جانتے ہیں کہ ابراہیم کے پاس ایک لاکھ سوار پیادے
 اور ایک ہزار ہاتھی کے بدلے اگر آدھی کمپنی بھی اِنفلڈنل والے گوروں
 کی ہوتی بابر کے بارہ ہزار تیراندازوں کے بھگانے کو کافی تھی *

ظہیر الدین محمود بابر

بابر تیمور سے چھٹی پشت میں ہوا ما اِس کی چنگیز خان کے
 چچنائی خان کے خاندان میں محمود خان مغل کی بہن تھی +
 بابر کی نوجوانی بڑے لڑائی جھگڑوں میں گئی * اور اُس نے زمانے
 کے بڑے ہی اُونچ نیچ اور پھر پھر دیکھے کبھی تو سمرقند اور بخارے
 کا بادشاہ ہوتا تھا + کبھی پانی پینے کو ایک لوٹا بھی پاس نہ رہتا *
 باپ اسے بارہ ہی برس کا چھوڑ کر مر گیا تھا ایک دفعہ مصیبت کی
 حالت میں اُس نے ارادہ کیا کہ فقیر ہو کر چین کو چلا جاوے + لیکن
 خدا کو تو یہہ منظور تھا کہ اُسی کا پوتا ہندوستان کا بڑے سے بڑا اور اچھا

† نو سے اُوپر تھا بتیسا — پانی پت میں بھارت دہسا

آٹھواں رجب بار سکدارا — بابر جیت براہیم ہارا

ہے اچھا بادشاہ ہوئے اور انگریزوں کے پہنچنے تک اُسی کے گہرانے میں
بہل کی سلطنت رہے * ندان بائیس برس کی عمر میں سمرقند کی
بادشاہی سے نا اُمید ہو کر بابر ہمالے اِس پار کابل میں چلا آیا + کابل
اُس کے بھائی بھتیجوں کے پاس تھا لیکن اُن دنوں بے دخل سا ہو رہا تھا
بابر کو وہاں کی سلطنت حاصل کرنے میں کچھ ایسی دقت نہ پڑی
بائیس برس کابل کی بادشاہی کر کے تب ہندوستان کی طرف قدم بڑھایا *

دلی آکر ہاتھ آنے پر بابر نے خوب دل کھول کر دھن دولت بانٹا +
اپنے بیٹے ہمایوں کو دو اُڑیں ایک سو رتی کا ایک ایسا ہیرا دیا کہ ویسا
اُس وقت ساری دنیا میں دوسرا نہ تھا اور کابل کے ملک بھر میں مرد
عورت بچے غلام لونڈی سمیت سب کو ایک ایک شاہرخي روپہ جو
قریب اٹھنی کے برابر ہوتا ہی بھیجا *

تھوڑے ہی دن بعد شاہزادہ ہمایوں کچھ فوج لے کر نکلا + اور بیانا
دھولپور گوالیر وغیرہ سب ملک جنپور سمیت بابر کے تابع کر لیا *

جنور یعنی میواڑ کا راج اُس وقت اپنی پوری اوج پر تھا + سانگا
رانا گدی پر تھا * اجمیر سے لے کر پھلسہ چندیری تک اُسی کا دنگا بچتا
تھا + چپور جو دھپور وغیرہ سب جگہ کے راجاؤں کا وہ سرتاج اور پیشوا
گنا جاتا تھا * بڑی بھیڑ بھاڑ لے کر بابر کے مقابلے کو آیا + جب بیانی سے آگے
بڑھا اور فتح پور سیکری کے برابر بادشاہی ہراول کو شکست دے کر پیچھے
مفتایا بابر کے ساتھیوں کا دل سُست پڑ گیا * اور اُسی عرصے میں کابل سے
ایک نامی نجومی نے آکر یہہ مشہور کر دیا کہ منگل سامنے ہی
بابر کے فوج کی ہر بندی یقینی ہی * بابر منگل سے تو نہ ڈرا + لیکن اپنی
فوج کے تبدیل ہونے سے بہت ہراساں ہوا * منت مانی کہ اگر سانگا پر
فتح پاؤں + پھر کبھی شراب نہ پوں اور تازہ ہی بڑھنے دوں * بلکہ شراب
پینے کے سونے چاندی کے ڈالے اُسی وقت محتاجوں کو بلانت دئے اور
اپنے سپاہیوں سے کہا کہ یارو بے عزتی کے ساتھ پتھہ دکھانے سے تو رن میں
سامنے ہو کر مرنا بہتر ہی سب نے قرآن کی قسم کھائی کہ مرجائینگے پر
پتھہ نہ دکھلائینگے ندان بابر نے فتح پائی سانگا مشکل سے اپنی جان
لے کر بھاگا + جب وہ نجومی بابر کو فتح کی مبارک باد دینے آیا دوسرا
کوئی ہوتا ضرور قتل کرتا ہم بھی اُس کا منہ کالا کیئے بغیر ہو گئے نہ

چھوڑتے لیکن بابر نے اُسے لعنت ملامت کے ساتھ بہت سا دھن دے کر خالی اتنا کہہ دیا کہ جا اب تو میرے ملک سے نکل جا *

دوسرے سال بابر میدنی راے چندیری والے پر چڑھا + جب بابر کے سپاہی قلعے میں پہنچے قلعے والوں نے جوہر کیا * پہلے اپنی عورتوں کو مار ڈالا + پھر آپ سب کے سب کوئی بابر کے آدمیوں سے جو جھکے اور کوئی آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ سے کت مرے اپنی عزت اور دھرم کو بچایا * اسی سال بابر نے افغانوں سے اودھ اور بہار لیا + اور رتننبہور کا قلعہ بھی اُس کے ہاتھ آگیا *

بابر پچاس برس کی عمر میں اگرے کے درمیان دنیا سے سدھارا + † سنہ ۱۵۳۰ ع اُس کے مرے کا سبب یوں بتلاتے ہیں کہ جب ہمایوں بہت بیمار ہوا اور حکیموں نے جواب دیا بابر نے ہمایوں کے پلنگ کے تین پھیرے دے کر یہ دعا مانگی کہ یا خدا تو اِس کی جان بخش اور اِس کے بدلے مجھے لے اور اِس دعا کا دونوں کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ ہمایوں تو اُسی دم سے اچھا ہونے لگا اور بابر بیمار پڑا * اِس کی قبر اِس کے کہنے مطابق کابل میں ایک بہت سندھ سوارانی جگہ میں بنی ہی + وہاں بھی اُس سے بڑھ کر بہتر کوئی دوسری لائق سیر کے نہیں ہی * بابر بیشک ایشیا کے اچھے بادشاہوں میں تھا + اچھا کیا یہ تو کوئی عجیب بزرگ ہو گدرا * سزا کڑی دیتا تھا + پر بے سبب کبھی کسی کو نہیں سنا تا تھا * اپنا سارا حال اپنے ہاتھ سے ایک ترکی کتب میں لکھ گیا ہی + لائق دیکھنے کے ہی * وہ لکھتا ہی کہ ایسا سُکھ میں نے عمر بھر نہیں پایا + جیسا کچھ دن سمرقند چھوڑنے پر ملا * کہ جب مجھے کو فکر اور تردد میں ڈالنے کے لیے کوئی بھی سلطنت میرے پاس نہ تھی پیت بھر کر میں نے انہیں دنوں میں کھایا + اور گہری نیند کا بھی مزا میں نے انہیں دنوں میں پایا * دکھ اور سُکھ طبیعت پر موقوف ہی یہ اُسی کی طبیعت تھی کہ جن حالتوں میں آدمی کو جان کی فکر پڑتی ہی وہ اپنی کتاب میں چنگل اور پہاڑ کے پھل پھولوں کا حال اور جو خوشیاں اُسے اُن کے دیکھنے سے حاصل ہوتی تھیں لکھتا ہی یہ اُسی کا کام تھا کہ بادشاہ

ہونے پر بھی لڑکپن کے یار دوست اور سنگی ساتھیوں کی یاد میں گھڑیوں رویا کرتا + بیماری سے تھوڑے ہی دن پہلے کالپی سے آگرے ۱۶ میل دو دن میں گھوڑے پر چلا گیا اور گنگا جمنہ تو تیر کر کئی بار پار اُترا تھا *

ہمایون

ہمایون تخت پر بیٹھا + اُس کا ایک بھائی کامران پہلے سے کابل - قندھار کا ناظم تھا باقی ہندال اور مرزا عسکری ان دو بھائیوں کو ہمایون نے سنبھل اور میوات کا ناظم بنایا * ہمایون میں کوئی ایسا عیب نہ تھا کہ ہم اُس کو کسی بات کا الزام دیں آخر بابر کا بیٹا نہا + لیکن وہ ایسے تھوڑے دن کے حاصل کرے ہوئے ملک کو دشمنوں سے بچانے اور جھٹ پٹ جوڑے توڑ لگا کر اور قابو نکال کر انتظام کرنے کے واسطے نہ تھا * آرام اور اطمینان کے ساتھ سلطنت بخوبی کر سکتا + اسی لیئے جب دشمنوں نے سر اٹھایا اُن کے دبانے میں اُس نے ایسی بے موقع دیر کی اور اُنہیں فرصت دی کہ وہ زور پکڑ گئے سب سے زبردست اِس کا دشمن شیرخان تھا * اُس کا باپ حسن خان پتھان سپہرام میں ۵۰۰ گھوڑوں کا جاگیردار تھا + لیکن سلطنتوں کے پھیر پھار میں یہ شیرخان ایسا بڑھا کہ بہار اور بنگالہ دبا کر اُس نے ہمایون کے مقابلہ کا سامان کیا * جب ہمایون تخت پر بیٹھا چنار کا قلعہ شیرخان کے قبضہ میں تھا + ہمایون پہلے تو کالنجر اور جونپور میں دشمنوں سے لڑتا بھڑتا گجرات کے بادشاہ بہادر شاہ کو شکست دیتا اور اُس کے ملک میں دخل کرتا کھنبھات تک چلا گیا تھا لیکن جب خبر شیرخان کی سرکشی کی سنی گجرات چھوڑ کر منہ یورپ کی طرف پھیرا * کہتے ہیں کہ گجرات میں چنپانیر کا قلعہ دیوار کی طرح ایک کھڑے پہاڑ پر بنا ہی ہمایون تین سو چنے ہوئے سپاہیوں کو لے کر رات کے وقت لوہے کی میخوں پر جو پہاڑ میں گاڑ دی تھیں پیر رکھتا ہوا اوپر پہنچ گیا + اور دشمنوں سے اُسے خالی کر دیا * خزانہ بہادر شاہ کا صرف ایک ہی آدمی کو معلوم تھا + اُس نے بتلانے میں انکار کیا * لوگوں نے چاہا کہ اُس پر سختی کریں + اور

تکلیف دیں * لیکن ہمایوں نے یہہ بات پسند نہ کی + اور صلاح دی * کہ اسے راضی کرو + اور خوب شراب پلاؤ * جب وہ نشے میں آیا + تو اُسی دم جہاں خزانہ گڑا تھا بتلا دیا *

فدان چنار تک تو ہمایوں اپنی عملداری میں چلا آیا + لیکن چنار کا قلعہ لینے میں کئی مہینے کا عرصہ لگا * شیرخان نے اس وقت مقابلہ مناسب نہ سمجھا + اپنے بال بچوں کو خزانے سمیت رھتاس + کے قلعے میں بھیج کر قابو کا منتظر رہا * ہمایوں کو ہنگالے کا دارالسلطنت گورے تک چلا جانا سہل ہوا + لیکن جب برسات آئی ندی نالے سب بھر گئے ہمایوں کے لشکر میں بیماری پھیلی بہتیرے آدمی بے اطلاع اور بے پروائی کی نوکری چھوڑ چھوڑ کر اُگرے کو جانے لگے شیرخان شیر کی طرح ماند میں سے نکلا اور بہار بنارس چنار لیتا ہوا جونپور جا گھبرا * ہمایوں کو فکر آگرہ پہنچنے کی پڑی + بکسر سے اُدھر آکر شیرخان سے جو اب شیرشاہ بن گیا تھا شکست کھائی * ہمایوں نے گھوڑا گنگا میں ڈالا + گھوڑا پار پہنچنے سے پہلے تھک کر ڈوب گیا * ہمایوں بھی ڈوبنے ہی پر تھا + لیکن نظام نام ایک سقہ یعنی بہشتی مشک پر سوار اُس کے پاس پہنچ گیا * اُس لپٹے جان بچ گئی + فوج بالکل غارت ہوئی * عمادالسلطنت میں یوں لکھا دی + کہ اُس سقے نے اپنی خدمت کے انعام میں آدھے دن کی سلطنت مانگی اور جب ہمایوں نے اُس کی خواہش پوری کی اُس نے آدھے ہی دن میں چمڑے کا سکہ چلا دیا کہ اُس کا چرچا آج تک چلا جاتا ہی *

آگرے پہنچ کر ہمایوں نے پھر لڑائی کی تیاری کی + اُس عرصہ میں شیرشاہ بھی کنوج کے سامنے پہنچ گیا تھا ہمایوں نے پار اُتر کر مقابلہ کیا لیکن پھر شکست کھائی * اُس بار ہاتھی گنگا میں ڈالا +

سنہ ۱۵۴۰ ع

+ شیرخان نے یہہ قلعہ پڑی حکمت سے لیا وہاں کے راجا ہرکشن سے کہلا بھیجا کہ میں مہم پر جاتا ہوں اپنے بال بچے اور خزانہ تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں راجا نہایت خوش ہوا شیرخان نے پانچسور چلے ہوئے جوان تو دہلیوں میں عورتوں کی جگہ بٹھلا کر اور پانچسور جوانوں کے سر پر روپے اشرفی کے نام سے پیسوں کے توڑے رکھ کر روانہ کیا اور آپ اپنی فوج سمیت گھات میں رہا جب اُنھوں نے قلعے میں پہنچ کر دروازوں پر قبضہ کیا شیرخان نے جاگر قلعہ لے لیا راجا کھڑکی کی راہ بھاگ گیا *

کرارا اِس پار بہت اُونچا تھا ہاتھی سمیت ہمایوں کے توہنے میں کچھ بانی نہ رہا تھا * پر دو سپاہیوں نے اپنی پگڑی جوڑ کر اُسکا ایک سرا کرارے پر سے ہمایوں کی طرف پھینک دیا + اُسے تھام کر وہ کسی طرح اُوپر چڑھ آیا * تھوڑی دور چلکر ہندال اور عسکری اُس کے دونوں بھائی بھی کچھ بچی ہوئی فوج لیکر شامل ہو گئے + در زمینداروں کے ہاتھ سے لت جانے کا تھا بڑی مشکل سے اگرے پہنچے اگرے میں بھی اب ٹھہرنا مصلحت نہ جانا جیت پت گھربار کے لوگوں کو لے کے لاہور میں کامران کے پاس چل دیئے * کامران نے بھائیوں کے ایسے شہر شاہ سے بے بساھنا مناسب نہ سمجھا + ہمایوں نے جب کامران کا رخ اپنی طرف نہ پایا مٰنہ سندھ کی طرف کیا * سندھ میں بھی ہمایوں سے کچھ نہ بن پڑا + خالی حیران پریشان ادھر ادھر گھومتا رہا * جو اُپلو ملک لینے کا کیا + بے فائدہ ہوا * سندھ میں ہمایوں نے بڑی بڑی مصیبت اور سختیاں اُٹھائیں + ریگستان میں پانی بنا پِلاس کے مارے اُس کے ساتھیوں میں سے بہتوں نے جان دیں *

کیا قدرت برحق ہی اُس قادر مطلق کی کہ اِسی آفت اور تکلیف میں ۱۴ اکتوبر کو اکبر سے بادشاہ کا جنم ہوا + کہ جس سے بڑھ کر اور نیکتر آج تک کوئی مسلمان ہندوستان کے تخت پر نہیں بیٹھا *

سنہ ۱۵۴۲ع

کہتے ہیں کہ ہمایوں ہندوستان میں آنے سے پہلے ایک دن اپنی سوتیلی ما یعنی ہندال کی ما کے محل میں کھانے کو گیا تھا + وہاں ہندال کے اُستاد ایک سید کی گُنوارمی لڑکی حمیدہ ایسی خوبصورت دیکھی کہ رہا نہ جا سکا اُسی دم اُس کے ساتھ نکاح کر لیا * اب جس دن امرکوت سے کوچ ہوا اُسی کے دوسرے دن وہ اکبر جانی ہمایوں کے پاس اُس وقت سوائے ایک مُشک نانہ کے اور کچھ بھی دینے کو موجود نہ تھا + اُسی کو کات کر چٹکی چٹکی مُشک بیٹا ہونے کی خوشی میں بہہ کھر سب کو بانٹا * کہ جیسا بہہ مُشک خوشبو دے + اُسی طرح اکبر کی تعریف اور نیکلمی بھی سب طرف پھیلے *

اُس وقت ہمایوں پر جو آفت اور مصیبت تھی اُسی ایک بات سے سمجھ لینی چاہیئے کہ ہمایوں نے اپنی بیگم حمیدہ کی سواری کے واسطے کسی عہدار سے ایک گھوڑا جو اُس کے پاس خالی تھا منگنی لے لیا تھا

لیکن جب اُس عہددار کا گھوڑا تھکا تو اُس نے اُسی دم حمیدہ کو اُتروا دیا + اور اپنا گھوڑا لے لیا * ہمایوں نے ایفا حمیدہ کو دیا + اور آپ پیدل ہوا * کچھ دور چل کر بوجھ کا اُونت ملا + ناچار اُسی کے اُپر بیٹھ گیا *

سندھ میں کسی بات کی کچھ اُمید نہ پائی اور دشمن وہاں بھی ستانے لگے تین برس خراب خستہ ہو کر ہمایوں نے ارادہ قندھار کا کیا + قندھار میں اُس وقت عسکری کامران کی طرف سے تھا * لیکن جب قندھار ۱۳۰ میل رھگیا ایک سوار نے دوڑ کر خبر دی + کہ عسکری فوج لیکر گرفتار کرنے کے لیئے آتا ہی ہمایوں کو اکبر کے اُٹھانے کی بھی فرصت نہ ملی * حمیدہ کو لیکر گرم سیر اور سیستان ہوتا ہوا ایران کی عملداری میں چلا گیا + تھوڑی ہی دیر بعد عسکری پہنچا لیکن ہمایوں کو نہ پایا * تب دوسری کی باتیں ظاہر کرنے لگا + اور اکبر کو بڑی محبت سے قندھار لے گیا * ایران کے تخت پر اُس وقت طہماسپ شاہ صفوی تھا ہمایوں کی بڑی خاطر داری کی + اور ملاقات کے وقت سب بات میں برابر کی عزت دی * لیکن اپنا شیعہ مذہب قبول کرانے کو فائدہ نقصان اور بھلا بُرا سب کچھ دکھلایا + ہمایوں کو یہ بہت بُرا لگا * پر علاج کچھ نہ تھا + منتخب التواریخ والا تو لکھتا ہی کہ ہمایوں نے ظاہراً اُس مذہب کو قبول کر لیا تھا اور نماز بھی اُسی طور پر پڑھتا تھا * لیکن ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ شیخ شفیع الدین کی جسے شاہ صفی بھی کہتے ہیں درگاہ کی زیارت کو اردبیل بیشک گیا تھا + اور یہ کام دیکے سنٹیوں کے طویق سے البتہ برخلاف تھا *

سندھ ۱۵۲۵ء ہمایوں نے قندھار ملنے کے وعدے پر ۱۲ ہزار سوار اپنے لڑکے مرادمرزا کے ساتھ ہمایوں کی مدد کو دیئے قندھار میں اُس وقت کامران کی طرف سے مرزا عسکری حاکم تھا + پانچ مہینے گھرے رھنے کے بعد بے قابو ہو کر ہمایوں کے پاس حاضر ہو گیا * ہمایوں نے پہلے تو بڑی خاطر داری کی لیکن پھر کسی پُرانے قصور کے بہانے سے اُس کے پاؤں میں بڑی قاتل کر قید کر دیا + قلعہ قندھار کا اور جو کچھ اُس میں خزانہ تھا سب ایرانیوں کے حوالے کیا * لیکن جب بہت سے ایرانی اپنے ملک کو لوٹ گئے اور مرادمرزا بھی مر گیا ہمایوں دھوکھا

دیگر قلعے میں گھسا + اور بہتیرے ایرانیوں کو قتل کر کے باقی کو باہر نکال دیا وہ بیچارے ایران چلے گئے قندھار ہمایوں کے قبضہ میں رہا * ابوالفضل † ہمایوں کو اس دغا بازی کی بدنامی سے بچانے کے لیے لکھتا ہی کہ ایرانی قندھار میں ظلم کرتے تھے لیکن اُس کو شرم نہیں آتی کہ جب مدد کی قیمت میں قندھار ایرانیوں کو دیدیا تھا + تو پھر اُن کے ظلم اور انصاف سے ہمایوں کو کیا مطلب تھا *

قندھار لینے کے بعد ہمایوں نے کابل پر چڑھائی کی راستے میں ہندال بھی آ ملا + کامران سندھ کی طرف بھاگا * ہمایوں نے اکبر کو کہ اب دو ڈھائی برس کا ہو گیا تھا چھاتی سے لگایا + لیکن جب ہمایوں بدخشان سر کرنے کو گیا کامران نے پھر کابل لے لیا کابل کے ساتھ اکبر بھی اُس کے ہاتھ آیا * جب ہمایوں نے کُوت کو کابل گھیرا اور گولا چلانا شروع کیا + تو کہتے ہیں کہ کامران نے اکبر کو بھالے سے باندھ کر قلعے کی دیوار پر کھڑا کر دیا * لیکن کہاوت مشہور ہی کہ مارنے والے سے بچانے والا زبردست ہی اکبر کو کچھ بھی اُنچ نہ پہنچی کامران کو پھر بھاگنا پڑا + دوسرے سال تھک کر ہمایوں کے پاس چلا آیا * ہمایوں نے اس وقت بڑی ہمت دکھلائی + مرزا عسکری کو بھی قید سے چھوڑ دیا چاروں بھائیوں نے ساتھ بیٹھ کر نمک کھایا اور اُس میل ملاپ کی بڑی خوشی منائی *

سنہ ۱۵۲۷ ع

سنہ ۱۵۲۹ ع

لیکن جب ہمایوں بدخشان کی طرف گیا + کامران نے بگڑ کر پھر کابل پر قبضہ کیا اور اکبر تیسری دفعہ اُس کے ہاتھ پڑا * جب ہمایوں لوٹا + کامران لڑائی میں شکست کھا کر ہندوستان کی طرف بھاگا * پرگروں ‡ کے سردار نے اُس کے ساتھ دغا کی پکڑ کر ہمایوں کے حوالے کر دیا + دو دن تو ہمایوں نے کامران کی بڑی خاطر داری کی لیکن تیسرے دن اُسے اندھا کرنے کا حکم دیا * جہاں تک اُس کی آنکھ میں نشتر لگائے گئے وہ کچھ نہیں بولا لیکن جب نمک ڈال کر ڈیو نچوڑا گیا چلا اُٹھا ای خدانود کریم جو کچھ میں نے گناہ کیئے تھے پوری سزا پا چکا اب عاقبت میں مجھ پر رحم کر کامران اندھا ہو کر مکے کو چلا گیا + اور ہمایوں کابل قندھار کی بے کھٹکے حکومت کرنے لگا *

سنہ ۱۵۵۳ ع

† اکبر کا وزیر تھا *
‡ گکر دھڑی ہیں جنہیں سنسکرت میں کیلے کہتے ہیں اور اب کشمیر کی

شیرشاہ سدر

ہمایوں کے بھاگنے پر اس ملک کا بادشاہ شیرشاہ ہوا + کامران کے سنہ ۱۵۲۰ع کابل چلے جانے پر پنجاب بھی جا دیا * اور جہلم پار ایک پہاڑی پر رٹھلس اُسی نام کا اور ویسا ہی مضبوط ایک قلعہ بنایا + کہ جیسا اُسی جنم بھوم بہار میں تھا *

سالوہ فتح ہوئے پر اس نے رائے سین کے قلعے والوں کے ساتھ بڑی پے ایمانی کی انہیں جان کی امان دیکر قلعے سے باہر نکالا + لیکن پھر مولویوں سے فتویٰ لیکر سب کو کٹوا ڈالا * پھر اس پے ایمانی کا شیرشاہ کو اُسی دنیا میں مل گیا + یعنی جب اس نے کالنجر کا قلعہ گھیرا اور قلعے والوں کو جان کی امان کے وعدے پر قلعہ خالی کر دینے کا پیام بھیجا اُنہوں نے بھی جواب دیا کہ تو نے رائے سین والوں سے بھی تو ایسا ہی وعدہ کیا تھا اب تیری بات کا اعتبار نہیں رہا * اور پھر دیکھ کر ایسا گولا مارنا شروع کیا کہ شیرشاہ کا میگزین اُڑ گیا + اور اُس کی آگ سے ایسا چھلسا کہ اُسی دن نہایت تکلیف کے ساتھ دنیا سے سدھارا + * سنہ ۱۵۲۵ع

شیرشاہ یہاں کے اچھے اور عقلمند بادشاہوں میں گنا جاتا ہی زمانے مطابق ملک کا انتظام بھی خوب کیا تھا + اور بنگالے سے پنجاب تک اُونچی سڑک بنوا کر منزل منزل پر سرائے اور کوس کوس پر کوا گھلوا دیا تھا * کہتے ہیں کہ سواہیوں میں غریبوں کو کھانا ملنے کا بھی بندوبست کیا گیا تھا ہندو کے لیئے ہندو اور مسلمان کے لیئے مسلمان نوکر مقرر تھے + اور سڑک پر دو طرفہ درخت بھی لگائے گئے تھے † *

سلیم شاہ سدر

شیرشاہ کے بعد نو برس تک اُس کے بیٹے سلیم شاہ نے جس کا اصلی نام جلال خان تھا بادشاہی کی اسے بھی اس کے باپ کی طرح نیک

† تاریخ وفات شیرشاہ ز آتش مرد سنہ ۹۵۱ ہجری *

† تاریخ شہر شاہی میں لکھا ہی کہ اُس کے باروچی خانے کا خرچ پانچ سو اشرفی روز تھا ہزاروں سوار سپاہی کسان کٹکالوں کو سدا اُس کے باروچی خانے سے کھانے کو ملا کر کا تھا *

¶ اصلی لقب اس کا اسلام شاہ تھا *

نام بنتلاتے ہیں + دلی میں سلیم گدھہ اسی کا بنایا اب تک موجود ہی
ہمایون کے خاندان والے اُسے نور گدھہ کہتے ہیں •

محمد شاہ عدلی

سلیم شاہ کے مرنے پر اُس کا چچیزا بھائی مبارز خان اُس کے بیٹے
کو جو کل بارہ برس کا تھا مار کر محمد شاہ عادل کے لقب سے تخت پر
بیٹھا + یہ بڑا نادان اور بدکار تھا • سلطنت کا بالکل کام ہیمنوں نام ایک
بننے کو سپرد کر دیا تھا + خزانہ جلد ہی خالی ہو گیا سرداروں کی
جاگیریں ضبط کرنے لگا • لوگ نہایت ناخوش اور بے دل ہو گئے +
عدلی یعنی عادل کے بدلے اُسے اندھلی یعنی اندھا پکارنے لگے • ملک
میں ہر طرف بلوہ ہو گیا + جہاں جو تھا مالک بن بیٹھا • اسی کے
خاندان کے ایک آدمی ابراہیم سور نے دلی آکر لے لیا + دوسرے
آدمی سکندر سور نے پنجاب میں اپنے نام کا تھکا بجایا • محمد شاہ
پورب کو چلا + لیکن پورب میں بھی تیسرے آدمی محمد سور نے
بنگالہ اپنے قبضے میں کر لیا •

ہمایون کی دوسری سلطنت

ہمایون کو یہ موقع پھر ہندوستان میں آنے کا بہت اچھا ملا +
پندرہ ہزار سوار لے کر سندھ ندی پار اُترا پہلے لاہور لیا اور پھر
سرہند میں سکندر سور کو شکست دے کر دلی آکرے میں قبضہ کیا •
لیکن موت نے اُسے زیادہ دن اِس دوبارہ ہندوستان کی سلطنت ملنے
کا شک نہ ہو گئے دیا + دلی لے کر چھ ہی مہینے کے اندر پور پھسلنے
کے سبب سیڑھی سے گر کر انچاس برس کی عمر میں اِس دنیا سے
کوچ کر گیا •

ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر شاہ †

بادشاہ اکبر اُس وقت کل تیرہ برس چار مہینے کا لڑکا تھا +
لیکن ہوشیاری اور جواںمردی میں بڑے بڑے جوانوں کے کان کالتا تھا •

† تاریخ وفات ہمایون ع ہمایون بادشاہ از یام افتاد سنہ ۹۱۲ ہجری •

† تاریخ جلوس اکبر ع جلوس خدادند عالم ہذا سنہ ۹۶۲ ہجری •

بیرم خان † خانخالان جو ہمایوں کا بڑا معتبر سردار تھا + سلطنت کا کام انجام دینے لگا اکبر نے اسے خان بابا کا خطاب دیا *

بیرم اکبر کے ساتھ پنجاب میں سکندر سور کو قابو میں لانے کی فکر کر رہا تھا + لیکن جب خبر سنی کہ ہیموں † بنیا محمد شاہ عدلی کا وزیر محمد سور کو مار کر اور آگرے دلی کو اپنے قبضے میں لا کر تیس ہزار فوج کے ساتھ لاہور کی طرف بڑھا آتا ہی توت پانی پت کے میدان میں لڑائی کے مہمان اسے جیت کر قید کر لیا * بیرم نے چاہا کہ اکبر لڑنی تلوار اس کے خون سے لال کرے اور غازی کھلے لیکن اکبر دعویٰ مردمی کا رکھتا تھا + بولا کہ گھائل قیدی پر تو میں ہرگز ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا * تب بیرم نے غصے میں آکر ناچار اپنے ہاتھ سے اس کا سر کاٹ ڈالا + دلی آکر پھر اکبر کے قبضے میں آیا *

بیرم بڑے دبدبے کا آدمی تھا یہہ خالی اس کی ہمت اور مستعدی تھی + کہ سلطنت تیمور کے گھرانے میں رہی * لیکن اپنے آگے کسی دوسرے کو کچھہ چیز نہیں سمجھتا تھا دشمن دربار میں بڑھ گئے + جب باہر کے لڑائی جھگڑوں کا ایسا خوف باقی نہ رہا بادشاہ کے کان پہرنے لگے * بادشاہ بھی اب جوان ہوتا چلا تھا + بالکل بیرم کے ہاتھ میں رہنا پسند نہیں کرتا تھا * اور بیرم نے شیخی میں آکر دو چار کام بھی ایسے کیئے + کہ وہ بادشاہ کو بہت بُرے معلوم ہوئے * ندان اکبر شکار کے بہانے بیرم کے قابو سے نکل کر دلی چلا گیا اور ایک اشتہار جاری کیا + کہ اب سلطنت کا کام میں نے اپنے ہاتھ میں لیا * سوائے صفحہ ۱۵۷ع

میرے حکم کے کوئی کسی دوسرے کا حکم نہ مانے تب تو بیرم کی آنکھیں کھلیں مکے چلے جانے کا ارادہ کیا لیکن گنجرات کے پاس پہنچ کر دل بدل گیا + کچھ سپاہی جمع کر کے پنجاب پر چڑھ دوڑا * اور جب بادشاہی فوج نے اسے شکست دی + تو اکبر سے اپنے قصور کی معافی چاہی * آکر پیروں پر گر پڑا + اور رونے لگا * اکبر نے اسے اپنے ہاتھ سے اٹھایا + اور داہنی طرف بٹھایا * اور کہا کہ چلو کوئی صوبہ لو چلو پہلے درجے کے سردار ہو کر دربار میں رہو + چلو

† اصلی نام بیروم خان ہی ترکی میں بیروم عید کو کہتے ہیں *

† بیروزی کا رہنے والا دوسرا بیٹا تھا *

من ملتی پنشن لے کر مکے کو جاؤ * بیہم کی غیرت نے ہندوستان کا
رہنا بھول نہ کیا + سکے جانے کی اجازت مانگی لیکن گجرات پہنچ
کر ایک پتھان کے ہاتھ سے جس کے باپ کو اُس نے کسی لڑائی میں
مارا تھا مارا گیا *

اکبر نے جو اِس اتھارے برس کی نو جوانی میں ساری سلطنت
کا بوجھ اپنے سر پر اُٹھایا + لوگوں کو اُس کی طاقت سے بالکل باہر
معلوم ہوا * لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی آفت میں تو اُس کا
جنم ہوا + اور کبھی قید میں وہ پلا گیا * اپنے باپ کے ساتھ لڑائیوں
میں رہکر وہ دلیر کیونکر نہ ہوتا + اور بیہم سے سخت مزاج آدمی کے
تحت میں رہ کر وہ ہر دم ہوشیار رہنا کیونکر نہ سیکھتا * بدین اُس کا
بہت سہول اور زوردار پھرتی سے بھرا ہوا تھا + رنگ گورا تھا * باتیں
اُس کی دلی کو لوبھاتی تھیں + دل لگیاں بھی اُس کی ہاتھی گھوڑوں
کے پیہرے اور غیروں کے شکار کرنے میں تھیں * لیکن اُس نے اپنی
فیکنامی کی اُچھید ایسی لڑائیوں کے جیتنے پر نہیں باندھی + جیسی
اپنی رعیت کے سکھ چین دینے سے رکھی *

غزنین اور غور والے بادشاہ تو پاس ہونے کے سبب اپنے ملک والوں
سے بھی مدد لے سکتے تھے + لیکن تیمور کے خاندان والے نب تک
یہاں فرے پر دیسی تھے * اکبر اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا + کہ یہاں
والوں نے کیسا جھٹ پٹ اُس کے باپ کو نکال دیا * ندان اکبر نے
اپنی ٹیگ وراجی سے یہ پکا منصوبہ باندھا کہ نہ تو مذہب کا کچھ
بخیاں کرے + اور نہ رنگ اور قوم کا جو لوگ اِس دیس میں بستے ہیں
سب کو دل بجان سے اپنا کر لے * اُس کے وقت میں مسلمان اور ہندو
دونوں کو اپنی اپنی لیاقت بموجب بڑے سے بڑے عہدے ملتے رہے + اور
یہی سبب تھا کہ تمام آدمی باپ سے بھی زیادہ اُسے چاہنے لگے *

بیہم کے رھتے ہی اکبر کا عمل پررب میں جونپور تک پہنچ گیا
تھا + اور گوالیر اور اجمیر کا قلعہ بھی ہاتھ آگیا تھا *

والہ: اب تک پتھان بادشاہوں کے صوبدار بازپہلر کے قبضے میں
تھا + اکبر نے آدم خان کو کچھ فوج کے ساتھ اُدھر روانہ کیا * بازپہلر

جب شکست کھاکے بھاگا اُس کی عورت جسے لوگ پدمنی کہتے ہیں آدم خان کے ہاتھ پڑ گئی + اُس نے اُسے اپنے معطلوں میں داخل کرنا چاہا لیکن وہ بیچارہ اس خبر کے سنتے ہی زھر کھا کر سو رہی * مالوہ سنہ ۱۵۶۱ع میں بالکل فتح ہو گیا + اور باز بہادر اکبر کے امیروں میں داخل ہوا *

اکبر نے امیر یعنی چچور کے راجا کی بیٹی بیاہی تھی اس لیے وہ اور اُس کا بیٹا بھگوانداس + اور بھگوانداس کا بیٹا اور راس نشین مان سنگھ سدا اکبر کے دارن دار رہے چودھویں کے راجا کی لڑکی سے بھی اکبر نے بیاہ کیا تھا + جب تک مالدیو گدی پر رہا کچھ سرکشی سی کرتا رہا لیکن اُس کے پیچھے اُس کا بیٹا اکبر کی خدمت میں حاضر ہو گیا * چتور یعنی اُدے پور کے رانا پر اکبر نے چڑھائی کی رانا اُدے سنگھ جی کا بودا تھا + قلعہ چھوڑ کر جنگل پہاڑوں میں جاگھسا * لیکن جیمل قلعہ دار نے اکبر کا خوب مقابلہ کیا + آخر ایک دن رات کو جیمل مشعل کے اُجالے سے برجوں کی مرمت کرا رہا تھا اکبر نے جو قلعہ گہرے ہوئے پڑا تھا پہچان لیا * تک کر ایسا نشانا مارا + کہ جیمل اُسی جگہ لوٹ گیا * ایسے بہادر قلعہ دار کے مارے جانے سے رانا کی فوج بالکل بے دل ہو گئی عورتوں کو جو قلعہ میں تھیں جیمل کی لاش کے ساتھ چتا پر بٹھلا کر جلا دیا اور آپ تلواریں سونت کر اور کھسرنے باگے پہن کر قلعے سے باہر نکل آئے + کہتے ہیں کہ اُس وقت کم سے کم آٹھ ہزار آدمی مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے * جیتا ایک بی بی نہ بچا + ہاں کچھ تھوڑے سے آدمی اپنے لڑکے اور اپنی عورتوں کو قیدیوں کی طرح باندھے باندھے کر بادشاہی فوج کے پیچ سے ہوتے ہوئے البتہ

+ بھگوانداس کی بیٹی سلیم کو بیاہی تھی اکبر آپ بارات کے ساتھ بھگوانداس کے مکان پر گیا تھا اور وہاں ہندوؤں کے دستور مطابق آگ کے گود پھری پھر کر بیاہ ہوا تھا بہو کے دلے پر روئے اور اشرافیاں لٹاتا آیا بھگوانداس نے ۱۰۰ ہاتھی کئی طریقے گھوڑے بہتیرے لونڈی غلام سونے چاندی جواہر کے اسباب ہتھیار پر تن جہیز میں دیئے امیروں کو جو بڑائی تھے عراقی ترکی تازی سرنے چاندی کے ساز سمیت گھوڑے دیئے *

+ تاد صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ مرہوں کے چنیوڑ ساڑھ چوتھو من تولے گئے تھے چٹھویں پر آپ تک وہی طاق لکھا جاتا ہی لیکن من چار سیر کا تھا *

نکل گئے + بادشاہی فوج والوں نے بہہ جانا کہ ہمارے ہی آدمی قلعہ والوں کے بال بچے پکڑے لیئے آتے ہیں اس ليئے کچھ نہ بولے * رانا چتور توت جانے پر بھی جنگل پہاڑوں ميں گھسا رہا + نو برس پيچھے اُس کے بيٹے اور چالیس رانا پرتاب کو وہ جنگل پہاڑ بھی چھوڑ کر سندھ کی طرف بھاگنا پڑا * پر جو اُس نے ہمت کی + تو خدا کی طرف سے اُسے مدد پہنچی * اکبر کے مرنے سے پہلے ہی اُس نے اپنا بہت سا ملک پھر اپنے قبضے ميں کر لیا + اور اپنے باپ کے نام پر اُدے پور کا شہر بسایا *

گجرات جو مدت سے جدا بادشاہوں کے قبضے ميں چلا آتا تھا سنہ ۱۵۷۳ع ميں اکبر کے ہاتھ آيا + اور سنہ ۱۵۷۶ع ميں بنگالہ اور بہار بھی فتح ہو گیا * پتھان بادشاہ جو وہاں دھائی چاول کی جدا کھجڑی پکاتے تھے + اب نام نشان کو بھی باقی نہ رہے *

کشمير چودھویں صدی کے شروع سے مسلمانوں کے قبضے ميں چلا آتا تھا + ہندوؤں کا راج بالکل ناش ہو گیا تھا * سنہ ۱۵۸۶ع ميں اکبر نے اُسے ہندوستان کی سلطنت ميں ملایا + اسی سال راجا بیرومل جو اکبر کا نامی مصاحب تھا سندھ پر يوسف زئیوں کی لڑائی ميں مارا گیا *

سنہ ۱۵۹۲ع ميں سندھ کے حاکم نے جو اب تک خود مختار رہا تھا زير ہو کر اکبر کی اطاعت قبول کی + اور وہ بھی ميراث اس بادشاہ کے اختيار سے باہر نہ رہی * کہتے ہیں کہ یہ سندھ کا حاکم لڑائی کے ليئے پرتگيز سپاہی بھی ساتھ لایا تھا + اور دو سو ہندوستانیوں کو انگریزی جامہ پہنایا تھا * یعنی گورے اور تلنگے + اُسکی فوج ميں موجود تھے + ان کے نام اس ملک کی فوج ميں اُسی جگہ سے سننے ميں آئے *

دکن ميں جو مدت سے احمدنگر اور دجپور یعنی بیجاپور اور گولکنڈے کے جدا جدا بادشاہ ہوتے چلے آتے تھے + احمدنگر ميں اُتقان سے چار دعویدار کھڑے ہوئے * ایک نے جو اُس وقت احمدنگر ميں تھا

↑ پہلے مندراج ميں تیلنگ دیس کے آدمی انگریزی فوج ميں بھرتی ہوئے تھے اسی ليئے یہاں والے پلٹن کے سپاہیوں کو تلنگا پکارنے لگے *

اکبر سے مدد مانگی اس نے ایسے موقع کو غنیمت سمجھ کر شاہزادے مرزا امراء کو بیرم کے بیٹے مرزا عبدالرحیم خان خاننخانان کے ساتھ فوج لیکر احمدنگر جانے کا حکم دیا + لیکن جب تک یہ لوگ پہنچے احمدنگر دوسرے دعویدار بہادر نظام شاہ کے قبضہ میں آ گیا * یہہ تو بچہ تھا لیکن اس کی چچی چاند سلطانا بڑی دانا اور دل کی دلیر تھی + اس قسم کی عورت اس ملک میں کم سنی گئی ہیں جس وقت اکبر کی فوج سرنگ آزاگر قلعے پر چڑھنے لگی چاند سلطانا مٹھہ پر نقاب ڈال کر اور ہاتھ میں ننگی تلوار لے کر جہاں سرنگ آزاگئی گئی تھی آکر کھڑی ہو گئی * اور چلا کر اپنے آدمیوں سے کہنے لگی کہ اب ایسے وقت میں عورت نہ بنو + ندان اُس دم احمدنگر میں ایسا کوئی نہ تھا جو اُسکی مدد کو نہ پہنچا ہو * اکبر کی فوج قلعے پر نہ چڑھ سکی + اور براؤ کا علاقہ لے کر جو احمدنگر والوں نے کچھ دنوں سے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا چاند سلطانا سے صلح کر لی * لیکن چاند سلطانا نے محمدخان کو دیشوا کے خطاب سے اپنا وزیر مقرر کیا تھا وہ اُس سے پھر گیا + اور اُس نے پھر شاہزادے مرزا امراء کو احمدنگر میں بلایا * شاہزادے مرزا امراء سے تو کچھ نہ بن پڑا لیکن جب اکبر نے شاہزادے دانیال اور خاننخانان کو بھیجا اور برہان پور تک آپ بھی آیا + تو اس دفعہ احمدنگر کے سپاہیوں نے بلوہ کر کے چاند سلطانا کو مار ڈالا * اکبر کی فوج کو قلعے میں گھس جانا اور اُسے اپنے دخل میں کر لینا پہلی بار کا سا مشکل نہ رہا + قلعے والے سب مارے گئے اور بہادر نظام شاہ قید رہنے کے لیئے گوالیر کے قلعے میں بھیجا گیا * اکبر ابھی برہان پور ہی میں تھا کہ اُسے اپنے بڑے لڑکے ولی عہد شاہزادے سلیم کے باغی ہو جانے کی خبر پہنچی یہہ اب تیس برس کا ہو گیا تھا اور سب طرح سے لائق تھا + لیکن شراب اور افیون نے اُس کا دماغ بگاڑ دیا تھا * وہ آپ اپنی کتاب میں لکھتا ہی کہ میں جوانی کی حالت میں ہر روز کم سے کم بیس پیالے شراب پیتا تھا اگر گھنٹے بھر بھی بے شراب گذرتا + تو میرا ہاتھ کانپنے لگتا * لیکن جب سے میں تخت پر بیٹھا کل پانچ پیالے پر کفایت کرتا ہوں + اور سو بھی رات کے وقت پیتا ہوں *

ندان اکبر تو دکھن کی لڑائیوں کا بندوبست کر رہا تھا شہزادے سلیم نے دنیا بغاوت کا بجایا + اور الہ آباد لیکر صوبہ اجدھہ اور بہار میں بھی اپنا قبضہ کر لیا * اکبر نے لڑکے پر سختی کرنا مناسب نہجانا + فرمی کے ساتھ فہمیش کا خط لکھا اور آپ بھی جلد آگرے کو چلا آیا * سلیم نے بہت منت سماجت کے ساتھ اپنے باپ کو جواب لکھا + اور قدمبوسی حاصل کرنے کو آگرے روانہ ہوا * لیکن جب اٹارے میں پہنچا اکبر نے معلوم کیا کہ سلیم کے ساتھ سپاہ بہت ہی حکم پہنچا کہ اگر مجھے دیکھا چاہتے ہو جریدہ چلے آؤ + نہیں تو الہ آباد لوٹ جاؤ * سلیم الہ آباد لوٹ گیا + اور پھر تھوڑے ہی دنوں بعد اکبر نے صوبہ بنگالہ اور آریسہ اُس کے حوالے کیا *

سلیم کو اکبر کے وزیر ابوالفضل سے بڑی دشمنی تھی جب وہ دکھن کی مہم سے لوٹ کر آگرے کی طرف آتا تھا سلیم کی مرضی بموجب اُرجچا کے راجا نرسنگھدیو نے اُس کا سرکات کے سلیم کے پاس بھیج دیا + اکبر کو ابوالفضل کے مارے جانے کا بڑا رنج ہوا دو دن رات نہ کچھ کھایا نہ سویا پر اُسے یہ نہ معلوم ہوا کہ ابوالفضل کا خون اُسی کے بیٹے کی گردن پر تھا * سنہ ۱۶۰۲ء میں سلیم اکبر کے پاس حاضر بھی ہوا تھا اکبر بہت مہربانی کے ساتھ پیش آیا + سنہ ۱۶۰۳ء میں پھر حاضر ہوا *

سنہ ۱۶۰۲ء

سنہ ۱۶۰۳ء

اکبر کا دوسرا لڑکا مراد کئی برس ہوئے مر گیا تھا + اب تیسرے لڑکے دانیاں کے مرنے کی خبر پہنچی یہ بھی شراب بہت پیتا تھا * جب بیمار پڑا اور اکبر نے اُس کے پاس شراب جانا بند کیا وہ اپنے نوکروں سے بندوق کی نالیوں میں بھر کر شراب منگواتا تھا + مر گیا پر اُس سے پرہیز نہ کر سکا * یہ بڑی ہی جب بڑھتی ہی + جان ہی لیکر چھوڑتی ہی * ندان اکبر کو اپنے عزیزوں کے مرنے کا اتنا رنج ہوا + کہ آخر بیماری نے اُس کے بدن میں گھر کیا * بیوکھ بالکل جاتی رہی + دس دن تک سوائے پلنگ پر لیٹے رہنے کے اور کسی کام کی طاقت نہ رہی * آخر وقت میں سلیم موجود تھا اکبر نے حکم دیا کہ میرے سب امیروں کو یہاں حاضر کرو + میں نہیں چاہتا کہ جن لوگوں نے جنم بھر میری خدمت کی اب کسی

سنہ ۱۶۰۵ء

طرح پر تمہارے ساتھ اُن کی نا اتفاقی ہو * جب سب امیر حاضر ہوئے بہت سی پند اور نصیحت کرنے کے بعد سب کی طرف دیکھ کر کہا بھائیو اگر میں نے کچھ قصور کیا ہو معاف کیجیو سلیم سے نہ رہا گیا پوروں پر گر پڑا + اور تازہ مارکو رونے لگا * اکبر نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کیا + اور کہا کہ میرے سامنے اپنی کمر پر باندھو اور پھر ایک پڑے ملا کو بلا کر اُس کے سامنے مسلمانوں کا کلمہ پڑھتے پڑھتے اِس ناپائدار دنیا سے کوچ کیا + *

اگرے کو بیانیے کے تحت سے نکال کر سکندر لودی نے اپنا پایہ تخت بنایا تھا + لیکن رونق اُسے اکبر نے دی اِسی لیٹے وہ اکبر آباد کہلایا * قلعہ اُس میں لال پتھر کا اکبر ہی کا بنایا ہی الہ آباد بھی اکبر نے بسایا اور وہاں گنگا جمنّا کے سنگم پر قلعہ بنایا + انگریزوں نے اب اُسے بہت مضبوط کر لیا *

اکبر سال میں چھ مہینے سے اُدھر گوشت نہیں کھاتا تھا + اُس کے دربار میں سدا گنگا جل رہا جاتا تھا * گلوکشی کی مناھی تھی + رات دن میں تین گھنٹے سے زیادہ کبھی نہیں سوتا تھا اِتنی لڑائیاں لڑتے اور ایسے بڑے بڑے کام کرنے پر بھی وقت جیسا چاہیئے بانٹ دینے سے اور کام کے نکاس کی ترکیب جاننے سے اُسے پڑھنے لکھنے اور کھیل نمائشا دیکھنے کی بھی بہت فرصت ملا کرتی تھی * وہ پندرہ بیس کوس بخوبی ویدل چل سکتا تھا + ایک بار خالی اپنے شوق سے دو دن میں گھوڑے کی ڈاک پر دو سو بیس میل اجمیر سے اُگرے چلا آیا * برسات کے موسم میں احمد آباد سے خبر پہنچتی کہ دشمنوں نے قلعے کو چالیس ہزار فوج سے گھیر لیا اور اب اُس کے بچنے کی کچھ اُمید نہیں ہی اکبر اُس وقت اُگرے میں تھا + اِتنی دور سے ایسے موسم میں فوج کا روانہ کرنا نرا بے فائدہ تھا * فرار سازنی پر سوار ہو بیٹھا + اور تین سو سارنہوں پر جو اُس وقت شتر خانے میں موجود تھیں سرداروں کو تیر کمان بندھوا کر ساتھ سوار کر لیا ایک اٹھارے میں ۵۲۲ کوس چل کر احمد آباد کے سامنے دنکا جا بجایا * بادشاہی نشان دیکھتے ہی دشمنوں کا ہوش اُڑ

گیا + بہت برا ہاتھ دیا دیتا پر سوائے مرنے اور بھاننے کے کچھ بھی نہ بن
 ہوا * آپس میں سلام کا قاعدہ اکبر نے بالکل بدل دیا تھا سلام علیکم کے بدلے
 ایک کہتا تھا اللہ اکبر دوسرا جواب دیتا تھا جل جلالہ بات اس میں
 یہ تھی کہ اکبر اور جلال دونوں اُس بادشاہ کا نام تھا بادشاہ کے سامنے
 سب کو زمین چومنے کا حکم تھا * مسلمانوں کو اس طرح کی باتیں بہت
 بُری لگتی تھیں کیونکہ سلام علیکم اُنکے مذہب کا حکم ہی + اور آدمی
 کے سامنے زمین پر گرنا بالکل اُنکے مذہب کے برخلاف ہی * اکبر نے
 بہت سے اُتھیں رعیت کے نہایت فائدے کے چارے کیئے تھے اُسنے گولہ
 اُتھانا اور چلتے قبل میں ہاتھ ڈالنا ایسی قسموں پر مقدموں کا فیصل
 ہوتا بالکل بند کر دیا تھا + ہوش سنبھالنے سے پہلے لڑکا لڑکی دونوں کا
 میاہ منع تھا * دوسرا بیابا کرنے کی ہندو بیواؤں کو بھی پروانگی نہی +
 بنا اپنی پوری رضامندی کے کسی کی زبردستی سے کبھی کوئی سستی نہیں
 ہونے پاتی تھی * جزیرہ کا محصول اُس نے ایک ظلم موقوف کر دیا کیوں
 کہ ہندو اور مسلمان اُس کے نزدیک دونوں برابر تھے + جاتیوں سے
 محصول لینا بھی بالکل بند کیا کیوں کہ سب لوگ اپنے اپنے مذہب کے
 مطابق اُسی ایک بیچون و چرا خاق ارض و سما کی پوجا کرتے تھے *
 شہر کے باہر دو مکان بغواہ بنے + جس مکان کا نام دھرم پور تھا اُس میں
 ہندو سادھہ سنت اور جس کا نام خیر پور تھا اُس میں مسلمان
 فقیر نت کھانے کو پاتے تھے * زمین کی پیداوار سے اکبر کل ایک تہائی
 لیتا تھا + اور لڑائی کے قیدیوں کو لونڈی غلام بنانے کا دستور بالکل اُٹھا
 دیا تھا * اکبر کے دخل میں ہندوستان کے اٹھارے صوبے تھے + اُس کے
 لشکر کے دیرے پانچ میل کے پھیلاؤ میں کھڑے ہوتے تھے * سالگاہ کے روز
 بڑی دھوم دھام سے تیاری ہوتی تھی + انگلستان کی ملکہ الیزبتہ
 کی چٹھی لے کر فیچ صاحب جو اُس کے دربار میں آئے تھے لکھتے ہیں
 کہ ایسی دولت ہمنے کبھی آنکھ سے نہیں دیکھی * سونے کی تلا پر
 سونے اور پھر چاندی اور پھر اور چیزوں سے بادشاہ تُلتا تھا + اور وہ سب
 اُسی جگہ تُلتا دیا جاتا تھا * بادشاہ لوگوں کو انعام بھی بہت دیتا تھا +
 اور سونے چاندی کے بادام درباریوں پر پھیکتا تھا + اُس کے درباری
 سب سر پر کلعیاں باندھتے تھے + اور انہیں فیچ صاحب کے لکھنے

بموجب جیسا اُسام تاروں سے چمکنا ہی دے ہیروں سے چمکتے تھے *
 پانچ ہزار اُس کے فیل خانے میں ہاتھی تھے + اور بارہ ہزار اصطبل میں
 خاصے کے گھوڑے * اُن کے ساز دیکھنے سے آنکھیں چوندھیاتی تھیں +
 اور سواروں کے بدن پر کمخاب کی وردیں جگ مگاتی تھیں * پر تو
 بھی اکبر نہایت سیدھا سادا تھا + اکثر تخت کے نیچے بیٹھ کر اور
 کدھی کھڑا بھی رہ کر اپنی رعیت کا انصاف کرتا تھا * اُس کی نیک
 مزاجی کی ہم کہاں تک تعریف لکھیں ایک دفعہ سواری میں کسی نے
 اکبر پر ایک تیر چلا دیا + اور وہ آکر اُس کے کندھے میں لگا * مجرم
 پکڑا گیا لوگوں نے عرض کی کہ ابھی اُس کو قتل نہ ہونے دیجئے تو اُس
 سے اُس اصل مجرم کا نام معلوم کریں جس کے کہنے سے اُس نے ایسے کام کا
 ہوا کیا + اکبر نے کہا کہ اُس کو دھمکانے سے اصل مجرم نے بدلے کسی
 بے گناہ کے پھس جانے کا دَر ہی اور اُس کو اُسی دم قتل ہونے دیا *

ایک مرتبہ اکبر جب لڑائی میں جانے کے لیے پوشاک پہن رہا تھا
 دیکھا کہ کسی راجا کا لڑکا اپنے ذیل تول سے زیادہ زرہ بکتر پہنے ساتھ چلنے
 کو تیار ہی + اور اُس کے بوجھ سے دبا جاتا ہی * بادشاہ نے اُس کی
 عمر موافق ایک ہلکا سا زرہ بکتر اپنے توشے خانے سے منگوا دیا + اور جب
 اُس نے وہ بھاری اپنے بدن سے اتارا ایک دوسرے راجا کو جو بے زرہ بکتر تھا
 پہن لینے کا اشارہ کیا * لیکن یہہ راجا اُس لڑکے کے باپ سے کچھ دشمنی
 رکھتا تھا اُس سبب لڑکے کو بہت بُرا لگا اکبر کا دیا ہوا زرہ بکتر توت اتار
 کر پھینک دیا + اور کہا کہ میں لڑائی میں بے زرہ بکتر ہی جاؤنگا اکبر
 نے اُس بے ادبی پر ذرہ بھی خیال نہ کیا * اور خالی اُتار ہی بولا کہ
 تب آج ہم بھی زرہ بکتر نہ پہنیں + کیوں کہ ہم کو یہہ مناسب نہیں
 کہ اپنے سرداروں کو اپنے سے زیادہ خطرے میں پڑنے دیں *

بابا تلسی داس † اُسی کے زمانے میں ہوئے + جو ایسی اچھی
 بھاکھا راماین بنا گئے *

† سمیت سرور سے اسی اُسی گنگ کے تیر * سارن سکلا ستمیں تلسی تصویر سرپر *
 کوئی کوئی سارن سپاماتج کو ایسا بھی کہتے ہیں اور اُسی دن اُنکی ہر سی مانتے ہیں *

نور الدین محمد جہانگیر

اکبر کے بعد سلیم تخت پر بیٹھا + اور لقب اپنا جہانگیر رکھا • اکثر محصول جن سے رعیت کو تکلیف پہنچتی تھی اور اکبر کے وقت میں بھی جاری رہ گئے تھے + بند کر دیئے * حکم دیا کہ کوچ کے وقت کوئی سپاہی یا بادشاہی نوکر زبردستی کسی رعیت کے گھر میں نہ اترے ناک کان کاٹنے کی سزا بھی جہانگیر نے موقوف کی + آپ جیسی شراب پیتا تھا وہ تو معلوم ہی پر اُڑیں کو سخت مناھی تھی * اپنے رہنے کے محلوں میں ایک زنجیر سونے کے گھنٹیاں باندھ کر لگا دی تھی اور اُس زنجیر کا دوسرا سرا تلے کے باہر لٹکا دیا تھا + کہ فریادی کو اگر کوئی چپراسی چوہدار بادشاہ تک نہ پہنچنے دے تو وہ اُس زنجیر کو ہلا دے جہانگیر گھنٹیاں بجاتے ہی باہر نکل آتا تھا * لیکن ان سب اچھے کاموں سے یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ جہانگیر کا دل بھی اکبر کا سا نرم تھا جب اس کا بڑا بیٹا خسرو اس سے بگڑ کر کابل کی طرف بھاگا + اور جہلم میں ناو اٹک جانے کے سبب پکڑا آیا * جہانگیر نے اُس کے ساتھیوں میں سے سات سو آدمیوں کی کھال کھچواکر اُنہیں لاہر کے باہر کھڑا کروا دیا + اور خسرو کو ہاتھی پر بٹھلاکر اُنہیں دیکھنے کے لئے بھجوا دیا اور نقیب کو حکم دے دیا کہ ایک ایک کا نام لے کر معمول مطابق ”نگاہ رویرو“ پکارتا جاوے خسرو نے تین دن تک کچھ نہ کھایا اور رویا اور کراہا کیا *

سنہ ۱۶۰۶ء

تخت پر بیٹھنے کے چھ برس بعد جہانگیر نے نورجہان کے ساتھ نکاح کیا + نورجہان کا دادا ایران میں بڑے درجے کا آدمی تھا لیکن اُس کا باپ مرزا غیاث ایسا غریب ہو گیا کہ اُسے روزگار کی تلاش میں ہندوستان کی طرف آنا پڑا اور قندھار میں جب نورجہان پیدا ہوئی اُس نے اُسے سڑک پر پھینک دیا * قافلے والوں نے رحم کھا کر اُٹھا لیا + اور اُسی کی ما کو اُس کی دھامے مقرر کر دیا * اُس کے باپ سے بھی قافلے والے کام کاج لینے لگے اور پھر ہوتے ہوتے وہ بادشاہ کے یہاں نوکری پا گیا اپنی ما کے ساتھ جب نورجہان اکبر کے محل میں جاتی + وہاں جہانگیر کی بھی اُس پر آنکھ پڑتی * جب جہانگیر اُس سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا اور اس کا چرچا اکبر تک پہنچا اکبر

سنہ ۱۶۱۱ء

نے اُس کے باپ سے کہہ کے اُس کا نکاح شیرافغن خان سے کہ جس کے ساتھ منسوب ہو چکی تھی کرا دیا + جہانگیر جب تخت پر بیٹھا نورجہاں کی یاد نے اُسے بھیجیں کیا * شیرافغن خان کو اکبر نے بنگالے میں جاگیر دی تھی جہانگیر نے بنگالے کے صوبہ دار کو لکھا کہ جس طرح سے بنے نورجہاں کو شیرافغن سے لے کر بھیج دو صوبہ دار کا سمجھانا شیرافغن نے کچھ بھی نہ مانا + اور جب صوبہ دار نے دھمکانا شروع کیا شیرافغن نے اُس پر ہتھیار چلایا * صوبہ دار کے مرتے ہی اُس کے نوکروں نے شیرافغن کو تکتے تکتے کر ڈالا اور نورجہاں کو پکڑ کر جہانگیر کے پاس بھیج دیا + پہلے تو جہانگیر نے اُس کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے بیاہ کیا اور پھر خالی نام کو آپ بادشاہ رہا حقیقت میں سارا کام بادشاہی کا اُسی کے حوالے کر دیا * بادشاہی کیا وہ تو جہانگیر کی بھی مالک تھی + اور عقلمند ایسی کہ اُس سے بھی اچھی سلطنت کرتی تھی * سکے پر بھی جہانگیر کے ساتھ اُس کا نام رہنا تھا + اور بے اُس کے ایک دم جہانگیر کو آرام نہ تھا *

جہانگیر نے کچھ فوج شاہزادے خرم یعنی شہجہاں کے ساتھ اُدے پور کو بھیجی تھی + لیکن رانا شہجہاں کے پاس حاضر ہو گیا اِس لئے شہجہاں نے اُس کی بہت خاطر کی * اکبر کی چڑھائی سے جو کچھ اُس کا ملک بادشاہی قبضے میں آ گیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا + اور رانا کے لڑکے کو دلی لاکر اپنے باپ جہانگیر سے بڑا درجہ دلایا *

شہجہاں کو جہانگیر نے بہت سی فوج دیکر دکن کی مہم پر سنہ ۱۶۱۶ع روانہ کیا + اور آپ بھی اُس کی مدد کے ارادے پر ماندو تک آیا * انگلستان کے بادشاہ پہلے جیمس کے ایلچی سر تامس رو صاحب بادشاہ کے ساتھ تھے + لکھتے ہیں کہ باربرداری نہ ملنے کے سبب ہم اور ایران کے بادشاہ کا ایلچی دونوں کچھ دن تک اجمیر میں پڑے رہے * اور بادشاہ کو بھی اپنی فوج کا بہت سادیرہ دندا جلوا دینا پڑا + نہیں تو اُنکا بھی کوچ ہونا مشکل تھا * وہی صاحب لکھتے ہیں کہ جہانگیر فرنگیوں کی بڑی خاطر کرتا ہی رعیت ہندی بولتی ہی + پر دربار میں فارسی بولی جاتی ہی * میں نے بادشاہ کو ایک عمدہ ولایتی گازی اور تصویر دی تھی بادشاہی کاریگروں نے تھوڑے

ہی دنوں میں اُس سے بہتر گاڑی بنائی + اور تصریر کی تو ایسی نقل اُتاری کہ مجھکو اصل سے نقل جدا کرنی مشکل پڑ گئی *

شاہجہان جلد ہی فتح فیروز کیساتھ دکن کی مہم ختم کر کے اپنے باپ کے پاس حاضر ہو گیا + اور پھر تھوڑے ہی دنوں پہنچے کانگریے کا نامی قلعہ جہانگیر کے قبضے میں آیا * شاہجہان کو نورجہاں کی بھندجی بیواہی تھی + اس لئے وہ اب تک شاہجہان کی طرفدار تھی * لیکن اب اُس نے اپنی بیٹی جو شیراز کی گھر میں ہوئی تھی + جہانگیر کے چھوٹے لڑکے شہریار کو بیواہی دی * اور اس فکر میں پڑی کہ شاہجہان کو خراب کر کے جہانگیر کے بعد شہریار کو تخت پر بٹھارے ندان جب شاہجہان کو یہ بات معلوم ہوئی اور اُس نے دیکھا کہ نورجہان نے میرے باپ کا دل میری طرف سے پھیر دیا نہ مجھ کو باپ کے پاس آنے دیتی ہی + اور نہ یہاں دکن میں رہنے دیتی ہی * جاگیریں میری جو تھیں ضبط ہو کر شہریار کو مل گئیں اور فوج بھی جو میرے تخت میں ہی اب شہریار کو ملا چاہتی ہی دکن بغاوت کا بھجایا + اور ماندو سے اُگرے کی طرف روانہ ہوا * لیکن جب قریب پہنچا اور بادشاہی فوج اس کے مقابلے کو آئی یہ ہمت کر پھر ماندو کی طرف روانہ ہوا + بادشاہی فوج نے وہاں بھی اُس کا پیچھا کیا * شاہجہان تیلنگ دیس یعنی تلنگانہ کی طرف بھاگا + اور پھر مچھلی بندر ہوتا ہوا پورب میں آکر بنگالہ اور بہار اپنے قبضے میں کیا * لیکن جب زمینداروں سے مدد نہ ملنے کے سبب اس طرف بھی اُس نے بادشاہی فوج سے شکست کھائی پھر دکن کی طرف بھاگا + اور آخر تھک کر اپنے باپ کو عرضی لکھی کہ اب میرا تصور معاف ہو بہت سزا پا چکا * وہاں سے حکم آیا کہ داراشوہ اور اورنگ زیب اپنے دونوں لڑکوں کو حاضر رہنے کے لئے دربار میں بھیج دو + اور پھر کبھی ایسا کام مت کرو * شاہجہان نے کچھ عذر نہ کیا اور فوراً اپنے دونوں لڑکوں کو بادشاہ کے پاس بھیج دیا *

سنہ ۱۶۲۵ء اسی عرصے میں کیا جانیئے نورجہان کو کیا سوچا + مہابت خان کو بنگالہ کی صوبداری کا حساب سمجھانے کے لئے بلا بھیجا * مہابت خان آیا + لیکن پانچ ہزار راجپوتوں کو ساتھ لے کر آیا * بادشاہ

کے پاس حاضر ہونے سے پہلے بنا بادشاہ کی پروانگی اُس نے اپنی بیٹی ایک جوان سردار برخوردار کو بیاہ دی + جہانگیر کو یہ بات بہت بُری لگی * برخوردار کو بلا کر اُس کی فنگی پیٹھ پر کوزے لگوائے اور گھر بار اُس کا بالکل ضبط کر لیا + جب مہابت خان پاس پہنچا جہانگیر کابل کو جاتا تھا جہیلیم میں پل باندھ کر فوج تو پار اُتر گئی تھی جہانگیر اپنے خیمے میں ابھی اسی پار تھا * مہابت خان نے سورج نکلنے سے پہلے دو ہزار رجپوت تو پل پر بھیج دیئے اور آپ دو سو رجپوت لیکر جہانگیر کے دیرے میں چلا گیا + جہانگیر گھبرا کر اُٹھا اور اتنا ہی کہے پایا نمک حرام مہابت خان یہ کیا ہی مہابت خان نے زمین چومی اور عرض کیا کہ میرے دشمنوں نے مجھکو حضور تک نہیں پہنچنے دیا تب میں ناچار اِس گستاخی کے ساتھ حاضر ہوا * ندان جب جہانگیر نے اپنے تئیں مہابت خان کے اختیار اور اُس کی قید میں پایا + نرمی اور ملائمت کے ساتھ باتیں کرنے لگا مہابت خان جہانگیر کو اپنے دیرے میں لے آیا * نورجہاں بھیس بدل کر توٹی سی ঢولی پر سوار مہابت خان کے سپاہیوں کے درمیان سے پل پار پڑی فوج میں چلی گئی دوسرے روز دریا وایاب اُتر کر ساری فوج مہابت خان پر چڑھا لائی * آپ تیر کمان لیکر ہاتھی کے ہودے پر سوار تھی + لیکن مہابت خان کے سامنے کچھ پیش نہ گئی * آدمی بہت مارے گئے + بادشاہ کو نہ چھڑا سکے * نورجہاں کا ہاتھی فیل بان کے مرنے اور سونے کے کتنے پر دریا میں بھاگ گیا + اور یہ بہت دور بہہ کر کنارے پر لگا * نورجہاں کے ساتھ ہودے پر اُس کی فواسی بھی تھی فری بالک اور تیر سے گھائل نورجہاں ہاتھی سے اُترتی اور اُس لڑکی کے گھلو میں پٹی باندھی + آخر تھک کر وہ بھی اپنی قسمت کے بھروسے پر جہانگیر کے پاس مہابت خان کی قید میں چلی آئی *

مہابت خان جہانگیر کو لے کر کابل کی طرف چلا + جہانگیر ظہار میں اُس سے ایسا ہل مل گیا کہ مہابت خان کو اُس کی طرف سے کچھ بھی کہنا باقی نہ رہا * جہانگیر نے نورجہاں کی صلاح بموجب مہابت خان سے کہہ کر حکم دلوایا کہ سب جاگیردار اپنے اپنے سواروں کو موجودات دیوبند نورجہاں بھی جاگیردار تھی + اپنے سواروں کو درست کرنے لگی اور نئے سوار اِس حکمت سے بھرتی کیئے کہ موجودات کے دن تک کسی کو اُن کی تعداد سے خبر نہ ہو * مہابت خان کو نورجہاں

کی طرف سے گھٹکا ہوا لیکن جہانگیر نے یہہ کہہ کے متا دیا کہ نورجہاں کے سوار ہم جا کر دیکھ آویں گے تم اُن کے نزدیک مت جانا + لیکن جب جہانگیر نورجہاں کے ساتھ اُس کے سواروں کو دیکھنے گیا وہ اتنے تھے کہ فوراً اُنہوں نے اُن کے ہاتھیوں کو گھیر لیا اور مہابت خان کے آدمیوں کو جو بادشاہ کے ساتھ تھے کات ڈالا * جب مہابت خان نے دیکھا کہ بادشاہ اور بیگم دونوں ہاتھ سے نکل گئے وہاں سے کوچ کیا + اور پھر دکن میں شاہجہاں سے جا ملا *

جہانگیر کابل سے کشمیر گیا وہاں اُس کا مرض ایسا بڑھ گیا کہ لاہور آنا پڑا + لیکن موت نے راستے ہی میں آ لیا ساتھ میں بوس مین سنہ ۱۶۲۷ع دنیا سے کوچ کر گیا + *

شہاب الدین محمد شاہجہاں (صاحب قران ثانی)

جہانگیر کے بعد شاہجہاں بڑی دھوم دھام سے تخت پر بیٹھا جیسی اُس کے وقت میں سلطنت نے رونق پائی + کبھی کسی کے سنے میں نہیں آئی * جو جو عمارتیں اُس نے بنائیں + کبھی کسی کے دیکھنے میں نہیں آئیں * شاہجہان آباد کی عمارتوں کو دیکھو قلعہ کیسا عمدہ اور جامع مسجد کس شان کی بنی ہی اگرے میں تاج گنج کا روضہ دیکھو کہ ویسی دوسری عمارت آج تک کسی کو دنیا میں نہیں ملی + ایک تخت طاؤس † اُس نے سات کروڑ دس لاکھ روپے کا

† تاریخ وفات جہانگیر از جہان عزم سفر کرد سنہ ۱۰۳۶ ہجری *
† مولد اس تخت کا چھ فٹ اور عرض چار فٹ ۱۰۸ لعل اُس میں سوا سو رتی سے لیکر اڈھائی سو رتی تک کے لگے تھے اور ۱۶۰ پتے چھتیس رتی سے لے کر پتھر رتی تک کے جڑے تھے اُس کے سائبان میں تمام ہیرے اور موتی لگے ہوئے تھے اور جہاں بڑے موتیوں کی لکٹی تھی اُس تخت کی مصراب پر ایک مور دم پھیلائے سونے کا جواہر سے جڑا ہوا رکھا تھا دم میں بالکل نیلام اور چھاتی پر ایک بڑا سا لعل تھا گردن میں ترستہ رتی کا موتی لگتا تھا ایک ہیرے کا آویزہ بھی اُس میں ۱۱۷ رتی کا تھا بارہ چوبیس جن پر اُس تخت کا سائبان کھڑا ہوتا تھا تمام آبادار گول نو رتی سے بارہ رتی تک کے موتیوں سے جڑی تھیں اور اُس کے دونوں طرف جو دو چتر رتے تھے اُن کی دندانیاں آٹھ آٹھ فٹ لٹکی ساری نیچے سے اڑدو تک ہیروں میں ڈربی تھیں *

بنوایا تھا کہ جسکے دیکھنے سے چکاچوندہ آ جاتی تھی * شاہجہان کی سالگرہ میں سوائے معمولی تلواروں کے جواہرات سے بھر کر پیالے صدقے اُتارے جاتے تھے + خفی خان لکھتا ہے کہ انعام اکرام خلعت تلان صدقے وغیرہ سب ملا کر اس سالگرہ میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے سے کم خرچ نہیں پڑتے تھے * تھورنبر فراسیسی سوداگر جو اُس وقت یہاں آیا تھا اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ شاہجہان لوگوں پر بادشاہی نہیں کرنا ہی + بلکہ اپنے لوگوں کی طرح اُنہیں پالتا ہی * اُس کے انتظام کی خوبی اسی بات سے جان لینی چاہیئے کہ اس شاہ خرچی پر بھی وہ سوائے سونے چاندی اور جواہرات کے چوبیس کروڑ روپیہ نقد چھوڑ مرا + اور کبھی رعیت سے ایک پیسا معمول سے زیادہ نہیں مانگا * خفی خان شاہجہان کی آمدنی تیس کروڑ روپیہ سال لکھتا ہے + لیکن تھورنبر بتیس کروڑ بتلاتا ہے *

اسی بادشاہ کے زمانے میں یعنی سنہ ۱۶۳۱ع میں پرتگالیوں نے کلکتے کے پاس ہملی میں جو قلعہ بنایا تھا + بنگالے کے صوبدار نے گھیر کر لے لیا *

قندھار اکبر کی سلطنت کے شروع میں ایرانیوں نے لے لیا تھا + لیکن کچھ دن بعد پھر اکبر کے قبضے میں آگیا اب چھانگیر کے زمانے سے پھر ایرانیوں کے ہاتھ میں تھا * لیکن اُن کا صوبدار علی مردان خان شاہجہان سے آملا + اس لئے قندھار پھر ہندوستان کے شامل

ہو گیا * یہ علی مردان خان بڑا نامی ہوا دلی کی نہر اسی سنہ ۱۶۳۷ع نے بنوائی + اور دولت اُس کے پاس اتنی تھی کہ لوگوں کی سمجھ میں اُس نے کہاں سے گڑی ہوئی پائی * سنہ ۱۶۳۷ع میں ایرانیوں نے پھر زور مارا + اور قندھا اُن کے دخل میں چلا گیا *

میرجملہ پہلے تو دکن میں ہوئے کی تجارت کرتا تھا + لیکن اب بہت دنوں سے عبداللہ قطب شاہ گولکنڈے کے بادشاہ کا وزیر ہو گیا تھا * عبداللہ نے کئی باتوں سے ناراض ہو کر اس کے بیٹے محمد امین کو قید کیا تب اس نے شاہجہان سے مدد مانگی + شاہجہان کی فوج نے عبداللہ کو بہت زور کیا شاہزادے اورنگ زیب کے اشارے مطابق

دھوکھا دے کر اُس کے عقد میں گھس گئی * عبداللہ نے تو اورنگ زیب کے آدمیوں کو سابق صلح نامے کے موافق دوست سمجھا اُن کے کھانے پینے کا بندوبست کرنے لگا لیکن انہوں نے اچانک اُس کی دارالسلطنت حیدرآباد کو لوٹنا اور بھونکنا شروع کیا + فاجار عبداللہ نے محمد امین کو بھی قید سے چھوڑ دیا اور اورنگ زیب کے لڑکے سلطان محمد کو اپنی بیٹی بیباہ میں اور ایک کروڑ روپیہ نذر بادشاہ کے لئے دے کر اپنا پند چھڑایا * میر جملہ نے شاہجہان کو وہ مشہور ۳۱۹ رتی کا کوہ نور ہیرا + نذر دیا جو اُس کے کسی کسان کو گوداوری کنارے کولور کی کھان میں خربوزے کا کھیت جوتے ہوئے ملا تھا اور اب پنجاب سے ملکہ معظمہ انگلستان یعنی ہند کی قیصر امپرس وکٹوریا کی خدمت میں پہنچا + وہ برابر اورنگ زیب کا معتمد مصاحب بنا رہا *

سنہ ۱۶۵۷ع

شاہجہان کے چار لڑکے تھے داراشکوہ ۲۲ برس کا شجاع ۲۰ برس کا اورنگ زیب ۳۸ برس کا اور چوتھا مراد بھی جوان ہو چکا تھا داراشکوہ بہت نیک تھا ہر مذہب کے اچھے فقیروں سے صحبت رکھتا مذہب اُس کا بیدانت تھا + اُنپندوں کا فارسی میں ترجمہ اُسی کے حکم سے ہوا تھا * اورنگ زیب بڑا دوراندیش حکمتی مطلب کا یار اور ظاہر میں بڑا کوا مسلمان تھا شجاع شرابی اور عیاش اور مراد کچھ بیوقوف سا گنا جاتا تھا + اورنگ زیب کو شاہجہان کے منصوبوں کا حال اپنی بہن روشن آرا + سے ملا کرتا تھا * داراشکوہ ولیعهد تھا + جوں جوں شاہجہان اُس کا اختیار بڑھاتا جاتا تھا اورنگ زیب چھٹ پٹاتا تھا * اُس کے دل میں تخت کی پوری آرزو تھی + اُمید نری مذہب کے بہانے سے تھی * سدا مولویوں کی طرح رہا کرتا + جو کچھ ہاتھ کی محنت سے ملتا اُسی سے اپنی گذران کرتا * ساتھیوں سے سدا کہا کرتا کہ میں تو فقیر ہو کر مکے چلا جاؤں لیکن کیا کروں داراشکوہ کاغیر ہی اگر اِس کا اختیار ہوگا + دین کو بہت

+ شاہجہان کے جرموں نے اُسے ۷۸۱۰۰۲۵ کا آٹکا تھا اور کرار کی کھان میں ملا کر جانے شاید اسی سبب اُس کا نام کوہ نور رکھا گیا *

+ شاہزادیاں بھی تعلیم پاتی تھیں اکبر کے چار جہانگیر کے دو شاہجہان کے پانچ اور اورنگ زیب کے بھی پانچ تھیں لیکن ان ۱۱ میں بیباہی خالی تین گئی تھیں *

خواب کریگا * ندان یہی سبب تھا کہ مسلمان اُس کو جی سے چاہتے تھے اور اِس میں شک نہیں کہ انہیں کی مدد سے اُسے سلطنت ہاتھ لگی + لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ ہندوؤں کے بیدل ہو جانے سے وہ سلطنت بالکل بے زور ہو گئی * اُس وقت تو نہ معلوم ہوا + لیکن اورنگ زیب کے بعد اُس کا نتیجہ بخوبی دکھائی دیا *

شاہجہان اِس عرصے میں سخت بیمار ہو گیا تھا اُمید بچنے کی نہ تھی داراشکوہ نے بہتیرا چاہا کہ خبر نہ پھیلے + ڈاک بند کر دی مسافروں کو چلنے سے روکا لیکن یہ نہ سوچا کہ بھلا ہندوستان میں بھی کبھی ایسا ہو سکتا ہی کہ بھید نہ گھلنے پاوے * شجاع بنگالے کا صوبدار اور مراد گجرات کا صوبدار دونوں اپنی اپنی فوجیں لے کر دلی کو روانہ ہوئے اورنگ زیب دکن کا صوبدار تھا مراد کو لکھ بھینجا + کہ تخت آپ کو مبارک ہو میں مکے جانے کی بالکل تیاری کر چکا ہوں لیکن دین کا کام سمجھ کر جب تک کہ اِس کا گر دارا کا کچھ بندوبست نہ ہو جاوے میں بھی تمہارا منہدار ہوں اور پھر مالوے میں آکر مراد سے مل گیا *

شجاع تو بنارس کے پاس داراشکوہ کے لڑکے سلیمان شکوہ سے شکست کھا کر بنگالے کو لوٹ گیا + مراد اورنگ زیب کے ساتھ اُجین کے پاس راجا جسونت سنگھ کو جسے داراشکوہ نے اُن کے مقابلے کو بھیجا تھا شکست دے کر آگرے سے ایک منزل کے تفاوت پر آں پہنچا * داراشکوہ تھمینا ایک لاکھ سوار لے کر اُن کے سامنے آیا + بڑی بھاری لڑائی ہوئی مراد کا ہودہ تیروں سے ساہی کی پیٹھ بن گیا * وہ آپ بھی کئی جگہ گھایل ہوا + ہاتھی نے میدان سے بھاگنا چاہا تو پیروں میں کھینچ بندھی ڈلوایا * راجارام سنگھ کیسریا بگا پہنچے موتیوں کا ہار سر میں لپیٹے مراد کے ہاتھی سے جا بھڑا + اور بھالا چلایا * مراد نے اُس کا بھالا تو ڈھال پر روکا + اور راجا کو ایک ہی تیر سے مار ڈالا * اُس کے مرتے ہی رجبوت بڑے جوش میں آئے + اور ڈھیر کے ڈھیر وہاں اُن کی لاش کے لگ گئے * اورنگ زیب چلا چلا کر اپنے سپاہیوں کو یہی سناتا تھا اللہ معکم یعنی اللہ تمہارے ساتھ ہی راجا روپ سنگھ گھوڑے پر سے اتر پڑا اور دوڑ کر اپنی تلوار سے اورنگ زیب کے ہودے کا رسا کاٹنے لگا + اورنگ زیب اُس کی بھادری دیکھ کر ایسا خوش ہوا کہ پکارا یہ

مارا نہ جاوے لیکن اُس ہجوم میں کون سنتا تھا * بات کی بات میں اُس کی دھمکیاں اُڑا دیں دارا کی فوج کو غلبہ تھا + لیکن اُس کے ہاتھی کو ایک بان آگیا اِس سبب سے اُس نے بھاگنا چاہا داراشکوہ نیچے کود پڑا * فوج نے جانا کہ وہ مارا گیا فوراً سب کی سب بھاگ گئی دارا کو بھی بھاگنا پڑا + مارے شوم کے باپ کے سامنے تو نہ گیا اپنی بیگم اور لڑکوں کو لیکر سیدھا لاہور کو روانہ ہوا * اورنگزیب نے آکرے پہنچ کر بہت منت سماجت کے ساتھ شاہجہان کے پاس پیغام بھیجا کہ یہہ مقام ناچاری کا تھا میں آپ کا وہی فرمان بردار لڑکا ہوں لیکن ساتھ ہی قلعہ میں جا بجا چوکی پھرا بھی بیٹھا دیا + کہ جس میں شاہجہان کسی کے ساتھ بات چیت یا خط کتابت نہ کر سکے شاہجہان سات برس تک اِس کے بعد جیا * اورنگزیب اُسکی بڑی عزت اور خاطر کرتا رہا + لیکن سلطنت اُس کی اِسی تاریخ تک گئی جاتی ہی آگے سکھ خطبہ اورنگزیب کا چلا * شاہجہان نے تیس برس بادشاہی کی + ۶۷ برس کی عمر میں بادشاہی اُس سے چھینی گئی اور ۷۲ برس کی عمر میں اُسنے وفات پائی *

جب مراد کا کچھ کام باقی نہ رہا اورنگزیب نے ایک روز اُس کی ضیافت کی اور اِنکی شراب پلائی کہ وہ بیہوش ہو گیا + تب اُس کے ہتھیار اُتراکر اور پیروں میں بیڑیاں دلوکر گوالیر کے قلعے میں بھیج دیا *

مستی الدین محمد اورنگزیب عالمگیر

اورنگزیب نے تخت پر بیٹھ کر اپنا لقب عالمگیر رکھا + ملتان کے پاس تک داراشکوہ کا پیچھا کیا * لیکن جب سنا کہ داراشکوہ ملتان سے سندھ کی طرف بھاگ گیا اور شجاع بنگالے سے آتا ہی فوراً الہ آباد کی طرف مڑا + کھجورے میں شجاع کے ساتھ لڑائی ہوئی شجاع شکست کھا کر پھر بنگالے کی طرف بھاگا اور جب وہاں بھی پڑ نہ جم سکا تو اراکان میں جا کر وہاں والوں کے ہاتھ سے اپنے گڈیے سمیت مارا گیا *

سنہ ۱۶۵۹ء

داراشکوہ ملتان سے بھاگ کر سندھ اور کچھ ہوتا ہوا گجرات میں پہنچا + اور وہاں کے صوبدار سے مل کر بیس ہزار آدمی اجمیر میں جمع کر لایا * لیکن وہاں اورنگزیب سے شکست کھا کر قندھار کی

طرف بھاگا + راستے میں سختیاں بہت اُٹھائیں جب سندھ کی سرحد پر پہنچا اجدھن کے حاکم ملک جیون نے دغا کی اور اُس کو اُس کے لڑکے سمیت قید کر کے اورنگزیب کے پاس لے آیا + اورنگزیب نے بڑی خوشیاں منائیں داراشکوہ کو پہلے تو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پھروں میں بیڑیاں ڈال کر بے جھول کے ہاتھی پر بازار میں گھومایا + اور پھر قید خانے میں بھیج کر اُس بہانے سے کہ اُس نے مسلمانوں کا دین چھوڑ دیا مولویوں سے فتویٰ لیکر جلاؤں کے ہاتھ سے قتل کروا ڈالا اور اُس کے لڑکے سپہر شکوہ کو قید رکھنے کے لیے گوالیر کے قلعے میں بھیج دیا *

سنہ ۱۷۰۰ع کے شروع تک مرہٹوں کا نام کچھ ایسا مشہور نہ تھا دکن کے بادشاہوں کی فوج میں سواروں کی نوکری البتہ کرنے لگے تھے + لیکن حکومت کے درجے کو نہیں پہنچتے تھے * مالوجی بھوسلا دکن کے حاکموں میں سے ایک کے یہاں کچھ سواروں کے ساتھ نوکروں تھا + اور لوک جی یادوراو اُسی حاکم کے تحت میں دس ہزار آدمیوں کا انسار تھا * ایک دن مالوجی بھوسلا کے لڑکے ساہجی کو اپنی لڑکی کے ساتھ گود میں بٹھا کر ہنسی کی راہ سے کہنے لگا کہ یہ تو اچھا جوڑا بیابھنے لائق ہی مالوجی بھوسلا نے اُسی دم برادری والوں کو جو وہاں موجود تھے گواہ ٹھہرا دیا اور کہا کہ دیکھو بھائیو لوک جی یادوراو نے میرے بیٹے کو اپنی بیٹی دی + ناچار لوک جی یادوراو کو اپنی بیٹی ساہجی کے ساتھ بیابھنی پڑی * کہتے ہیں کہ یادوراو کے گوت والے یذبشی رجپوتوں سے نکلے تھے + اور مسلمانوں کی چڑھائی سے پہلے دیوگتھ کے راجا بھی یذبشی کہلاتے تھے * تو اگر لوک جی یادوراو کانکس انہیں دیوگتھ والے راجاؤں کے گھرانے سے ہوا ہو کچھ اچرچ نہیں فدان مالوجی بھوسلا کی قسمت زور پر تھی دیکھتے ہی دیکھتے احمدنگر کے بادشاہ کی نوکری میں پانچ ہزار سواروں کا جاگیردار ہو گیا + اور یونا اُسے جاگیر میں ملا * مالوجی بھوسلا کا یونا یعنی لوک جی یادوراو کا ناتی سواہجی بڑا نامی اور اقبال مند ہوا + وہ سنہ ۱۷۲۷ع میں جنما تھا اور اُسی سے مرہٹوں کا راج قائم ہوا *

† یہ وہی ملک جیون ہی جسکو شاہجہان نے کسی جرم میں قتل کا حکم دیا تھا اور داراشکوہ نے سفارش کر کے بچا لیا تھا *

سیواجی ابھی پورا ۱۶ برس کا بھی نہیں ہونے پایا تھا کہ بلکن میں اُس کے جوانمردی کا خون جوش میں آیا + رات دن شکار کھیلنے اور ڈاکا مارنے سے کام تھا اور وہی وہاں کے جنگل پہاڑوں میں جٹلی اور پہاڑی آدمیوں کے ساتھ اُسے آرام تھا * وہ اُن بکمت جنگلوں کی راہ اور تیز تھے پہاڑوں کے گھاٹوں سے خوب واقف ہو گیا تھا اور ایک ایک جنگلی آدمی کا نام تک جان لیا تھا + بیجاپور کی سلطنت کمزور پڑ گئی تھی سیواجی ڈاکا مارتے مارتے بیجاپور کی عملداری کے قلعے لینے لگا + پہلا قلعہ جو اُس نے اپنے دخل میں کیا پونا سے دس کوس پر تورنا نام تھا * بیجاپور کے بادشاہ نے دغا کر کے سیواجی کے باپ ساجی کو قید کر لیا + تب سیواجی نے شاہجہان کو عرضی لکھی شاہجہان نے اُس کے باپ کو بھی چھڑوا دیا اور اُسے پنچ ہزاری یعنی پانچ ہزار سواروں کے افسر کا خطاب دیا * جب باپ چھوٹ گیا + سیواجی پُر اپنا علاقہ بڑھانے لگا * بیجاپور کے بادشاہ نے افضل خان کے تحت میں ایک بڑا بیاری لشکر اُس کے زیر کرنے کو بھیجا سیواجی نے کہا بھیجا کہ آپ اتنا لشکر کیوں لائے ہیں میں تو آپ کا چاکر ہوں + لشکر سے خوف کھانا ہوں اگر آپ اکیلے چلے آویں جو فرماویں میں بجا لانے کو موجود ہوں * افضل خان مامل کا جامہ پہنے ایک تیغہ ہاتھ میں لیئے اکیلا اپنے لشکر سے باہر نکلا + سیواجی بھی پرتاب تھہ کے پہاڑی قلعہ سے باہر آیا * لیکن انگریز کے نیچے فولادی زرہ پہنے ہوئے + اور ہاتھوں میں شیرینجہ + چڑھائے ہوئے * سوائے اُس نے ایک چھوٹا بھی کمر میں چھپا لیا + جب افضل خان نے سیواجی کو گلے سے لگایا سیواجی نے اُسے شیرینجہ سے بھینچ لیا اور فوراً چھڑے سے اُس کا کام تمام کیا * سیواجی کا اشارہ پاتے ہی اُس کی تمام فوج جو پہاڑوں میں چھپی تھی نکل آئی + اور افضل خان کی فوج پر جو بالکل غافل تھی اُس تیزی کے ساتھ گڑی کہ وہ اسی دم تین تیرہ ہو گئی *

سیواجی کو تو لوٹ مار سے کام تھا + کون کس کا علاقہ ہی یہہ اُسے کہاں خیال تھا * جب اورنگزیب کے قلعوں پر بھی اُس نے ہاتھ ڈالا +

اورنگ زیب کا ماموں شایستہ خان جو اُس وقت دکن کا صوبدار تھا فوج لیکر مقابلہ کو بڑھا * سیواجی سنگار یا سنگھ گڈھہ کے پہاڑی قلعے پر چڑھ گیا + شایستہ خان چھہ کوس پر پونا میں اُسی مکان کے درمیان تھرا جس میں سیواجی کچھہ دنوں رہ چکا تھا * ندان ایک دن وہ رات کو ۲۵ آدمی ساتھ لے کے بھیس بدلے ہوئے کسی بارات کے ساتھ شہر میں گھس آیا + اور ایک چور دروازے کی راہ پھرے والوں سے بچ کر تھیک اُس جگہ جا پہنچا جہاں شایستہ خان پلنگ پر سوتا تھا * سیواجی کی تلوار سے شایستہ خان کی صرف دو انگلیاں کٹتے پاڑی کھڑکی کی راہ کود کر جان بچا گیا + لیکن بڑکا اُس کا کلم آیا * سیواجی اُسی دم پھرتی کے ساتھ وہاں سے نکل کر ساتھیوں سمیت مشعلیں جلائے اپنے پہاڑی قلعے پر چڑھ گیا + اور شایستہ خان کا لشکر سارا دیکھتا ہی رہ گیا * سنہ ۱۶۶۵ء میں اورنگ زیب نے راجا جے سنگھ اور دلیر خان کو دکن کی مہم پر بھیجا + سیواجی نے پیام صلح کا دیا اور راجا جے سنگھ کے پاس چلا آیا * راجہ جے سنگھ نے اُس کی ایسی خاطر داری کی اور اورنگ زیب سے اُس کے نام ایسا ایک فرمان منگوایا کہ وہ بالکل تابع ہو گیا + اور اپنے لڑکے سنبھا کو لے کر بادشاہ کی قدمبوسی کے لیئے دلی میں چلا آیا * لیکن وہاں اُس کی خاطر داری کچھہ اچھی نہ ہوئی اور اُس بات سے جب اُس نے اپنی دلگیری ظاہر کی اورنگ زیب نے اُس پر پھرے ہتھل دیئے سیواجی بڑے بڑے کھانچوں میں + فقیروں کو کھانے کے لیئے بھیجا کرتا تھا ایک روز بیٹے سمیت دو کھانچوں میں بیٹھ کر پیروں کے بیچ سے نکل گیا + اور کچھہ دنوں بعد فقیری بھیس میں پونا جا پہنچا اور پھر دھیرے دھیرے اُس نے اپنا علاقہ بہت بڑھایا اور بڑا نام پایا *

اُسی سال میں شاہجہان کا انتقال ہوا + اگرچہ وہ قلعے سے باہر سنہ ۱۶۶۶ء نہیں نکلنے پاتا تھا لیکن وہاں اورنگ زیب اُسے بہت عزت اور ادب کے ساتھ رکھتا تھا *

بہ زمانہ اورنگ زیب کی پوری ترقی کا تھا ادھر کشمیر کے صوبدار نے ہمالے پار چھوٹا تبت فتح کر لیا تھا + اور ادھر بنگالے کے

صوبندار نے چنگاوں کا علاقہ بادشاہی عملداری میں ملا دیا تھا * اور پھر اس لئے چوڑے ملک کے درمیان جھگڑا فساد کہیں کچھ نہ تھا عرب اور حبش سے لے کر ایران توران تک کے ایلچی + اُس کے دربار میں حاضر تھے لیکن ایسی سلطنتوں میں کیا یہ امن چین کچھ عرصہ تک ٹھہر سکتا تھا ؟ *

اورنگ زیب نے جزیہ پھر جاری کیا + اس کام کے لئے ایک ملا مقرر ہوا کہ ہندو لوگ اپنے دھرم کے کاموں میں کچھ دھوم دھام نہ کرنے پادریں تیوہار اور پربوں پر جو میلے ہوتے تھے وہ بھی بند کر دیئے اُس نے تو یہاں تک حکم دے دیا تھا کہ سوائے مسلمانوں کے کہیں کوئی ہندو بادشاہی نوکری نہ پاوے لیکن تعمیل نہ ہو سکی تعمیل تو کسی حکم کی پوری نہ ہوئی لیکن دل ہندوں کا مسلمانوں کی سلطنت سے پورا ہٹ گیا * جو کچھ کہ اُس وقت ان کی سلطنت کا حال تھا اُسی ایک خط سے ظاہر ہو جاتا ہے جو کسی راجہ نے اورنگ زیب کو لکھا تھا اور خفی خان نے اپنی تواریخ میں درج کر دیا ہے + خلاصہ اُس کا یہ ہے * کہ دیکھئے اکبر جہانگیر اور شاہجہان کے وقت میں اُس ملک کا کیا حال تھا اور اب کیا ہو گیا ہے + جب سب فرقے اور سب مذہب کے آدمی ناراض ہیں اور آمدنی دن پر دن گھٹتی جاتی ہے جب رعیت پر ظلم ہوتا ہے اور خزانہ خالی پڑتا جاتا ہے پولس کی کوئی خبر نہیں لیتا اور خود شہروں میں خطرہ رہتا ہے تو یہ بیڑا کی دن چل سکتا ہے ؟ *

راجہ جسونت سنگھ جودھپور والا کابل کی مہم پر مر گیا تھا اُس کی رانی اور دو بالک لڑکے بادشاہ کی پروانگی کا انتظار نہ کر کے دہلی

+ ایک سال پانچ بادشاہوں کے ایلچی آئے بڑا بھاری دربار ہوا ایران کے ایلچی کی بڑی خاطر ہوئی شہر کی آئین بند کی گئی سڑک پر کرسوں تک سوار گھوڑے کیٹے گئے امرا استقبال کر گئے توپوں کی سلامی ہوئی شاہ کا حربہ اورنگ زیب نے اپنے ہاتھ سے لیا ۲۵ گھوڑے ۲۰ شہر ایرانی کشتاب پارچے قالین پیدمشک کے گھوڑے تحفہ میں گذرے مکے کے شریف نے عربی گھوڑے اور ایک جہاز جس سے کعبہ جہاز جاتا تھا بھیجی یمن کے بادشاہ اور بصرے کے حاکم نے بھی گھوڑے بھیجے تھے انگلستان کے بادشاہ جیمس کے ایلچی نے ایک بیل کا سینک کچھ ہاتھی داتا ایک گرخر اور ۲۵ غلام کہ ضرور حبشی رہے ہرنگے نذر کیئے *

نچلے آئے بادشاہ نے انہیں قید کرنے کا اچھا بہانا پاکر گھیر لینے کا حکم دیا + اگرچہ رانی اور لڑکوں کو تو اُن کے ساتھی رچیوت بھیس بدلا کر نکال لے گئے پر ہندوؤں کا دل رہا سہا اور بھی قوت گیا * تو لڑکا اجیت سنگھ جو دھپور کی گدھی پر بیٹھا + اور جب تک اورنگ زیب جینا رہا وہ اجیت سنگھ چاکری بچا لانے کے بدلے لڑکھڑ کر سدا اُسے تنگ کرتا رہا * رانا راج سنگھ اُدے پور والا + بھی اُس سے مل گیا + اور جزیہ دینے سے انکار کیا * فوجیں جو دھپور اور اُدے پور پر بھیجی گئیں بادشاہ کا اُنکو حکم تھا کہ ملک ویران کر دالیں + کانوں سب یھونک دیں * درخت پھل دار کاٹنے سے باقی نہ چھوڑیں + بال بچے اور عورتیں سب کی پکڑ لاویں * سنہ ۱۶۸۰ع میں سواجی ۵۳ برس کا ہو کر پر لوخت کو سدھارا + سنہ ۱۶۸۰ع بیتا اُس کا سنہاجی ‡ بد چلن تھا *

تھوڑے ہی دنوں بعد اورنگ زیب نے دکھن پر بڑی بھاری فوج لے کر چڑھائی کی گولکنڈے کے بادشاہ ابوالحسن نے جو تاناشاہ کے نام سے مشہور ہی سنہاجی سے آپس کی مدد کا قول قرار کیا تھا اِسی لیئے اورنگ زیب نے پہلے کچھ فوج گولکنڈے پر بھیجی * بادشاہ تو قلعے میں جا چھپا + اور حیدر آباد تین دن تک برابر لڑتا گیا * آخر بادشاہ نے بہت سا روپیہ دے کر کسی طرح اُس دم یہہ بلا اپنے سر سے نکالی + اور اورنگ زیب کے ساتھ صلح کر لی * اورنگ زیب کو اِدھر سے جو فرصت ملی ساری فوج لے کر بیجاپور پر گرا + اور اُس شہر کو جا گھیرا * تھوڑے ہی دنوں میں دیواریں قوت گئیں اورنگ زیب تخت روان پر اندر گیا بالک بادشاہ کو قید کر دیا + اور اُس کا سارا علاقہ اپنی عملداری میں ملا لیا * جب بیجاپور قبضے میں آگیا اِس بہانے سے کہ گولکنڈے کا بادشاہ کافروں کو پناہ دیتا ہی پھر یکایک اُسے جا دایا + سات مہینے کے محاصرے میں گولکنڈا بھی قوت گیا اور بیجاپور کی طرح یہہ علاقہ بھی اورنگ زیب کے ہاتھ لگا *

سنہ ۱۶۸۷ع
سنہ ۱۶۸۷ع

+ کہتے ہیں کہ اُدے پور والوں نے کبھی اپنی لڑکی بادشاہ کو نہیں دی لیکن اورنگ زیب رعایت عالمگیری میں اپنے لڑکے کام بخش کر لکھتا ہی — اُدے پوری والدہ شہادر بیماہی بامن بودہ ارادہ رفاہ دارد *
‡ سراجی اور سنہاجی کا ٹھیک نام شیراجی اور شنبہرجی معلوم ہوتا ہی *

ان دنوں علقوں کا ہاتھ لگنا گویا اورنگ زیب کی ساری آرزوں کا پورا ہونا تھا + پر سچ پوچھو تو ہم اسی تاریخ سے دلی کی سلطنت کا گھڑا قرار دیتے ہیں اُس میں کسی طرح کا شک نہیں کہ قیامی خاندان کے زوال کا بیج اسی وقت میں دیا گیا تھیں اور پتہ اُس میں چلے جب نکلے بیجاپور اور گولکنڈے کی بادشاہوں سے دکن میں ایک طرح کا انتظام بندھا ہوا تھا اور مرہٹوں پر ہوا دباؤ تھا * ان کے ٹوٹتے ہی وہاں ہر طرف غم، مچ گیا + جو سوار سپاہی اُن کے نوکر تھے وہ بھی اکثر مرہٹوں سے جا ملے مرہٹوں نے جی کھول کے لوٹ مار کرنا شروع کیا * اورنگ زیب کی یہی بڑی تعریف ہے کہ اُسے اپنے جیتے جی سلطنت میں خلل نہیں پڑنے دیا پر آثارِ زوال کے اُسے معلوم ہو گئے تھے اکبر کے وقت تک بھی بڑا سپاہگرمی کی باقی تھی + اُس نے سرداروں میں سرد ملک کی چالاکی دیکھنے میں آتی تھی * لشکرِ بادشاہ کا سب سے بڑا زبور تھا + اور اُسی کی درستی کا سدا اُسے خیال تھا * لیکن جہانگیر اور شاہجہان کے زمانے میں خوفِ خطر کم اور امنِ چین بہت رہنے کے سبب عیشِ عشرت تو بڑھ گئی + پر جسکو سپاہگرمی کہتے ہیں بالکل جاتی رہی * سدا سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ کنگلوں کو جب حوصلہ ہوتا ہے بڑے بہادر بن جاتے ہیں + اور جو کچھ چاہتے ہیں پاتے ہیں * اور جب بہت مل جاتا ہے عیش میں پڑ کر ایسے بودے ہو جاتے ہیں + کہ پھر اُسی طرح جیسا اُنہوں نے اُوروں کو دبایا تھا نئے حوصلے والے اُنہیں دبا لیتے ہیں * اُسی طرح تانویں پار والوں نے رومیوں کو دبایا + اُسی طرح عرب والوں نے ایرانیوں کو دبایا * اُسی طرح تاتار والوں نے چینیوں کو دبایا + اور اب آخری زمانہ میں اُسی طرح فرنگستان والوں نے ساری دنیا کو دبایا * کارخانہ ان کا یہی لب بہت بڑھ گیا ہے پر علم کا ان میں ایسا رواج ہے اور دن پر دن اور بھی ایسا ہوتا چلا جاتا ہے کہ عیاشی میں نہ پڑ کر سپاہگرمی کے درمیان اور بھی زیادہ دوست ہوتے جاتے ہیں + اگر دولتِ حشمت بڑھ جانے کے سبب آرامِ طلبی سے کچھ بدنی طاقت ٹھٹھ بدی جاتی ہے تو عم کے واسطے سے ایسی ایسی توپِ بندوق جھڑ لگنے لگنے طوح کے لور اور لور ہوتے چلے جاتے ہیں کہ جن سے ایک

ایک آدمی میں سو سو ہزار ہزار بلکہ لاکھ لاکھ کا زور حاصل کر لیتے ہیں *

ندان اب دیر اور نگ زیب کی فوج پر حکم کرنی چاہتے + ذرا اس کے سرداروں کے گھوڑوں کو دیکھنا چاہتے * دم اور بالیں بالکل رنگی ہوئیں + موئے چاندی کے ساز سر سے پیر تک لے دے ہوئے کلفیاں بہت لمبی لمبی پیروں میں جھانجھانیں بھرتی ہوئیں * موئے اتنے کہ جنہ لنبہ شاید اسی کے قریب قریب چوڑے + اور پھر چار جامے اُن پر مضمحل زردوزی بڑے بھاری پڑے ہوئے اور اُن میں سر اُگے کی دم کے چور دونوں طرف لٹکتے ہوئے * سوار گھوڑوں سے بھی زیادہ دیکھنے کے لائق ہیں کوئی اپنے سے زیادہ بھاری دگلا اور زربکتہ پہنے ہوئے + کوئی گھوڑا چامہ اور شال دوشالے لپیٹے ہوئے * ایکن چہرے زرد رات کے جاگے نشے میں چور یا دوا کھاتے پیتے + دس قدم گھوڑا چلا گھوڑے کو پسینا آیا سوار بیہوش ہو گیا اگر دور چلنا پڑا دونوں بے دم ہو کر گر پڑے * جیسے سردار دیکھے ہی اُنکے پیادے اور سوار لشکر میں جہاں دس سپاہی تو سو بٹے درکان دار بھانڈ بھٹکتے زندگی چھو کرے نوکر خدمت گار خانسامان رسد کالھ کو مل سکتی + دیرے دندے عیش عشرت کے ساز سامان اتنے کہ کبھی اچھی طرح بار بربازی کی تدبیر نہ ہو سکتی * تلوار پیچھے رہ جائے مضائقہ نہیں پر تندورا ساتھ رہنا چاہتے + دشمن وار کھٹے جائے پروا نہیں پر چلم نہ چلے پادے * اُس وقت کا ایک فرامیسی اِس فوج کی خوب تعریف لکھتا ہی وہ لکھتا ہی کہ تنخواہیں بہت بڑی بڑی اور چاکری کچھ بھی نہیں نہ کوئی پورا چوکی دیتا ہی + نہ کوئی دشمن سے مقابلہ کرتا ہی * اور بڑی سے بڑی سزا ہوتی + تو ایک دن کی تنخواہ کت گئی * + جمیلی کرپڑی نے مارچ سنہ ۱۶۹۵ء میں اورنگ زیب کی چھاونی کلکے میں دیکھی تھی وہ لکھتا ہی کہ دس لاکھ سے اوپر آدمی تھے + اور دیرہہ کوس میں تو نرے بادشاہ اور شاہزادوں کے دیرے کھڑے تھے † * اِن کو کام پڑا اُن مرہٹوں سے جو انگرکھا جائگھا ایک پیچھی پگڑی پہنے

سنہ ۱۶۹۵ء

† Gemelli careri

† برٹیر لکھتا ہی کہ اِن سب کو شکستہ دینے کے لیے ۲۵۰۰۰ فرانسس

کافی ہیں *

ڪمر ڪيس هاتھ ۾ ۽ ٻيلا ڏکڻي گھوڙن ۾ سوار ٿيس ڪوس ٿو هوا
 ڪهان ۾ گھوم آڻي ٿي + نه تھڪي نه ماند ۽ هون ٿي * جو باجر ۾ ڪي
 روٽي پياز ۾ ڪي ساڻي اُن ڪا ڪهان ٿي + اور گھوڙي ڪا زين تڪي زمين
 بچھونا اور آسمان شاميان ٿي *

ندان اورنگ زيب اُن ڪي فڪر ھي ميں ٿي ڪا اِس ۾ اِيڪ سردار
 ۾ ڪيڏن ۾ پتا ٿيڪا لڳا ڪر سنڊھاجي ڪو بے خبر سنگم مشور ۾ باغ ميں
 ڪا گھيرا + وھان وھ تھوڙي ھي ۾ آدميون ۾ ساڻي ڪي ٻيلا ۽ ھا ٿي
 نشي ميں هون ۾ سبب ٻھاگ نه سکا * ٻيھ اُسي اورنگ زيب ۾ پاس
 قيد ڪر لايو + اورنگ زيب ۾ اُس ۾ ڪا ڪو مسلمان هو ڪا لھڪن
 اُسي ايسا ڪو جواب ڏيا ڪو اورنگ زيب ۾ گرم لوهي ۾ اُس ڪي اُنھي
 نڪلو ڪو اور جيھي ڪٿو ڪر اُسي دم مروا ڏالا *

سنڊھاجي ڪا لڳا ساھو ٻي ڪجهه دنون بعد قيد ميں آگيا + ليڪن
 اِس ڪا ٻيئي راجارام اُسي طرح لڙتا بھوتا رھا * جون جون اورنگ زيب
 اُن مڙھون ڪو ڏيان ڪي فڪر ڪرنا ٿي دوں دوں ٻي اور ٻي زور پڪوتي ڪا
 ٿي اورنگ زيب ڪي فوج گھٽي ٿي اُن ڪا شمار بھوتا ٿي +
 اورنگ زيب ڪوئي تدبير باقي نھيں چھوڙتا ٿي ليڪن اُن ۾ دن ۾ دن
 تنگ هوتا ڪا ٿي *

سنه ۱۷۰۷ع يھان نڪ ڪو ۲۱ فيبروري سنه ۱۷۰۷ع ڪو احمد نگر ميں ۵۰
 برس بادشاهي ڪر ڪي نواسي برس ڪي عمر ميں دنيا ۾ سدھارا + اور
 هندوستان ڪا آخري مسلمان بڙا بادشاھ هو گيا *

ٻيھ ايتنا بڙا ٿي ٻي سلطنت ۾ ڪامون ۾ ڪيھي ڪي نھيں
 چُڙتا + ذر ذر ڪام آپ ڏيکڻا آڻي ڪاڻي ۾ سبب طرف ڪي
 خبر ليتا رھتا * ٻي اُس ۾ ڪم ڪجهه ٻي نه هوتا + ڏکي ڪي لڙائون
 ميں وھ جون سڙھون ۾ ٻي زياده سختي سھت * اِس بادشاھ ۾
 عقلمند اور همت والي هون ۾ ميں ڪسي طرح ڪا شڪ نھيں ليڪن دل

† تاريخ تولد عالمگير آنتاب عالم ڪتاب سنه ۱۰۲۸ هجري
 تاريخ جلوس عالمگير آنتاب عالم ڪتاب سنه ۱۰۶۸ هجري
 تاريخ وفات عالمگير آنتاب عالم ڪتاب سنه ۱۱۱۸ هجري *

اُس کا بہت چھوٹا تھا + مذہب کی ضد سے ہندوؤں کو یکبارگی ناراض کر دیا بنارس میں بشویشور اور بندہ مادھو کا اور متھرا میں گوبند دیو کا مشہور مندر توڑا * جو رچپوت جی سے اکبر کی چاکری کرتے تھے انہیں نے اِس کا مقابلہ کیا + مرہٹوں کا جی بڑھ گیا وقت پاکر یہی مسلمانوں کی سلطنت کے زوال کا بہت بڑا سبب ہوا * آدمی کا دل بھی خدا نے کیسا بنایا ہی باپ کو قید کر کے اور بھائیوں کو مار کے تخت پر بیٹھا + اِس میں کچھ گناہ نہ سمجھا * اور مرتے دم لکھ گیا کہ تو یہاں سی کر جو میں بیچتا تھا اُس میں کا ساڑھے چار روپیہ باقی ہی رہی میرے کفن میں خرچ کرنا + اور قرآن لکھ کر جو میں نے ۸۰۵ روپیہ جمع کیا ہی اُسے فقہروں کو بانٹ دینا * گویا اِسی بات سے وہ نیکی کا جہنم بنا دیا + جو ہو مرتے وقت اُس کے جی میں بڑا پچھتاوا تھا * اپنے لڑکے کام بخش کو لکھتا ہی میں نے بڑے گناہ کھائے ہیں دیکھا چاہیئے کیا سزا ملتی ہی + موت دن پر دن نزدیک آتی جاتی ہی *

جمیلی کرپری نے اورنگ زیب کو ۷۸ برس کی عمر میں دیکھا تھا + لکھتا ہی کہ قد نانا تھا بدن ڈبلا پیٹھ جھکی ہوئی ناک لنبی تازہ گی گول بالکل سفید سادا کپڑا پہنے پکڑی میں ایک بڑا سا پٹا لگائے چھڑی کے سہارے سے اپنے امیروں کے درمیان کھڑا لوگوں سے عرضیاں لے کر بے چشمے آپ پڑھتا اور اُن پر حکم لکھتا جاتا تھا اور چہرہ اُس کا اِس کام میں بہت خوش معلوم ہوتا تھا *

بہادر شاہ

اورنگ زیب کے تین لڑکے تھے اعظم معظم اور کام بخش یہاں لشکر میں تو اعظم تخت پر بیٹھا + اور وہاں کابل میں معظم نے تاج بادشاہی کا سر پر رکھا * آخر آگرے کے پاس دونوں میں بڑی سخت لڑائی ہوئی اعظم مارا گیا + معظم بہادر شاہ کے نام سے ہندوستان کا بادشاہ ہوا * کام بخش بھی دکھن میں اِس سے لڑکر ایسا گھاٹل ہوا + کہ اُسی دن دنیا سے سدھارا * اعظم نے دکھن سے معظم کے مقابلے کو آتے وقت ساھو کو صلح کے وعدے پر قید سے چھوڑ دیا تھا + اور پھر وہاں کے صوبہ دار نے اُسے چوتھے دینے میں کچھ حاجت تکرار نہ

کی اس لیئے بہادر شاہ کو دکن کی طرف سے خاطر جمعی رہی لیکن
اُتر میں تردد کا ایک نیا سامان پیدا ہوا •

پندرہویں صدی میں کبیر کی طرح فانگ شاہ نے سکھوں کا ایک
نیا مذہب نکالا + غرض اُس کی شاید یہہ تھی کہ ہندو مسلمان ایک
ہو جاویں مسلمانوں کو یہہ بہت بُرا لگا اکبر کے بعد سال ہی کے اندر
اُن کے گرو کو مارا دالا * تب تو سکھ بگڑے + مسلمانوں کو ملانے کے
بدل اُن کے ناش کرنے پر مستعد ہو گئے * چاہے جتنے گتے مارے گئے +
پر بادشاہی علاقوں میں بکھیرا اُٹھانے سے باز نہ رہے * جب فوج جاتی
پہاڑوں میں بھاگ جاتے + جب قابو پاتے پھر لوٹ مار مچاتے * ان کا
دسواں گرو گوبند سنگھ جو سنہ ۱۶۷۵ع میں گدی پر بیٹھا + بڑا نامی
اور حوصلے والا ہوا * پر تب تک جماعت کی کمی کے سبب ان کا ستارہ
چمکنے نہ پایا + آخر وہ کسی اپنے دشمن کے ہاتھ سے فائدہ میں
مارا گیا *

ندان اب ان سکھوں نے سرہند کے حاکموں کو شکست دے کر وہ شہر
لوٹا اور پھونکا اور قتل کیا - اور سہارنپور تک ہر طرف غدر مچا
دیا *

بہادر شاہ کو ان کے مقابلے کے لیئے آپ جانا پڑا یہ پھر پہاڑوں میں
بھاگ گئے بہادر شاہ لاہور پہنچ کر ۷۱ برس کی عمر میں دنیا سے
سنہ ۱۷۱۲ع سدھارا + یہہ پورے پانچ برس بھی بادشاہی نہیں کرنے پایا *

جہاندار شاہ

لیکن اِس کا بڑا بیٹا جہاندار شاہ تخت پر بیٹھنے سے سال ہی پہر
کے اندر مارا گیا اِس نے ایک کسی رکھ لی تھی + اُس کے
رشتہ داروں کا درجہ سب سے اُپر کر دیا یہہ بات دربار والوں کو
بہت بُری لگی * جب اِس کا بھتیجا فرخ سیر بنگالے سے چڑھ کر آیا
اور یہہ آگرے کے پاس ایک بھاری لڑائی میں شکست کھا کر دلی کو
بھاگ + اِسی کے وزیر ذوالفقار خان نے اسے پکڑ کر فرخ سیر کے حوالے
سنہ ۱۷۱۳ع کر دیا فرخ سیر نے دونوں کی جان لی اور آپ تخت پر بیٹھا *

فروغ سیر

فروغ سیر نے راجا اجیت سنگھ جو دھپور والے کی لڑکی کے ساتھ شادی + بڑی دھوم دھام سے کی *

سکھوں نے پھر سر اٹھایا + لیکن بادشاہی فوج نے انہیں پھر جا دیا * بہتوں کو کاٹا مارا + اور اُن کے سردار بندے گرو کو ۱۴ آدمیوں کے ساتھ پکڑ کر دلی بھیج دیا * اور تو سب بھیڑ کی کھال پہنا کر اُرنٹوں پر سارے شہر میں گھومائے گئے اور پھر سات دن تک قتل ہوتے رہے لیکن بندے کو تاش کا جامہ پہنا کر لوہے کے پنجرے میں بند کیا + اُس کے گرد بھالوں پر اُس کے ساتھیوں کے سر تھے ایک پلّی اُس نے پالی تھی اُسے بھی مار کر ایک بھالے سے لٹکا دیا * جلاّ ننگی تلوار لیٹے سامنے کھڑا تھ + اُس کے بالک لڑکے کو اُسے دے کر کہا کہ تو ہی اپنے ہاتھ سے ما ڈال اور جب اُس نے انکار کیا تو جلاّ نے اُس کے سامنے اُس بیچارے بے گناہ بچے کو ذبح کر کے اُس کا کلیجہ اُس کے باپ کے اوپر پھینکا اور پھر گرم چمٹوں سے نوچ نوچ کر اُسے بھی ٹکڑا ٹکڑا کر ڈالا * یہ سب سکھ بڑی جراتمندی سے مرے + اور اپنے مذہب سے ذرہ نہ دگے *

فروغ سیر کو بادشاہ ہونے کے پہلے الہ آباد کے صوبدار سید عبداللہ اور بہار کے صوبدار سید حسین علی اُن دونوں بھائیوں سے بہت مدد ملی تھی اِس لیے پہلے کو وزیر اور دوسرے کو امیرالامرا مقرر کیا + لیکن دلوں میں فرق پڑ گیا * بادشاہ کو اُن کی طرف سے کھٹکا تھا اور اُن کو بادشاہ کی طرف سے نہ بادشاہ میں اتنی عقل تھی کہ انہیں اپنا خیر خواہ بنا لیتا + اور نہ اتنی جرات نہ انہیں دور کر دینا * لندن اِن سیدوں نے فروغ سیر کی جان لی اور جب رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ دونوں شاہزادے جن کو انہوں نے تخت پر بٹھایا تھا چار ہی چار مہینے کے اندر اِس دنیا سے اُٹھ گئے تو انہوں نے روشن اختر نام اورنگ زیب کے ایک پوتے کو تلاش کر کے تخت پر بٹھایا جہاندرشاہ اور فروغ سیر نے اُن سے شاہزادوں کو قتل کر ڈالا تھا کہ صرف محلوں میں جو چھپے چھپائے بیچ رہے تھے + دے ہی ضرورت کے وقت تلاش کر کے نکالے جاتے تھے *

سنہ ۱۷۱۹ع

محمد شاہ

روشن اختر نے تخت پر بیٹھ کر اپنا لقب محمد شاہ رکھا † لیکن ان سیدوں سے وہ بھی بیزار تھا + کتھ پٹلی کی طرح کب کوئی آدمی کسی دوسرے کے ہاتھ میں رہنا پسند کرتا ہی پر اُن سے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت نہیں دیکھتا تھا * سیدوں کے دشمنوں نے جو بادشاہ کی مرضی معلوم کی آپس میں اُن کے مار ڈالنے کا ایکا کیا چین قلیچ خان آصف جاہ جسکا باپ غازی الدین اورنگزیب کے نامی نورانی سرداروں میں تھا + اور جس کی اولاد میں اب تک حیدرآباد کی نوآبادی چلی آتی ہی دکھن میں بادشاہ تو نام کا تھا ان سیدوں سے بگڑ گیا تھا * اسی لئے حسین علی بادشاہ کو لے کر فوج سمیت دکھن کو روانہ ہوا + اور عبداللہ کو دلی میں چھوڑا * پر راستے میں ایک قلماق ‡ نے عرضی دینے کے بہانے پالکی کے پاس آکر اُسے ایسا ایک خنجر مارا + کہ وہ لوتھ ہو کر باہر گر پڑا * محمدشاہ دلی کو مڑا + عبداللہ نے نکل کر مقابلہ کیا * راجا چورامن جات اُس کے ساتھ تھا + پکڑا گیا * آصف جاہ کو بادشاہ نے وزیر کیا + لیکن جس نے اورنگزیب کا دربار دیکھا تھا بھلا وہ محمدشاہ سے عیاش بادشاہ کے پاس کب ٹھہر سکتا تھا * مہر تو محمدشاہ کی محفلوں میں رہتی تھی اور چھوکرے مصاحبی کرتے تھے دن رات عیش سے کام تھا + بادشاہی کا تو خالی ایک نام تھا * وزارت سے استعفا دے کر دکھن کو اپنی حکومت پر چلا گیا + نذرانہ ہمیشہ بھیجتا رہا لیکن اور کسی بات میں دلی کے دربار سے کچھ علائقہ نہ رکھا * مرہٹوں کا زور اُس عرصہ میں بہت بڑھ گیا تھا + فرمدا تک اُنہیں کا دنکا بچتا تھا * ساہو نے بالاجی وشواس ناتھ کو جو کوکن میں کسی گائوں کا پشتینی پتواری تھا پیشوا بنایا + اُس کا بیٹا باجی راو ¶ پیشوا بڑا حوصلے والا ہوا * اُس نے دیکھا کہ دلی کی سلطنت میں اب کچھ دم باقی نہ رہا + اور مرہٹوں

† تاریخ جلوس محمدشاہ سریر آراء جاہ درلک سنہ ۱۱۳۱ھ ہجری *

‡ تاتار کی ایک قوم کا نام ہی *

¶ یہ باجی راو وہ نہیں ہی جو پتھر میں مرا *

کو بے لوت مار چین پڑنا یا سپاہگري ميں درست رهنا کتھين هوڻ *
 فوج کو نرمدا پار اُتار ديا + اور مالوه بُنديل کهند لوتنا پاتنا عين دلّی کے
 دروازے پر دیرہ آڌالا * پر دلي لڳني يا بادشاه کو چھيڑنا اُسے منظور نه
 تها + اور اُدھر سے آصف جاه نے بهي دلّی کي طرف کوچ کيا تيا * ندان
 باجي راو پهر دکھين کي طرف مَرّ گيا + ملڪ پر چميل تک اپنا قبضه
 رکھا * ملهار راو هُلكر اور راناجي سيندهيا دونوں اُس کے تحت ميں
 بَري بَري فوجوں پر حکم چلاتے تھے + اور بهاري بهاري مهمين سر
 کرتے تھے * کہتے هين کہ ملهار راو هُلكر گدّرے کا لڙکا تها اور کسبي
 وقت ميں بهي بکرياں چراتا تها + اور سيندهيا بهي پہلے خدمتگاروں
 ميں نوکر رها تها *

نادرشاه کون تها اور کس طرح ايران کا بادشاه هوا يهہ ايران کي
 تواريخ سے علاقه رکھتا هي يهاں همکو ايتنا هي لکھنا چاهيئے کہ کچھ
 قندهاري افغان اُس سے پهر کر کابل کي طرف چلے آئے تھے اور جب
 اُس نے اُن کي گرفتاري کے ليئے محمدشاه کو لکھا تو يهاں سے کچھ بهي
 جواب نگيا + اور پهر تاکيد کے ليئے جب اُس نے دوسرا هرکاره روانه کيا
 تو وه پهاڑوں ميں افغانوں کے هاتھ سے مارا گيا * اسي پر خفا هوکر
 اُس نے هندوستان پر چڑھائي کر دي + اصل بات يهہ هي کہ اگر
 کوئي سونے کي کھان بے مالک اور بے پهرے چوکی پَري هو تو
 وه کون هي جس کا جي اُس پر هاتھ ڦالنے کو نه چاهي؟
 جب دلّی ميں خبر پهنچي کہ نادرشاه يهاں کے حاڪموں کو شکست
 ديتا سندھه ندي پار اُتر آيا اور جيّسے کوئي باز بغير پر گرتا هي
 بڑھا هي چلا آتا هي بَري گھبراھت پڙ گئي * محمدشاه کا حال
 واجدعلي شاه لکھنؤ کے بادشاه بے بهي جو ملڪ کھوکر کلکتے ميں تشریف
 رکھتے هين بدتر تها + همارے پاس اُس وقت کے ايک ميلے کي تصوير
 موجود هي اسي کو ديکھنا محمدشاه کا سارا زمانه ديکھ لينا هي
 وه اُس ميلے کي تصوير هي جو محمدشاه نے مهاديو کا کيا تها
 واجدعلي شاه کے جوگي جوگن والے ميلے کا بهلا اُس کے سامنے کيا
 رقبه تها * اُس ميں ننگے مرد اور ننگي عورتين اِس طرح پر
 بڙئي هين کہ هرگز بيان نهين کر سکتے شرم دامنگير هي ندان

جو کچھ توٹی پھوٹی سڑی گئی فوج بہم پہنچی اکتھا کر کے کرنال پہنچا + اصف جاہ اور سعادت خان دونوں ساتھ تھے سعادت خان پہلے تو خراسان کا ایک سوداگر تھا لیکن اب سرداری کرتا تھا * لکنؤ کے بادشاہ اسی کی بیٹی کی اولاد میں ہیں کرنال میں نادرشاہ سے لڑائی ہوئی پہلا کہاں نادرشاہ کے منجے ہوئے جرار سپاہی اور کہاں محمدشاہ کی گزیاں مرھٹوں سے تو کچھ بس چلتا ہی نہ تھا + نادرشاہ سے کب کھیت ہاتھ لگتا تھا * شکست کھائی + علاج کچھ باقی نہ رہا سرداروں سمیت نادرشاہ کے پاس جا کر حاضر ہوا نادرشاہ نے بڑی عزت اور خاطر داری کی * دونوں بادشاہ مل کر دلی کے قلعے میں داخل ہوئے + اور اسی میں ایک ساتھ رہنے لگے * پڑ دوسرے ہی دن شہر والوں نے افواہ اُڑا دیا کہ نادرشاہ مر گیا + اور بد معاشوں نے اُس کے ساتھ والوں کو جو شہر میں تھے قتل کرنا شروع کیا * نادرشاہ نے بہتیرا چاہا کہ بلوہ دھتے جاوے + اور خونریزی نہ ہوئے پارے * بلکہ صبح ہوتے ہی خون گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا + اور لوگوں کو فہمائش کرنے لگا * لیکن جب ہر گلی کوچے میں اپنے سپاہیوں کی لاشیں پڑی ہوئی دیکھیں اور ہر طرف سے پتھر اور ڈھیلے خود اُس پر پڑنے لگے خون جوش میں آیا + گھوڑے سے اُتر کر روشن الدولہ والی سنہری مسجد میں بیٹھ گیا اور قتل عام + کا حکم دیا * دوپہر سے اوپر قتل ہوئی + اور لاکھ سے اوپر آدمی مارے گئے کئی جگہ آگ بھی لگ گئی * ‡ آخر محمدشاہ اپنے وزیروں سمیت سامنے آکر کھڑا ہوا + اور جب نادرشاہ نے بولنے کی اجازت دی تو محمدشاہ رو پڑا * نادرشاہ نے اُسی دم قتل کی موقوفی کا حکم دیا لیکن پھرے حکم اس ظالم کا کہ اگر کسی نے کسی کی گردن پر گاتنے کو تلوار رکھی تھی اور موقوفی یعنی امان کے حکم کی منافی کان میں پہنچ گئی + ترت اُٹھا لی *

† تاریخ نادرشاہی دلی خراب شد سند ۱۱۵۱ ہجری *

‡ اس کتاب کے مولف کے پڑاوا راجا ڈالچند کے در بھائی اسی نادرشاہی میں مارے گئے *

نادرشاہ کو ہندوستان میں خالی دولت کا لالچ لایا تھا + اُسے مال درکار تھا ملک سے کچھ بھی سروکار نہ تھا * جو کچھ زر جواہر مال اسباب بادشاہی خزانے میں موجود تھا اور جہاں تک سردار اور شہر والوں سے ہاتھ لگ سکا لے لیا کر ۵۸ دن رہنے کے بعد دہلی سے پھر اپنے ملک کی طرف چلا گیا + کہتے ہیں کہ اُس کو یہاں ستر کروڑ سے اوپر اس لوٹ کا مال ہاتھ لگا سات کروڑ کا تو فرا ایک تخت طاؤس تھا * نادرشاہ نے لوگوں سے روپیہ لینے میں بڑی زبانتی کی بڑے بڑے عورتداروں کو کوزوں سے پتوایا + بہتیمروں نے اس خوف سے زہر کھا لیا *

ندان سندھ ندی پار تو نادرشاہ نے سب علاقوں پر اپنا قبضہ رکھا + اور سندھ وار کا ملک محمدشاہ کو چھوڑ دیا *

ایک تواریخ والا یہ بھی لکھتا ہی کہ نادرشاہ کو ہندوستان میں آصف جاہ اور سعادت خان نے ملکر بلایا تھا + اور اُنہیں کی دغا بازی سے محمدشاہ نے شکست کھائی لیکن اس کا کچھ پکا ثبوت نہیں ملتا *

کچھ دنوں پہلے جب نادرشاہ اپنے ملک میں بلوائیوں کے ہاتھ سے مارا گیا † + اُس کے سرداروں میں سے احمد خان ابدالی جسے لوگ اب احمدشاہ گُرانی کہتے ہیں قندھار کا بادشاہ بن بیٹھا * اور بلخ سندھ کشمیر پر صبر نہ کر کے رخ ہندوستان کی جانب پھیرا اور لاہور لیتا ہوا سرہند میں داخل ہوا + لیکن وہاں بادشاہی فوج سے شکست کھا کر پنجاب کے صوبدار سے کچھ خراج ٹھہرانا ہوا اپنے وطن کو مڑ گیا *

تھوڑے ہی دنوں بعد محمدشاہ ‡ اس دنیا سے سدھارا + اور سند ۱۷۳۸ع اُس کا ولیعهد احمدشاہ تخت پر بیٹھا *

† تاریخ وفات نادرشاہ فی الثار والسر مع البدر سنہ ۱۱۶۰ ہجری *

‡ اس کتاب کے مؤلف کے پردادا کے چچا بھائی تھے چند کو اسی نے جگت سیٹھی کا خطاب دیا تھا *

احمد شاہ

اِس نے سعادت خاں کے داماد صفدر جنگ کو وزیر بنایا لیکن صفدر جنگ کی آصف جاہ کے پوتے غازی الدین سے لاگ پڑ گئی اور دربار کے سب لوگ غازی الدین کی طرف تھے نت دلی کے گلی کوچوں میں طرفین کے آدمیوں سے دنگا فساد ہونے لگا اور خانہ جنگی کا بازار خوب ہی گرم ہوا + اِس سبب سے صفدر جنگ وزارت سے استعفا دے کر اودھہ کی طرف اپنی صوبداری پر چلا گیا * لیکن بادشاہ کی میزان غازی الدین سے بھی نہیں پٹی جب وہ جاتوں کے قلعے بھرت پور اور دیگ سے لڑ رہا تھا بادشاہ شکار کے بہانے اُس پر فوج لے کر چڑھا + غازی الدین نے بیچ ہی میں بادشاہ کو پکڑا کر ماسیت اُس کی آنکھیں نکلوالیں اور جہاندار شاہ کے بیٹے کو تخت پر بٹھلا کر سنہ ۱۷۵۲ع اُس کا لقب عالمگیر ثانی رکھ دیا *

عالمگیر ثانی

اِس بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے کے تھوڑے ہی دنوں بعد غازی الدین اُس صوبدار کی بہن سے جو احمد شاہ ڈرانی کی طرف سے پنجاب میں تھا شادی کرنے کے بہانے سے لاہور میں گبس گیا + اور اُس کی ما کو اپنے لشکر میں قید کر لایا * احمد شاہ ڈرانی اِس خبر کو سنتے ہی آگ بگولا بن گیا + اور فوراً اپنی فوج لیکر ہندوستان پر چڑھ دوزا اور سیدھا دی چلا آیا * غازی الدین نے اِس عرصے میں صوبدار کی ما کو بھی چھوڑ دیا + اور خود بھی احمد شاہ ڈرانی کے حضور میں حاضر ہوا * لیکن بے کچھہ لیئے وہ کب پہرتا تھا اُس نے لوگوں سے روپیہ وصول کرنے میں نادر شاہ سے بھی زیادہ سختی اور زیادتی کی ادھر شہنشاہ الملک سے روپیہ وصول کرنے کو اُس پر فوج بھیجی ادھر جاتوں سے روپیہ وصول کرنے کو آپ چڑھا + پہلے بلم ڈتھہ والوں کو قتل کیا اور پھر متھرا میں قتل عام کیا دن میلے کا تھا بیچارے بھڑے جاتری مرد عورت لڑکے بالے بے گناہ کاٹے گئے موسم گرمیوں کا آگیا تھا اِسی لیئے جو کچھ ہاتھ لگا لے لیا کر پھر اپنے وطن کو چلتا ہوا * چلتے وقت بادشاہ نے اُس سے یہہ کہا کہ آپ مجھ کو

غازی الدین کے ہاتھ میں نہ چھوڑ جائیئے اِس لیئے وہ نجیب الدولہ روہیلے کو اپنی طرف سے سپہ سالار مقرر کر گیا + جب غازی الدین بے قابو ہوا اُس نے اپنی مدد کے لیئے مرہٹوں کو بلایا * باجی راو کے تین بیٹے تھے + بالاجی راو رگھناتھ راو اور ایک مسلمانی کے پیت سے شمشیر بہادر باجی راو کے مرنے پر بالاجی راو پیشوا ہوا اور شمشیر بہادر کے ہاتھ میں بالکل بُندیلکھنڈ رہا باندے کے نواب اسی شمشیر بہادر کی اولاد میں ہوئے *

پرسوجی بھوسلا ستارے کے گرد فواج کا رھنے والا پہلے تو سواروں میں نوکری کرتا تھا + لیکن ساہو نے درجہ بڑھا کر اُسے براؤ کا حاکم بنا دیا اب اُس کا چچہ برا بھائی رگھوجی اُس کی جگہ پر بیٹھ کر پیشوا سے خار کھاتا تھا * جب رگھوجی نے اپنے منتری بھاسکر پنڈت کو بنگالہ لوٹنے کے لیئے بھیجا + بادشاہی اہلکاروں نے قابو چلنا نہ دیکھ کر پیشوا کو اُس کے مقابلہ کے لیئے اُبھارا * یہ فوراً مرشد آباد پہنچا + اور اُس وقت تو جو کچھ قرار ہوا تھا لیکر بنگالہ بھاسکر سے بچا دیا * لیکن جب دوسری دفعہ بھاسکر نے بنگالہ میں لوٹ مار مچائی + اور پیشوا سے کچھ مدد نہ پائی * صوبدار نے فریب دے کر بھاسکر کو ملاقات کے لیئے بلایا + اور ملاقات کے وقت اُس کا کام ہی تمام کر ڈالا * پر آخر رگھوجی کو کٹک کا علاقہ دے کر بنگالے کی آمدنی سے بھی چوتھہ کے ذم سے کچھ سالانہ مقرر کرنا پڑا + ندان ادھر بھی سمندر تک مرہٹوں کا قدم آگیا *

ساہو بے اولاد مرا راجارام کی بیوہ عورت تارا بئی اب تک جیتی تھی بالاجی راو نے ایذا مطلب کاٹھنے کے لیئے اُس سے کہلا دیا کہ میں نے ایک آپ کا پوتا رام راجا چھپا رکھا ہی اور ساہو سے مرتے وقت ایک کاغذ لکھوا لیا کہ نام کو تو راج سواجی کے خاندان میں رہے + پر کام بالکل راج کا پیشوا کرے * ندان رام راجا ستارے میں رہا + اور پیشوا کا دربار پونا میں جما *

غازی الدین کی مدد کے لیئے پیشوا کا بھائی رگھناتھ راو آیا + مہینے بھر تک دلی کا قلعہ گھرا رہا * بادشاہ نے اپنے ولیعهد عالی گھر کو تو جان بچانے کے لیئے پہلے سے کسی طرف کو بھیج دیا تھا اب نجیب الدولہ

کو بھی بھاگنا پڑا + بادشاہ نے قلعے کا دروازہ کھلوا دیا غازی الدین کو
پھر وزارت کا اختیار ملا *

احمدشاہ دُرّانی اپنے لڑکے تیمورشاہ کو پنجاب میں چھوڑ گیا تھا
جب رگھناتھراو نے دلی سے فرصت پائی قابو غنیمت سمجھ کر پنجاب
پر بھی قبضہ کیا + اور مرہٹوں کا نشان کاک سے اٹک تک پہنچا دیا *
ہمالے سے سمندر تک انہیں کاڈنکا بچتا تھا + اور سارے ہندوستان پر انہیں
کا حکم چلتا تھا * جو تھا انہیں کی خوش آمد کرتا تھا + اور جو آفت
میں پڑتا تھا انہیں سے مدد مانگتا تھا * رگھناتھراو تو کسی مرہٹے کو پنجاب

سنہ ۱۷۵۸ع

کی حکومت پر چھوڑ کر دکھن کو چلا گیا + اور احمدشاہ دُرّانی نے یہہ
خبر سن کر پھر ہندوستان پر چڑھا دیا * مرہٹے اُس کے سندھ ندی
پار اترتے ہی پنجاب چھوڑ بھاگے اور وہ فراغت سے اپنی فوج لہٹے
سہارنپور کے سامنے جمنا آؤا + غازی الدین نے اُسی دم بادشاہ کے
مار ڈالنے کا حکم دیا اور آپ جاتوں کی عملداری میں چلا گیا *
غازی الدین کے آدمیوں نے بادشاہ کو چھریوں سے مار کر جمنا کی ریت
میں ڈال دیا + بد معاشوں نے وہاں اُس کا کپڑا تک اُتار لیا *

سنہ ۱۷۵۹ع

پیشوا کو جب یہہ حال معلوم ہوا بڑی دھوم دھام کا لشکر احمدشاہ
دُرّانی کے مقابلے کو روانہ کیا اُس کا چچیرا بھائی سداشیوراو بھاؤ اُس
لشکر کا سردار تھا + اور اُس کا بیٹا بشواس راو بھی ساتھ تھا * راستے
میں بہت سی فوجیں رچیوتوں کی آ ملی تھیں اور چورامن کی اولاد
میں راجا سورج مل کے ساتھ ۳۰ ہزار جانت بھی شامل تھے اُس بدھ
نے بھاؤ کو صلاح دی کہ آپ اسباب اور توپخانہ پیدل سپاہیوں کے ساتھ
میرے قلعے میں رکھ دیجیئے + اور خالی سواروں سے اپنی قوم کے
دستور بموجب دشمن کو تنگ کیجیئے * بھاؤ گھمنڈ میں ڈوبا تھا اُس
نیک صلاح پر کچھ بھی خیال نہ کیا + سورج مل + تھوڑے ہی دنوں
بعد دلی کے دیروں سے جدا ہو کر اپنے علاقہ کو چل دیا *

احمدشاہ دُرّانی انوپشہر میں چھاوئی ڈالے ہوئے تھا + دلی
میں کچھ تھوڑے سے سپاہی چھوڑ رکھے تھے اُن سے مرہٹوں کا مقابلہ

نہ ہو سکا * بھاؤ نے وہاں بہت زیادتی کی + دیوان خاص میں جو چاندی کی چھت لگی تھی بالکل اکھاڑ لی * مسجد اور مقبروں کو بھی لوٹ پات اور توڑ پھوڑ سے باقی نہ چھوڑا + وہ تو بشواس راہ کو تخت پر بٹھانا چاہتا تھا لیکن پھر صلاح بھی ٹھہری کہ احمدشاہ ڈرانی کا کام تمام ہو لینے دو بھاؤ دلی سے کنج پورے کی طرف گیا *

احمدشاہ ڈرانی نے بھی انوپشہر سے کوچ کیا بھاؤ نے اپنے مورچے پانی پت میں قائم کیئے ستر ہزار تو اُس کے ساتھ سوار تھے اور دو سو توپ بہر سمیت مورچوں کے اندر تین لاکھ آدمی سے ہرگز کم نہ تھے + اُس میں نو ہزار آدمی ابراہیم خان گارڈی کے تحت میں پلتن کے سپاہی تھے * انگریزوں کے دیکھا دیکھی اب یہاں والے بھی پلتن رکھنے لگے تھے + احمدشاہ ڈرانی کے ساتھ تریں ہزار سوار اور اڑھتیس ہزار پیدل سپاہی تھے لیکن توپیں تیس ہی تھیں اُس نے بھی مورچے قائم کیئے رسد کی دونوں طرف تکلیف تھی + چھوڑ چھاڑ ہمیشہ آپس میں چلی جاتی تھی * پر یہ جگہ کسی کا نہ ہوتا تھا کہ ایک دوسرے کے مورچوں پر ہلا کر دے + ہندوستانی رئیسوں نے جو احمدشاہ ڈرانی کی طرف تھے اُس سے بہت کہا کہ آپ ہلا کر دیجیئے *

لیکن اُس نے یہی جواب دیا کہ یہ معاملہ لڑنی کا ہی آپ لوگ اِس سے فاجرم ہیں اور بات میں جو چاہئے سو کیجیئے + لیکن اِس کو میرے بھروسے پر چھوڑ دیجیئے * سچ ہی طلے سارنی کا معاملہ ہوتا تو یہ محرم ہوتے لڑنی کا بھید دلی لکھنؤ والے کیا جانتیں اُس نے ایک چھوٹا سا لال خیمہ اپنے مورچوں کے آگے کھڑا کر رکھا تھا + اُسی میں صبح کو نماز پڑھنے کے لیئے اور شام کو کھانا کھانے کے لیئے آتا تھا باقی دن بھر گھوڑے پر سوار فوج میں گھوما کرتا تھا * ہندوستانی رئیسوں سے کہتا کہ آپ مزے سے دیر پہلا کر سوئیے اگر آپ کا بال بھی بیکا ہو تو میرا ذمہ لیکن تعریف ہی اِس بات کی کہ اُس کا حکم اُس کے لشکر میں قضا کے حکم کی طرح مانا جاتا تھا مقدور کیا کہ وہ حکم دے + اور پھر کوئی بے اُسے کیئے سانس لے سکے * شجاع الدولہ احمدشاہ ڈرانی کی طرف تھا +

اُسی کی معرفت بھاؤ نے صلح کا پیام بھیجا تھا * لیکن احمد شاہ درانی نے یہی جواب دیا کہ میں تو مدد کو آیا ہوں صرف لڑنے کا مالک ہوں صلح کرنے کے مالک ہندوستانی رئیس ہیں ہندوستانی رئیسوں کی مرضی تھی کہ صلح ہو جاوے لیکن نجیب الدولہ نے نہیں مانا اُس نے یہی کہا کہ اگر بے مرہٹوں کا زور توڑے احمد شاہ درانی چلا جاویگا + تو پھر ہم سب کا کہیں پتا بھی نہ لگیگا * اُدھر مرہٹوں نے بھاؤ کا دیرہ گھیرا + اور واویلا مچایا * کہ بھوکھوں مرنے سے تو لڑ کر مرنا بہتر ہی بھاؤ کو وعدہ کرنا پڑا کہ کل صبح کو ضرور لڑونگا سب نے پیٹھ نہ دکھانے کی قسم کھائی اور بیڑا لے لے کر رخصت ہوئے بھاؤ نے پھر شجاع الدولہ کو لکھا + کہ اب پیالہ پُر ہو گیا * بوند پھر بھی سمانے کی جگہ نہیں جو کرنا ہی جہت پست کرو + نہیں تو یہی آخری پیام سمجھو * شجاع الدولہ کا منشی پھر رات رہے اس خط کو پڑھ کر سنا ہی رہا تھا کہ منحدروں نے مرہٹوں کے تیار ہونے کی خبر دی شجاع الدولہ نے اُسی وقت جا کر احمد شاہ درانی کو جگایا + وہ دیرے میں سے تیار نکلا * اُسی دم گھوڑے پر سوار ہو کر دشمن کی طرف چلا + اور فوج کو ساتھ آنے کا حکم دیا * جب اندھیرا دور ہوا دیکھا کہ مرہٹوں کی ساری فوج توپ خانہ آگے کیئے ہوئے چھتے اُڑاتی دنگے بجاتی ہر ہر پکارتی جمے قدموں سمندر کی طرح آمدنی چلی آتی ہی لیکن تپس چڑاؤ کی چھتہ تھیں گولے بالکل افغنوں کے سر پر سے پار چلے جاتے تھے + اکتے کسی کو بھی نہیں تھے * آخر ابراہیم خان گارڈی نے جھک کے بھاؤ کو سلام کیا اور کہا کہ آپ ہمیشہ جب میں اپنے سپاہیوں کی تذخوہ کا تقاضا کرتا تھا بُرا مانتے تھے لیکن اب آج ان کا تماشا دیکھئے اور یہہ کہہ کے چھتہ ہاتھ میں لے لیا + اور اپنے سپاہیوں کو حکم دیا * کہ بندوبست بند کریں + اور سنگینوں سے دشمن پر ہلا کر دیں * روہیلوں کو ان سے بہت نقصان پہنچا + تھہر نہ سکے اُن کے ہاتھ سے احمد شاہ درانی کا وزیر سامنے پڑ گیا * اور اُدھر سے بھڑ اور بشواس راو نے بھی چٹانے ہوئے آدمی لے کر اُس پر ہلا کیا + وزیر کا ہمتیجا عطی خان اُس کے برابر ہی مارا گیا *

اور ساتھی بھی بھاگنے لگے تھے لیکن وہ گھوڑے سے نیچے اتر پڑا + اور اِس بات پر جی سے مستعد ہو گیا * کہ مرجانا + لیکن میدان نہیں چھوڑنا *
 فدان وزیر کے مارے جانے میں کچھ باقی نہ رہا تھا کہ اِسی عرصے میں احمد شاہ دُرّانی کچھ تازی فوج لے کر اُس طرف آ گیا + اِس سبب سے لڑائی تھم گئی پر تو یہی ذلیلہ مرہٹوں کی جانب تھا *
 یہاں تک کہ اُس نے اپنی فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دیا + اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا * کہ جو جسے بھاگتے دیکھے + قُوت اُس کا سر کاٹ ڈالے * اور کچھ کسی قدر سپاہ جو بائیں بازو پر تھی اُسے موڑ کر بغل سے مرہٹوں پر بھیجی اِس حکمت نے کام کر دیا بھڑ اور بشواس راو لڑتے ہی رہے فوج ساری سپنا ہو گئی * میدان میں مُردوں کے دھیر البتہ دکھائی دیتے تھے + افغانوں نے دس کوس تک مرہٹوں کا پیچھا کیا زمیندار بھی مرہٹوں کی جان نہیں چھوڑتے تھے * اور جو جیتے ہاتھ لگتے تھے + ذبح کیئے جاتے تھے * بائیس ہزار لونٹی غلام بندے گئے + اکثر اُن میں سردار اور درجے والے تھے * ابراہیم خان گارنی قید میں مرا + کہتے ہیں کہ اُس کے زخموں میں زہر بھر دیا تھا * بشواس راو کی تو لاش مل گئی پر بھڑ کی لاش میں شہہ رہا + اِس میں شک نہیں کہ سب مل کر دو لاکھ آدمی سے اُوپر اِس لڑائی میں مارے گئے مہاجی سیندھیا † جس نے گوالیر کی ریاست قائم کی جنم کو لنگڑا ہوا * ملہار راو ہلکر جس کے گھرانے میں اندور کی ریاست چلی آتی ہی لڑائی کے شروع ہی میں بھاگ کے بچا + اِس سے بڑھ کر کبھی کسی فوج کو شکست نہیں ملی اور اِس سے بڑھ کر کسی شکست کے سبب ماتم بھی نہیں پویا * سارے دنوں میں گویا سیپا بیٹھ گیا + اِس دھکے سے پھر مرہٹوں کا زور کبھی نہیں پورا اُبھرنے پایا * احمد شاہ دُرّانی نے اِس فتح سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھایا + اپنے وطن کی طرف چلا گیا * اور پھر کبھی ہندوستان کا کچھ خیال نہیں کیا + شجاع الدولہ نے عالمگیر ثانی کے لڑکے عالی گھر کو بنگالے سے بلا کر تخت پر بٹھایا † *

† بعض اِس کو مہاجی بھی کہتے ہیں *

† تاریخ جلوس شہداء الم فیل ربانی سنہ ۱۱۷۳ ہجری تاریخ نور ۱۱۷۳ م
 آہ مریغا سنہ ۱۲۲۱ ہجری *

شالہ عالم

سنہ ۱۷۷۱ع اُس نے اپنا لقب شالہ عالم رکھا + دہلی کا آخری مسلمان بادشاہ ہوا *
 آٹھ دس ہوس اُس نے الہ آباد کی طرف کئے + دہلی والے نجیب الدولہ
 کی حکومت میں رہے * جب نجیب الدولہ مر گیا + بادشاہ مرہٹوں کی
 مدد لے کر دہلی میں داخل ہوا * تھوڑے ہی دن نجف خاں کی مختاری
 میں چین سے گئے تھے + کہ نجیب الدولہ کے پوتے غلام قادر نے جس کے
 باپ کو نجف خاں نے بگڑا تھا اپنے روہیلے قلعے کے دروازے پر لا جعائے *
 بادشاہ کو زمین پر پٹک کر چھاتی پر چڑھ بیٹھا + اور اُس کی
 آنکھیں کٹار سے نکال کر باہر پھینک دیں پھر قلعے کو خوب لوٹا * باقی
 کچھ نہ چھوڑا + بیگموں کے بدن سے کپڑا تک اُتروالیا *
 سنہ ۱۷۸۸ع

ندان اُس واردات کی خبر جب مہاجی سیندھیا کو پہنچی
 فوراً دہلی پر چڑھ آیا + اور غلام قادر کو پکڑ کر بڑی بڑی حالت سے
 مارا + * جیسا اُس نے کیا تھا + ویسا ہی پھل پایا * سیندھیا نے بادشاہ
 کو ہر دیگی چمچہ سمجھ کر قلعے میں بند کیا + اور باہر سب اپنا
 قبضہ رکھا * بادشاہ بیچارہ بھوکوں مرنا تھا + رعیت کا حال بھی
 پریشان تھا * کہ اُسی عرصے میں لارڈ لیک انگریزی فوج لے کر وہاں
 پہنچ گیا بادشاہ کو پینشن مقرر کر دی وہ چین سے اپنے دن کاٹنے لگا +
 انگریزوں کا مفصل حال دوسرے حصے میں لکھا جائیگا *
 سنہ ۱۸۰۳ع

+ ناک کان اور ہاتھ پیر کاٹ کر اور آنکھیں پھوڑ کر غلام قادر کو ایک
 ٹوکے کے پتھرے میں بند کیا اور وہ اُسی میں تھوڑی دیر بعد تڑپ تڑپ کر
 مر گیا *

فہرست دلی کے مسلمان بادشاہوں کی

سلسلہ	پورا نام	مشہور نام	تاریخ وفات	مرتب سے مرا دیا مارا گیا	تاریخ وفات	کیفیت
۱	قطب الدین ایبک	قطب الدین	۱۲۰۶ء	گھوڑے سے گر کر	۱۲۱۰ء	شہاب الدین محمد غوری کا غلام تھا اسی نے مسلمانوں کی سلطنت کی جو جمائی
۲	آرام شاہ	...	۱۲۱۰ء	کر مر	...	نمبر ۱ کا بیٹا تھا ایک سال کے اندر تخت سے اُتارا گیا
۳	شمس الدین التمش	التمش	۱۲۱۰ء	موت سے مرا	۱۲۳۶ء	نمبر ۱ کا غلام اور داماد تھا نامی بادشاہ ہوا
۴	رکن الدین غور شاہ	رکن الدین	۱۲۳۶ء	قطب منار بنایا چنگیز خان کی چڑھائی ہوئی
۵	رضیہ سلطان بیگم	رضیہ	۱۲۳۶ء	ماری گئی	۱۲۳۹ء	نمبر ۳ کا بیٹا تھا سات ہی مہینے میں تخت سے اُتارا گیا پورا عیاش اور غافل تھا
۶	معز الدین بہرام	بہرام شاہ	۱۲۳۹ء	تھیں میں مرا	۱۲۴۱ء	نمبر ۳ کی بیٹی تھی عورت بھی پہل تخت پر بیٹھی ہوشیار تھی
۷	علاء الدین مسعود	مسعود شاہ	۱۲۴۱ء	مارا گیا	۱۲۴۶ء	نمبر ۴ کا بیٹا تھا پورا بادشاہ تھا
۸	ناصر الدین محمود	...	۱۲۴۶ء	موت سے مرا	۱۲۶۶ء	نمبر ۳ کا بیٹا تھا قہریت نمک بادشاہ تھا
۹	غیاث الدین بلبن	بلبن	۱۲۶۶ء	موت سے مرا	۱۲۸۶ء	نمبر ۸ کا بھتیجی اور وزیر تھا بڑے دہلی پر بادشاہ ہو گیا نمک تمام دلی تری رونق پر تھی

۱۷	غیاث الدین تغلق	...	(فوسر)	...	۱۳۸۸	مارا گیا	...	۱۳۸۹	نمبر ۱۹ کا پوتا تھا
۱۸	ابوبکر تغلق	۱۳۸۹	قید میں مرا	نمبر ۱۹ کا پوتا ایک سال کے اندر قید ہوا
۱۹	ناصر الدین محمد تغلق	...	ناصر الدین تغلق	...	۱۳۹۰	موت سے مرا	نمبر ۱۹ کا بیٹا تھا
۲۰	ہمایون تغلق سکندر شاہ	...	سکندر شاہ	موت سے مرا	نمبر ۱۹ کا بیٹا تھا کی ۳۵ دن بادشاہ رہا
۲۱	ناصر الدین محمود تغلق	...	محمود تغلق	...	۱۳۹۳	موت سے مرا	نمبر ۲۰ کا بیٹا تھا اس کے زمانے میں یعنی سنہ ۱۳۹۸ ع میں تیمور آیا
۲۲	دریخت خان لودی	۱۴۱۲	۱۵ مہینے بعد تخت سے اتارا گیا
۲۳	خضر خان سکندر	۱۴۱۳	موت سے مرا	پنجاب کا حاکم تھا
۲۴	میرالدین ابوالفتح	۱۴۲۱	مارا گیا	نمبر ۲۳ کا بیٹا تھا
۲۵	مبارک شاہ سکندر	...	مبارک شاہ سکندر	...	۱۴۲۲	موت سے مرا	نمبر ۲۳ کا پوتا تھا
۲۶	محمد شاہ سکندر	۱۴۲۳	نمبر ۲۵ کا بیٹا تھا سنہ ۱۴۲۵ ع میں دلی کی بادشاہی پہلے خان لودی کے حوالہ کر کے بدائوں چلا گیا بادشاہی فری دلی کے گردواح میں رہ کر کی تھی
۲۷	پہلول خان لودی	...	پہلول لودی	...	۱۴۲۵	موت سے مرا	پنجاب کا حاکم تھا ایسا بادشاہ تھا عملداری برہمی و پنجاب اور جزیرہ شامل ہوا
۲۸	سکندر لودی	۱۴۸۸	موت سے مرا	نمبر ۲۷ کا بیٹا تھا پورا بادشاہ ہوا لیکن ہندوں کو بہت دکھ دیا فرنگیوں کا پہلا جہاز پہلے اسی کے دست میں آیا
۲۹	ابراہیم لودی	۱۵۱۶	مارا گیا	نمبر ۲۸ کا بیٹا تھا بلر کی لڑائی میں مارا گیا

ردیف	پورا نام	مشہور نام	تاریخ وفات	موت سے مراد یا مارا گیا	سن	تعمیر کے خاندان میں تھا اکثر بزرگوں کی عملداری تک اسی خاندان میں سلطنت رہی بلکہ بہت اچھا آدمی اور بہت اچھا بلاشیہ تھا	کیفیت
۳۰	ظہیر الدین محمد بلور	بلور شاہ	۱۵۲۹ ...	موت سے مراد	۱۵۴۰	فصیر کے خاندان میں تھا اکثر بزرگوں کی عملداری تک اسی خاندان میں سلطنت رہی بلکہ بہت اچھا آدمی اور بہت اچھا بلاشیہ تھا	
۳۱	ہمایون شاہ	...	۱۵۲۰	گر کے مراد	۱۵۵۵	فصیر ۳۰ کا بیٹا تھا شیر شاہ نے نکال دیا تھا ایران کے بلاشیہ کی مدد لے کر آیا اور پھر ہندوستان کا بغلیہ ہوا	
۳۲	شیر شاہ سور	شیر شاہ	۱۵۲۰ ...	کالچہ سور کے معاصرین میں سے ہیں	۱۵۲۵	اُس کا باپ حسن دیکھان سہسولم میں ۵۰۰ گھوڑوں کا چاکر دار تھا اچھے اور عقلمند بادشاہوں میں گنا جاتا ہے	
۳۳	سلیم شاہ سور	سلیم شاہ	۱۵۲۵ ...	موت سے مراد	۱۵۵۳	فصیر ۳۲ کا بیٹا تھا فیصلہ نام رہا	
۳۴	محمد شاہ عدلی	عدلی	۱۵۵۳ ...	موت سے مراد	...	فصیر ۳۳ کا چچوہرا تھا کسی بیٹا بڑا نہیں اور بدکار تھا لوگ اندھلی پکارتے تھے	
۳۵	ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر	اکبر شاہ	۱۵۵۶ ...	موت سے مراد	۱۶۰۵	فصیر ۳۴ کا بیٹا تھا یہاں کے مسلمان بادشاہوں میں بیشک سب سے اچھا ہوا بلکہ دنیا کے اچھے اور عقلمند اور بڑے اور فاضل بادشاہوں میں گنا جاتا ہے	

۳۹	نور الدین محمد چنگیز	جہانگیر شاہ	۱۶۰۵	موت سے مرا	۱۶۲۷	نمبر ۳۵ کا بیٹا تھا اچھے بادشاہوں میں گنا جاتا ہی بڑ شرافت بہت بیٹا تھا اور بالکل اپنی بیگم نورجہان کے اختیار میں تھا
۳۷	شاہی الدین شاہجہان	شاہجہان	۱۶۲۸	تید میں مرا	۱۶۴۳	نمبر ۳۶ کا بیٹا تھا سلطنت کو بڑی رونق دی مسلمانوں کے تحت میں ہندوستان ایسے راج پر تہ گہری تھا نہ اس کے بعد پھر ہوا تخت طاؤس اور تاج گنج کا روضہ اسی نے بنوایا
۳۸	مہدی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر	اورنگ زیب عالمگیر	۱۶۵۹	موت سے مرا	۱۷۰۷	نمبر ۳۷ کا تیسرا بیٹا تھا بڑا کپڑی اور پکھلی تھا بادشاہی اچھی کر گیا پر تیموری سلطنت کی جڑ میں تیل پھیل اسی نے دیا
۳۹	مہتمم بہادر شاہ	بہادر شاہ	۱۷۰۷	موت سے مرا	۱۷۱۲	نمبر ۳۸ کا بیٹا تھا سکھوں نے زور پکڑا اور سوہند لوٹا پھوٹا
۴۰	جہاندار شاہ	...	۱۷۱۲	مارا گیا	۱۷۱۳	نمبر ۳۹ کا بیٹا تھا
۴۱	فرخ سیر	...	۱۷۱۳	مارا گیا	۱۷۱۹	نمبر ۴۰ کا پھینکا تھا کچھ بہ قزاق سا
۴۲	محمد شاہ	...	۱۷۱۹	موت سے مرا	۱۷۳۸	اور جی کا بوجھا تھا
۴۳	احمد شاہ	...	۱۷۳۸	آنکھیں نکلائی گئیں	۱۷۵۲	نمبر ۳۸ کا پوتا تھا گویا لکھنؤ کا واحد علی شاہ تھا نادر شاہی ہوئی سلطنت بالکل جڑ سے ہل گئی
						نمبر ۴۲ کا بیٹا تھا لہم کا بادشاہ تھا

سالہ عیسوی

۱۵۳۹...
۱۶۰۵...
۱۶۲۷...
۱۷۳۹...
۱۷۵۹...
۱۷۸۸...
۱۸۰۳...

تفصیل برے واقعوں کی

سنے کے چہرے کا سکہ چلایا
اکبر نے اس دنیا سے کوچ کیا
مرہٹوں کا راج قائم کرنے والا سیوا جی پیدا ہوا
دلی میں دکنر شاہ نے قتل عام کیا
دکنی پست میں احمد شاہ درانی نے تھانہ کو شکست دی
دلی کے آخری بادشاہ شاہ عالم کو غلام خانہ نے اٹھایا کیا
لارک لیک انگریزی فوج نے کر دلی پہنچایا شاہ عالم کو مرہٹوں کی قید سے چھڑا کر پینشن مقرر کر دی

